souvenir

وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول

۱۴۳۷/۲۰۱۶

Declaration

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ

- ہمارے آئیڈیل خواجہ غریب نواز سلطان الہند حضرت شیخ معین الدین حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں نہ کہ بابر ظہیر الدین، اکبر اعظم جلال الدین، غیاث الدین تغلق یا کوئی دوسرا مسلم حکمراں (وغیرہ) خواجہ غریب نواز نے نہ تیر چلایا، نہ تلوار چلائی، نہ تیر انداز رکھے، نہ شمشیر زن پال کر رکھے۔ نہ بت توڑا، نہ بت پرستی کے خلاف کچھ کہا، نہ بت پرستوں کے خلاف کچھ کہا، نہ عالمی مذہب کی مذاکرتی محفل سجائی، اگر کیا تو صرف یہ کہ اخلاق کا نمونہ بن کر کردار کے غازی تیار کرتے گئے۔ ہم ان کو مانتے ہیں اور اُن کی ماننے کی وکالت کرتے ہیں۔

- امن عالم اور دنیا میں شانتی، مذہب اسلام کی تعلیمات اور صوفیوں کے اخلاق و کردار کا حاصل ہے۔ جو لوگ بھی ہم سے امن و سلامتی کو فروغ دینے کی امید رکھتے ہیں، ان کی کامیاب اور خوش حال زندگی خود ہمارے بزرگوں کی کشادہ دِلی، انسان دوستی، انسانی رواداری اور امن پرور تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

- ہم صوفی مشرب خوش عقیدہ مسلمانوں کو بے چین ہونے، اپنی اور اپنے مذہب کی طرف سے صفائی دینے اور دفاعی لب و لہجے میں حق بات کہنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ ہم اس امن پسند مذہب کے ماننے والے ہیں جس کے ایک مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی کی مہربانی کی وجہ سے یہودیوں کو سکون اور سکونت کی زندگی نصیب ہوئی۔

- قرآن وسنت کی تعلیم وتدریس اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی تبلیغ وتشہیر ہی دراصل ''امن وصلح'' کا فطری اور قدرتی نصاب ہے۔ اُس پر اِس اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ ''امن وصلح'' کے لیے اسلامی اداروں اور دینی درس گاہوں میں باضابطہ نصاب داخل کرنے کی ضرورت ہے بلکہ یہ ضرور کہنا اور کرنا ضروری ہے کہ اسلامی مدارس میں ''صوفیہ کے اخلاقی نظام'' کو زندہ کرنے اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ

۱۴۳۷/۲۰۱۶

Declaration

آل انڈیا علماو مشائخ بورڈ
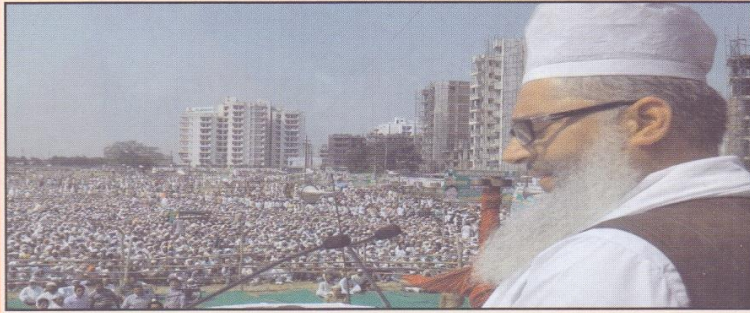
۳۰/جنوری ۲۰۱۰ء کو مرادآباد (یوپی) میں ہوئی تاریخی سنی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے حضرت سید محمود اشرف اشرفی اور حضرت سید محمد اشرف میاں شریں پر تشریف فرماں علما و مشائخ کرام اور عوام کا ازدحام بھی دیکھا جاسکتا ہے۔
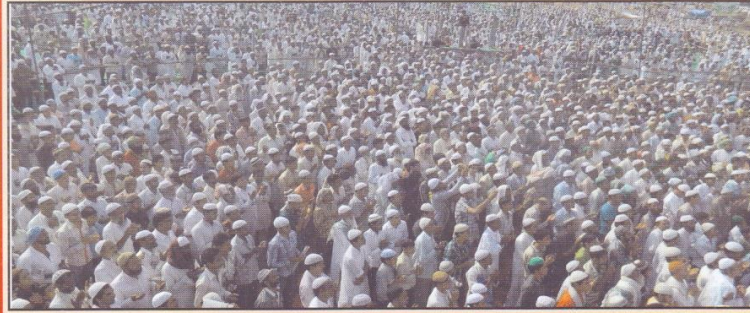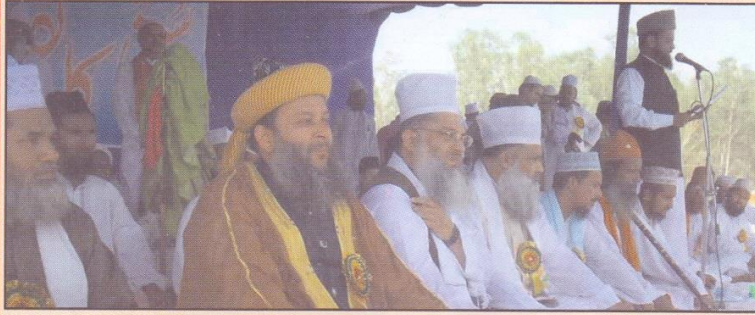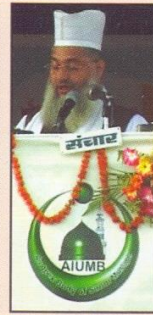
۲۱ر مئی ۲۰۱۰ء کو بھاگل پور (بہار) میں ہوئی دوسری تاریخی ''سنی کانفرنس'' میں شہ نشیں پرشریف فرما علماو مشائخ، خطاب کرتے ہوئے حضرت قائد ملت، حضرت قادری میاں اور حضرت اشرف میاں اور عوام کا زبردست اجتماع
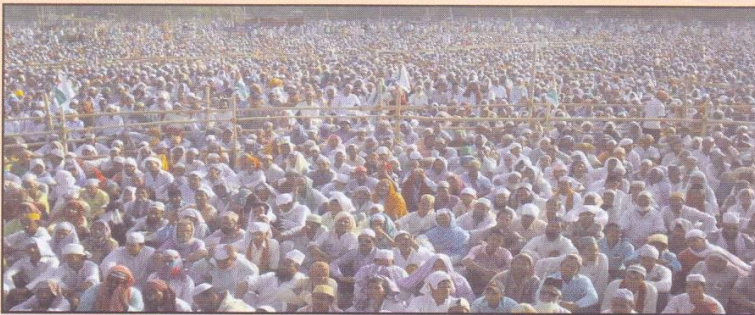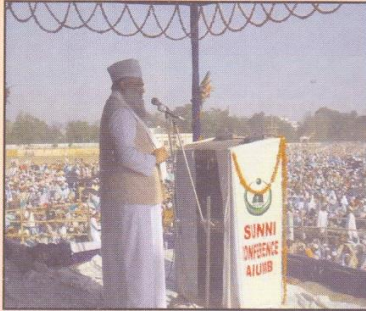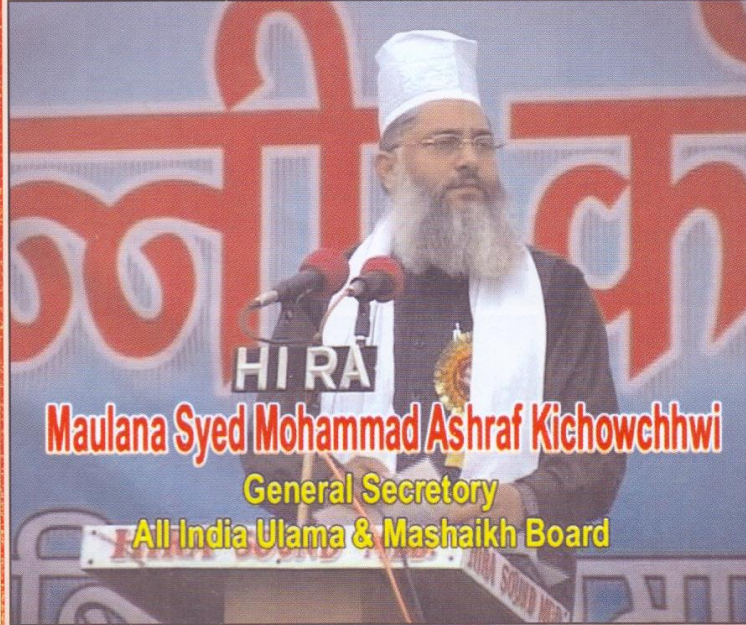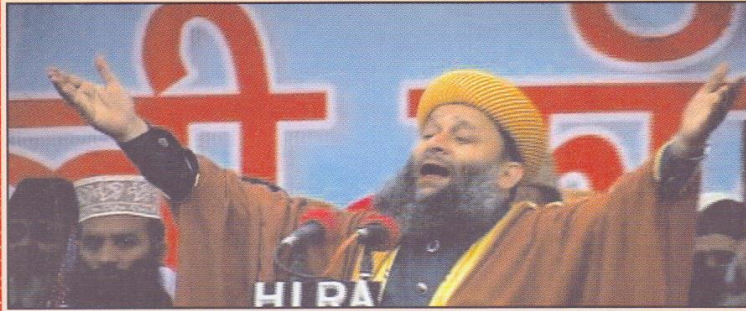
۲۱/ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو مرادآباد (یوپی) میں ہوئی ''مسلم مہا پنچایت'' کو خطاب کرتے ہوئے قائد ملت، سید محمد اشرف میاں اور مولانا توقیر رضا بریلوی اور عوام کا ازدحام

Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichowchhwi

General Secretory

All India Ulama & Mashaikh Board
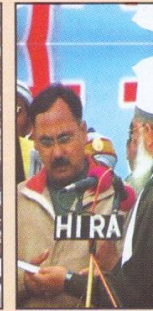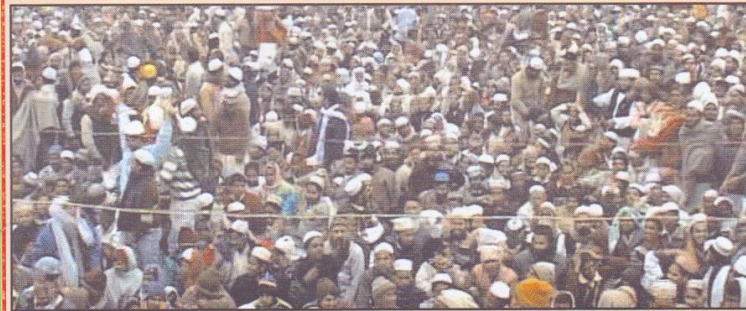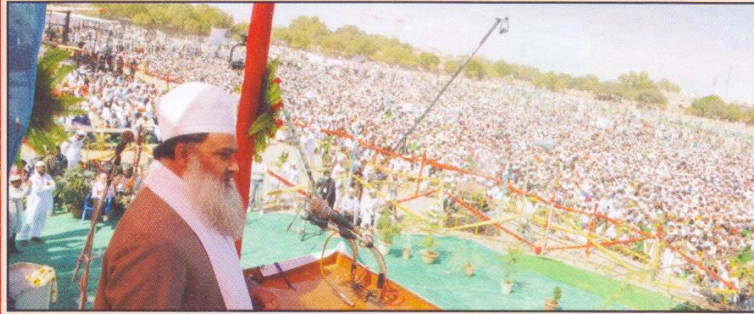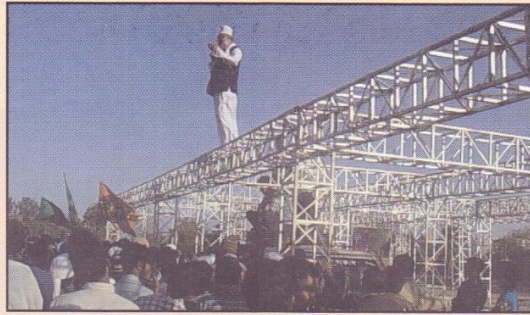
۱۰ فروری ۲۰۱۳ کو بیکانیر (راجستھان) میں ہوئی دوسری تاریخی "مسلم مہاپنچایت" کے وسیع
وعظیم اسٹیج کا جائزہ لیتے حضرت اشرف میاں، خطاب کرتے ہوئے حضرت قادری میاں
حضرت سید مہدی میاں اور حضرت اشرف میاں۔ سامنے ایک عظیم مجمع دیکھا جاتا ہے۔

۱۰ فروری ۲۰۱۳ء کو بیکانیر (راجستھان) میں ہوئی دوسری تاریخی ''مسلم مہا پنچایت'' کے وسیع و عظیم اسٹیج کا جائزہ لیتے حضرت اشرف میاں، خطاب کرتے ہوئے حضرت قادری میاں حضرت سید مہدی میاں اور حضرت اشرف میاں۔ سامنے ایک عظیم مجمع دیکھا جاتا ہے۔
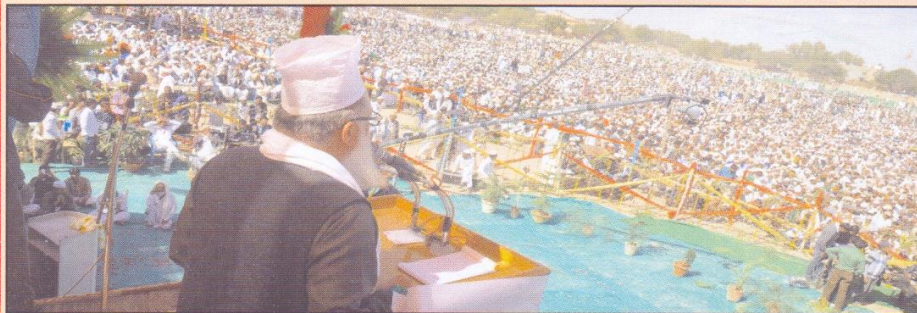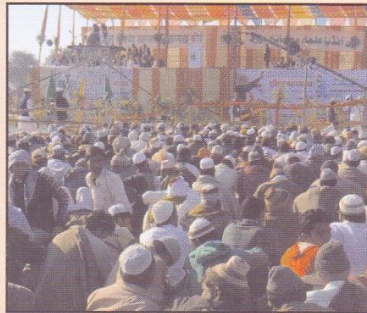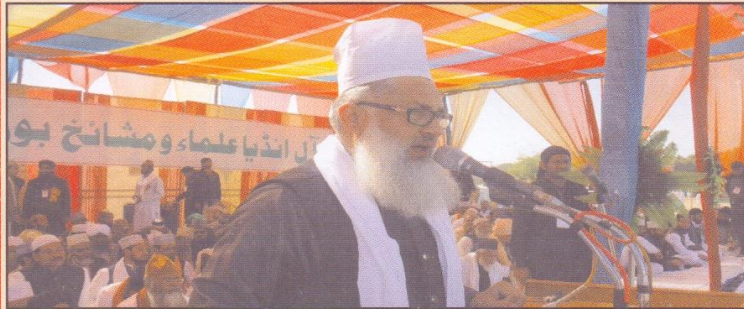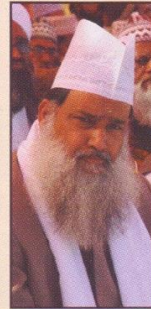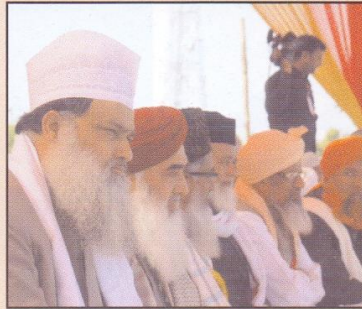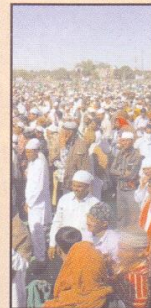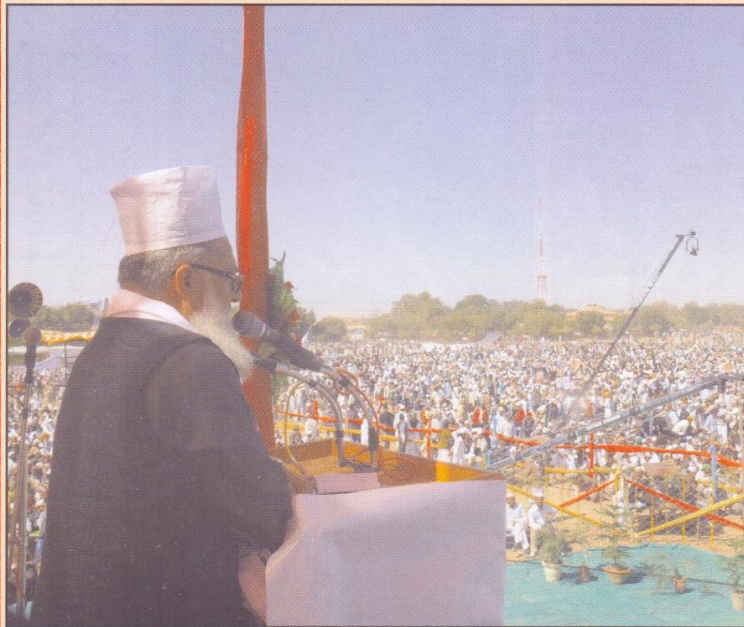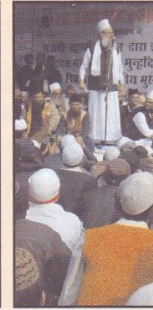
۱۳/جنوری ۲۰۱۶ء کو جنتر منتر دہلی میں سعودی وہابی حکومت کے خلاف پر امن احتجاج کے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے حضرت سید محمد اشرف میاں، شہ نشین پر حضرت سید مہدی میاں و علمائے کرام اور عوام کا زبردست اجتماع دیکھا جاسکتا ہے۔
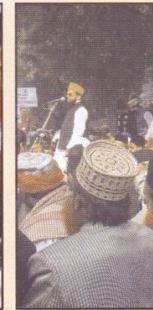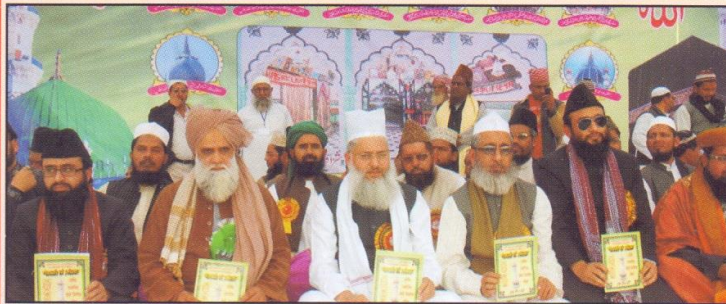
ثقلینی فاؤنڈیشن کی "مسلم مہاپنچایت" بریلی شریف میں شرکت پر تشریف فرما علما و مشائخ خطاب کرتے ہوئے حضرت اشرف میاں۔ خانقاہ چشتیہ ردولی شریف میں علما و مشائخ بورڈ کی آٹھویں سالانہ جنرل میٹنگ میں ارباب علما و مشائخ بورڈ

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی آواز

اتحاد زندگی ہے، اختلاف موت

ہم مومن ہیں، منافقت ہمارا شیوہ نہیں۔ ہم مسلم ہیں، فتنہ اور فساد ہماری روایت نہیں۔ ہم نیکوں، اچھوں اور سچوں کے ساتھ رہنے والے ہیں، جھوٹوں اور احسان فراموشوں سے ہماری بات اور ملاقات نہیں۔ ہم امن کے سفیر ہیں، غیر مشروط محبت کے قائل ہیں اور صبر و تحمل ہمارے بزرگوں کی سنت ہے۔ ہمارے دل میں جو ہوتا ہے، وہی زبان پر آتا ہے۔ ہمیں حق بیانی اور خدا پرستی کا موقع ہی عزیز ہے۔ موقع پرستی کا موقع دیکھ کر بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا ہماری عزت نفس اور خودداری کا وضو توڑ دیتا ہے۔ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہی سیکھا ہے، اسی لیے ہمارے بزرگوں نے جو کہا ہے اور لکھا ہے، ہم وہی بولتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے ہمیں یہ سکھایا اور پڑھایا ہے کہ وہابی، مسلمانوں کے درمیان میں مسلمانوں کے نام پر ایک بدترین قوم ہے۔ یہ موقع پرست قوم ہوتی ہے، اپنی خواہش اور موقع پرستی کے لیے مسلمانوں کی جان و مال کی بربادی اور عزت و آبرو نیلام کرنے میں بھی بے غیرتی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ حجازِ مقدس میں ان کی پوری تاریخ اسی طرح کے غیر انسانی سلوک اور بے غیرتی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ان کی یہ تاریخ بڑی پرانی ہے جس کے تار حضرت علی شیر خدا کے دورِ خلافت کے رافضیوں اور خارجیوں سے ملتے ہیں اور موجودہ دور میں اِس فکر کے افراد کا تار داعش، طالبان، لشکر طیبہ، سیرین آرمی، القاعدہ وغیرہ کے قائدین اور نمائندوں سے جڑتے ہیں۔ اِن کے دلوں میں دہشت گرد وہابی تنظیموں اور تحریکوں کے نمائندوں کے حوالے سے نرم گوشہ ہوتا ہے۔

اِس فکر کے لوگ ایمان و عقیدہ کے اعتبار سے منافق اور کردار و عمل کے اعتبار سے ''بہروپیا'' ہوتے ہیں۔ یورپ و خلیج اور عرب کے ملکوں میں انہوں نے اپنے کو صوفی شیخ طریقت اور سنی صوفی مسلمان کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے اور عرب میں وہابی کی حیثیت سے۔ حجازِ مقدس میں وہابیوں کی سعودی حکومت قائم ہونے کے بعد ہمارے ہندوستان میں بھی انہوں نے ہی ابن عبدالوہاب نجدی کی فکر و خیال کو یہاں کے مسلمانوں میں متعارف کرایا ہے اور ایمان و عمل سے لے کر فکر و خیال تک اسلامی، اخلاقی جڑیں کھوکھلی کرنے میں بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اِس فکر کے چند وہابی چہروں نے داعش کے ابوبکر بغدادی کو 'امیر المومنین'' ہونے کا تسلیم نامہ اور خلیفہ ہونے کا حمایت نامہ بھی ارسال کیا ہے۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی جڑیں کتنی مضبوط ہو چکی ہیں۔

ہندوستان کی تقسیم کے بعد ہماری کمزوری اور غفلت اور سعودی عرب سے حکومت ہند کے خوش گوار تعلقات کی وجہ سے ان وہابیوں نے یہاں کے نظام حکومت، انتظامیہ، سیاسی جماعتوں، سرکاری محکمے اور مسلم اوقاف میں مداخلت کے ساتھ تاریخی سرکاری مدارس و مساجد پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ حالاں کہ یہ کہتے ہیں کہ ایصال ثواب اسلامی شریعت کے خلاف ہے لیکن ثواب کی نیت سے ہندوستان میں سنی

مسلمانوں نے جو مساجد اور مدارس تعمیر کیے، ان پر قابض ہیں۔ عبدالنبی اور حسین بخش نام رکھنا حرام اور شرک قرار دیتے ہیں لیکن دہلی میں ''عبدالنبی'' نام کی تاریخی مسجد پر قابض ہیں اور آدھا آدھا تقسیم کر کے اپنی سیاسی تنظیم و تحریک کا مرکزی دفتر بنا رکھا ہے۔

اور بہت کچھ ہے جو ہم اپنی تقریروں میں بیان کرتے رہے ہیں اور حکومت کو لکھتے رہے ہیں۔ یہ سب آپ بھی جانتے ہیں لیکن جانتے ہوئے بھی کچھ کر گزرنے کی راہ اور صورت نظر نہیں آتی۔ اپنا حق ہے، یہ ہماری شریعت بھی کہتی ہے اور بھارت کا آئین بھی اس کا حامی ہو سکتا ہے لیکن ہمارے پاس کوئی متحدہ محاذ اور مشترکہ آواز نہیں جس کی وجہ سے اب تک ان کی قابضانہ اور غاصبانہ حرکتوں کو دیکھ کر بھی اندر ہی اندر ہم اِس کا درد کو برداشت کرتے رہے ہیں اور اپنی غفلت و کمزوری کا ٹھیکرا دوسروں پر پھوڑتے رہے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں سوچا کہ ہماری کیا ذمے داری ہے۔ صوفی سنی ہندوستانی مسلمانو! سوچو! نکلو! قدم بڑھاؤ! یاد رکھو کہ

ایک دوسرے مسلمان کی تائید و تسلیم اسلامی تعلیم اور صوفیہ کا طریقہ ہے۔ حمایت اور تعاون مسلمانوں کا طریقہ اور تعمیر و ترقی کا زینہ ہے۔ حسن ظن اور خوش گمانی مومن کا شیوہ ہے اور بدگمانی و غلط بیانی مومن کی شان کے خلاف ہے۔ یہی صوفیانہ فارمولہ ہے جس سے ہم اپنے مسلم معاشرے میں ایک دوسرے کے خاندانی، ہم سائیگی اور قومی و ملی حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

دوستو! ہمارے جس بھائی کے پاس کامیابی کا یہ ہتھیار نہیں، وہ انتظام کر لیں اور جن کے پاس نہیں، انھیں ہم سب فراہم کرائیں اور ہمارے پاس نہیں تو آپ ہمیں براہ راست احساس کرائیں۔ اس کے بعد پھر سب مل جل کر آگے بڑھتے ہیں اور مسلمانوں کے فطری، آئینی اور مذہبی حقوق کی بازیابی کا جو ''بیڑہ'' بورڈ نے اٹھایا ہے، اس کو کامیاب بناتے ہیں۔

ہم ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، مارچ ۲۰۱۶ کو ہونے والے انٹرنیشنل صوفی سیمینار و کانفرنس کے ذریعہ صبر و تحمل، بردباری، ایک دوسرے کے حقوق اور مقام کو قبول اور تسلیم کرنے، اتحاد و اتفاق، دیانت و سلامتی، امن عالم اور انسانی ہمدردی کے پھول اگانا چاہتے ہیں۔ یہی کام صوفیہ کرام نے اپنے کردار و عمل اور تعلیمات سے کیا ہے۔ صوفیہ نے انفرادی طور سے ہی یہ کام کیا ہے، اس لیے کہ وہ اپنے آپ میں ایک انجمن ہوتے تھے، لیکن ہمارے لیے اُن کا یہ مشن انفرادی کام نہیں اجتماعی کام ہے، اِس طرح صوفیائے کرام سے عقیدت و محبت سے رکھنے والے اور ان کی تعلیمات کو پوری دنیا کے لیے امن و سلامتی کی ضمانت سمجھنے والے سبھی انسانوں کا یہ کارواں ہے۔

دوستو! ہم اِس پر یقین رکھتے ہیں کہ اتحاد میں زندگی ہے اور اختلاف موت ہے۔ یہ قدرت کا فیصلہ ہے اور نظام قدرت چلانے والے اللہ کے نیک بندوں کی کامیاب زندگی کا یہی پیغام ہے، اس لیے ہم متحد ہوں، اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ انتشار نے ہی ہمیں یہ دن دکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قول و فعل میں تضاد کی برائی سے محفوظ رکھے۔ بدگمانی، غیبت، غلط بیانی، الزام تراشی اور سازشی ذہنیت کی بلا سے مامون و محفوظ رکھے اور ہم سب کو اتحاد کے ساتھ دینی خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

سید محمد اشرف اشرفی جیلانی (اشرف میاں)

صدر آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ۔ دہلی

قومی ارکان وممبران آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ، دہلی

قومی ارکان

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید محمد اشرف اشرفی	بانی وصدر
۲	سید مہدی میاں چشتی معینی	سرپرست اعلیٰ
۳	سبحان رضا خاں (سبحانی میاں)	سرپرست
۴	سید محمد امین میاں قادری برکاتی	سرپرست
۵	سید جلال الدین اشرف (قادری میاں)	نائب صدر
۶	سید حسن جامی	قومی سکریٹری
۷	سید سلمان چشتی	سکریٹری معاون

سکریٹریٹ ممبرس

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا عبدالمعید ازہری	ہیڈ آفس دہلی
۲	محمد احسن	لکھنؤ

یوپی اسٹیٹ یونٹ ممبرس

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	شاہ عمر احمد احمدی (نیر میاں)	صدر
۲	سید سبطین حیدر برکاتی	نائب صدر
۳	ممتاز میاں ثقلینی	نائب صدر
۴	سید سعید الانور سعیدی میاں	نائب صدر
۵	حافظ وکیل احمد	نائب صدر
۶	سید حماد اشرف	جنرل سکریٹری

فیض آباد کمشنری یونٹ ممبر

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا سید معراج اشرف	سرپرست
۲	مولانا ابوالآس حسن	نائب صدر

سنبھل وضلع مرادآباد، یونٹ ممبر

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	قاری جمشید عالم	صدر
۲	قاری عامر اشرفی	جنرل سکریٹری

ضلع کان پور یونٹ ممبر

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا اکمل اشرفی	صدر

ضلع سلطان پور یونٹ ممبر

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا شکیل احمد	صدر
۲	سید احسن علی	جنرل سکریٹری
۳	خورشید احمد	آفیس سکریٹری
۴	محمد شاہد	
۵	محمد ضیغم احد	

ضلع امیٹھی یونٹ ممبر

شمار نمبر	نام	عہدہ
۱	قاری معراج احمد اشرفی	صدر

	مولانا شاکر علی	نائب صدر

ضلع رائے بریلی یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید محمد احمد میاں	سرپرست
۲	حافظ مبین احمد	صدر
۳	حاجی محمد اسلم	نائب صدر
۴	ظہیر الاسلام (اچھے بھائی)	نائب صدر
۵	محمد شہباز خان	نائب صدر
۶	مولانا عتیق الرحمٰن	نائب صدر
۷	حافظ محمد ریاض	نائب صدر
۸	محمد فاروق خان	جنزل سکریٹری
۹	محمد اعظم خان	معاون سکریٹری
۱۰	محمد سعید	معاون سکریٹری
۱۱	محمد عظیم خان	خازن
۱۲	محمد حقیق خان	معاون
۱۳	مہتاب عالم	میڈیا انچارج
۱۴	عبد المنان	میڈیا انچارج
۱۵	قاری سہیل اختر	ممبر
۱۶	حافظ محمد نسیم	ممبر
۱۷	مولانا محمد ناصر خان	ممبر
۱۸	مولوی امیر رضا	ممبر
۱۹	حاجی امیر بیگ	ممبر
۲۰	اجمیری خان	ممبر
۲۱	محمد جاوید خان	ممبر
۲۲	ڈاکٹر واصف کلیم	ممبر
۲۳	نیّر اسلام	ممبر
۲۴	مسرور سجاد	قانونی مشیر

دهلی یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید احمد نظامی	سرپرست
۲	جاوید قطبی اشرفی	سرپرست
۳	سید فرید نظامی	نائب صدر
۴	سید فراز احمد آمری	نائب صدر
۵	سید اجمل نظامی	جنزل سکریٹری

ضلعی یونٹ ممبر۔دهلی

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید شاداب حسین رضوی	صدر مشرقی دہلی
۲	صوفی ظفیر الدین	یوانا
۳	قاری محمد الیاس	مہرولی
۴	مولانا ابوبکر اشرفی	سیماپوری
۵	رئیس احمد اشرفی	سیماپوری
۶	قاری عبد الوحید	مصطفیٰ آباد
۷	غلام رسول	چھترپور

صوبه جهار کهنڈ یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا عزیر احمد	صدر
۲	شاہد رضا	نائب صدر
۳	مولانا شاہد الرحمٰن	نائب صدر

شمار نمبر	نام	عہدہ
۴	مولانا مسلم اختر	نائب صدر
۵	سید مرتضیٰ حسین	جنرل سکریٹری
۶	کفیل احمد	معاون سکریٹری
۷	عمران اشرفی	خازن
۸	مختار احمد رضوی	ممبر
۹	فضیل اختر اشرفی	ممبر
۱۰	رئیس احمد	ممبر

صوبہ بہار یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید طلحہ رضوی	سرپرست
۲	سید شمیم احمد منعمی	سرپرست
۳	عین الدین چشتی	صدر
۴	سید نورالدین اصدق	نائب صدر
۵	سید صباح الدین منعمی	جنرل سکریٹری
۶	سید خورشید انور شمس	معاون سکریٹری
۷	سید انور مجیب	میڈیا انچارج

صوبہ کرناٹک یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید تنویر ہاشمی	صدر

صوبہ راجستھان یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	قاری ابوالفتح	صدر

ضلع بیکانیر یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مفتی ذوالنورین	صدر

ضلع ہنومان گڑھ یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید راشد انور	صدر

اجمیر کمشنری ممبر یونٹ

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید شاہد میاں	صدر

صوبہ مہاراشٹر یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید عالمگیر اشرف	صدر
	مولانا محمد شفیق	جنرل سکریٹری

صوبہ پنجاب یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا رمضان علی نعیمی	صدر

صوبہ چھتیس گڑھ یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا محمد علی فاروقی	صدر
۲	نعمان اکرم	جنرل سکریٹری
۳	مولانا عمران	نائب صدر

ضلع بردوان (ویسٹ بنگال) یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مفتی فرقان احمد	سرپرست
۲	مولانا غلام یحییٰ	سرپرست
۳	مولانا ساجد حسین مصباحی	صدر (دھنباد)

۴	مولانا مبین احمد حبیبی	نائب صدر
۵	مولانا محبوب عالم	جنرل سکریٹری
۶	مولانا سراج الحق	معاون سکریٹری
۷	مفتی سعود عالم	مشیر اعلیٰ
۸	حافظ علیم الدین فیضی	میڈیا انچارج
۹	حافظ واعظ الحق اصدقی	میڈیا انچارج

صوبہ مدھیہ پردیش یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا احمد اشرف	صدر

صوبہ آندھرا پریش ,تلنگانہ یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید آل مصطفےٰ علی پاشا قادری	صدر
۲	معین اللہ علوی	جنرل سکریٹری

حیدرآباد ضلع یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	محبوب عالم اشرفی	صدر

صوبہ جمو کشمیر یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا محمد نورانی	صدر
۲	محمد شفیع مالک	جنرل سکریٹری

صوبہ گجرات یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مولانا غلام سید	صدر

ضلع احمد آباد یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	مفتی معین رضوی	صدر

بناس کانتھا کمشنری (گجرات)یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید محمد علی بابا	صدر
۲	سید حسن علی بابا	نائب صدر

سبار کانتھاکمشنری (گجرات)یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	عبدالرشید	جنرل سکریٹری

ضلع دیسا گجرات یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	امتیاز قریشی	صدر

ضلع مھسانہ گجرات یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید غلام مرتضیٰ باپو	صدر

ضلع راج کوٹ(گجرات) یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	سید محبوب علی باپو	صدر
۲	حاجی یوسف	جنرل سکریٹری

ضلع مداسا گجرات یونٹ ممبر

اشمار نمبر	نام	عہدہ
۱	غلام نبی	صدر
۲	غلام عباس	جنرل سکریٹری

آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ

ایک غیر سیاسی تحریک، سنی مسلمانوں کا متحدہ محاذ، مشترکہ مضبوط آواز

۲۰۰۵ء میں یہ تحریک شروع ہوتی ہے اور صرف گیارہ سالوں میں بلندی اور مقبولیت کے اس مقام پر پہنچی ہے کہ سیاسی گلیارے اور حکومتوں اور میڈیا کی نگاہ میں آج اس کی دھمک محسوس کی جا رہی ہے اور ''سنی'' مسلمانوں کو ''بریلوی'' نام دینے والے دیوبندی وہابی آج انھیں کو ''اپنا بھائی'' کہنے لگے ہیں۔ کچھوچھہ شریف میں ۹، ۱۰، رجب کو منعقد ہونے والے سالانہ عرس سرکار کلاں (سید مختار اشرف اشرفی جیلانی) کے موقع پر ۲۰۰۵ء میں بورڈ کی پہلی نشست ہوئی جس میں تحریک کا نام ''آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ'' رکھا گیا پھر ۲۰۱۲ء تک ہر سال کچھوچھہ شریف ہی میں اس کی عام اور خاص میٹنگ ہوتی رہی۔ ان میٹنگوں میں جن موضوعات پر بحثیں ہوئیں اور جن مسائل کو بحث اور مذاکرہ کا موضوع بنایا گیا، وہ اِس طرح ہیں:

- صوفی سنی مجاہدین آزادی کے تعارف وتذکرہ سے حکومتوں کی دانستہ غفلت۔
- یوپی بورڈ کے نصاب اور سی بی ایس سی بورڈ کے نصاب میں اخلاقی اور صوفیانہ مضامین اور صوفیوں کی تعلیمات کو بطورِ مضمون شامل کرنے کا مطالبہ
- جیلوں میں بند بے قصوروں کی رہائی کی کوشش اور گرفتار کیے جا رہے بے قصور مسلم نوجوانوں کے ساتھ سوتیلا برتاؤ کے خلاف تحریری احتجاج اور باعزت بری کیے جا چکے نوجوانوں کے بیتے دِنوں کا معقول معاوضہ دینے کا مطالبہ
- مسلم اکثریتی آبادی والے علاقوں میں پرائمری، جونیئر ہائی اسکول اور ہائی اسکول وانٹر کالج قائم کیے جانے کا مطالبہ
- وقف جائدادوں کے تحفظ کا مسئلہ اور ہماری غفلت وخاموشی کے نتیجے میں اغیار کی کامیابی اور ہماری پس ماندگی کے مسائل اور حل کے امکانات
- ہندوستان میں سنی صوفی مسلمانوں کی تاریخ اور صوفیہ ومشائخ کی اصلاحی خدمات، روایات اور تعلیمات
- حجازِ مقدس کے دونوں مقدس شہروں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں سعودی وہابی حکومت کے ذریعہ صحابہ واسلاف کی قبروں کی بے حرمتی اور انہدامی کارروائیوں کے خلاف احتجاج
- جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے تحفظ اور اپنی اصلی حالت میں باقی رکھنے کا ہندوستانی وزارت خارجہ اور سفارت خانہ کے ذریعہ

مطالبہ واحتجاج

- وقف ایکٹ (۲۰۱۰ء بل) کے ذریعہ اوقاف کی جائدادوں کے تحفظ کا مسئلہ اور صوفیہ مشائخ کے مزارات سے وہابی عناصر کی بے دخلی کا مطالبہ
- حق اطلاعات کے ذریعہ اوقاف کی صحیح صورت حال سے واقفیت اور نگرانی وانتظام کی تفصیلات حاصل کرنے کی حکمت عملی
- درگاہ ایکٹ بنانے، پاس کرنے اور نافذ کرنے کا مطالبہ اور آئینی وقانونی چارہ جوئی کے لیے جمہوری طریقہ اپنانے کا مسئلہ
- ہندوستان میں مسلم آبادی کے تناسب کے اعتبار سے مسلم رِزرویشن اور مسلم مسائل کے دستوری حقوق کے تحفظ واستحکام کا مسئلہ
- مسلمانوں کے تعلیمی مسائل، وسائل کا فقدان، پس ماندگی کے اسباب اور مسلمانوں کی غفلت کے ساتھ حکومتوں کی دانستہ بے توجہی پر باضابطہ مباحثہ اور مذاکرہ اور مطالبات کی تحریری پیش قدمی۔
- سرکاری ملازمتوں میں مسلم رِزرویشن اور پس ماندگی کی بنیاد پر تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کو ترجیح دینے کا مسئلہ
- مسلمانوں کی تعمیر وترقی اور تعلیمی ومعاشی پس ماندگی دور کرنے والی سرکاری اسکیموں کا تعارف اور نظرانداز کر دیے گئے مسائل کو اسکیم میں شامل کر کے خاص سرکاری توجہ دِلانے کے مطالبات
- مسلم اوقاف اور قبرستان کی زمینوں پر ناجائز قبضے روکنے اور مقبوضہ زمینوں کو خالی کرانے کا تحریری مطالبہ

اسی درمیان میں ۳ جنوری ۲۰۱۰ء کو مرادآباد (یوپی) میں اور ۱۶ مئی ۲۰۱۰ء کو بھاگل پور (بہار) میں انتہائی کامیاب ''سنی کانفرنس'' کے بعد ۱۶، اکتوبر ۲۰۱۱ء کو مرادآباد میں ایک نہایت عظیم الشان تاریخی ''مسلم مہا پنچایت'' کا شاندار اجلاس ہوا جس کی گونج پورے ملک میں محسوس کی گئی اور اسی وقت سے آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ کی تحریک ایک نیا موڑ لیتی ہے اور بڑی بے باکی سے اپنے موقف کو رکھنے میں ایک نئی طرح ڈالتی ہے۔

اس کے بعد ہی بورڈ کے لیے ملکی اور صوبائی سطح پر افراد سازی اور مستقبل میں کیے جانے والے اقدامات کے لیے خطوط متعین کیے جاتے ہیں اور پھر پوری تیاری کے ساتھ ۱۰ فروری ۲۰۱۳ء کو صوبہ راجستھان کے شہر بیکانیر میں دوسری عظیم الشان اور نہایت کامیاب ''مسلم مہا پنچایت'' ہوتی ہے۔

اسی دوران حجازِ مقدس میں جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کرام کی قبروں کی بے حرمتی، انہدامی کارروائی اور گنبد خضریٰ کو دوسری گم نام جگہ منتقل کرنے کی سعودی سازش کے خلاف ۱۴، جنوری ۲۰۱۳ء کو دہلی کے جنتر منتر پر ایک نہایت کامیاب اور پرامن احتجاجی مارچ اور جلسہ ہوتا ہے جس نے دہلی میں بورڈ کے وجود کا احساس کرا دیا۔ اس موقع پر جمع سنی مسلمانوں کے اتفاق سے جو تجاویز سامنے آئے اور مطالبات رکھے گئے، ان کو تحریری شکل میں وزارت خارجہ، وزارت عظمیٰ، صدرِ جمہوریہ اور سعودی عرب کے ہندوستانی سفارت خانہ میں دیا گیا۔ کئی اہم سیاست دانوں سے ملاقات کر کے صورت حال سے

واقف کرانے کے بعد سعودی وہابی حکومت کے خلاف سفارتی کارروائی کا مطالبہ بھی رکھا گیا۔

بیکانیر کی مسلم مہا پنچایت میں ہی اعلان ہوگیا تھا کہ ۲۰۱۵ء میں دہلی کے رام لیلا میدان میں ایک عالمی صوفی کانفرنس منعقد ہوگی، جس کے لیے دہلی میں مسلم دانشوروں اور علما و مشائخ کی ایک ہنگامی میٹنگ بلائی جائے گی اور فیصلے کو آخری شکل دیا جائے گا۔ ۳۰ جون ۲۰۱۳ء کو میٹنگ بلائی گئی کہ بین الاقوامی صوفی کانفرنس پر آخری فیصلہ لیا جائے اور تاریخ کا اعلان کیا جائے۔ غور وخوض کے بعد ۱۵ سے ۲۰ فروری ۲۰۱۵ء کی تاریخ طے ہوگئی کہ آل انڈیا تنظیم علمائے اسلام دہلی کی طرف سے یکم مارچ ۲۰۱۵ء کو نظام مصطفیٰ انٹرنیشنل کانفرنس کا اعلان ہوگیا تو پھر تاریخ کو اگلی میٹنگ پر معلق کرتے ہوئے ۱۵، دسمبر ۲۰۱۳ء کو جگ دیش پور، امیٹھی (یوپی) میں پانچویں ''سنی کانفرنس'' کے لیے تیاری شروع ہوگئی اور کامیاب کانفرنس ہوئی جس کی تجاویز اور مطالبات کی تفصیل بھی اس میں شامل ہے۔

۳۰ جون ۲۰۱۳ء کی جنرل میٹنگ کے مطالبات کے موضوعات اور مسائل کو الگ الگ کر کے جو مسئلہ جس سرکاری محکمہ اور شعبہ سے متعلق تھا، خصوصی مطالبہ کی شکل میں ان شعبوں اور محکموں کے وزیروں اور افسران کو ۲۰۱۴ء میں پیش کیے جانے کا سلسلہ بنا رہا جیسے

- ہندوستان میں سعودی وہابی فکر کے نام نہاد مسلمان خطرے کی گھنٹی۔
- ہندوستانی مسلم سماج میں وہابی فکر کی ترویج کے خطرناک نتائج۔
- وہابی فکر کو فروغ دینے کے وسائل پر نظر رکھنے کا مطالبہ
- دہلی وقف بورڈ کی تحلیل اور تشکیل جدید کا مشورہ
- مرکزی مدرسہ بورڈ کی تشکیل کا دوبارہ مطالبہ
- آثار قدیمہ اور قدیم عمارتوں میں واقع مساجد کی واگزاری اور نماز کی اجازت کے مطالبات
- خواتین کی تعلیم اور حقوق کے تحفظ کا مسئلہ
- آبادی کے تناسب سے سبھی سرکاری مراعات، مواقع اور ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی
- ڈی ڈی اے کے ذریعہ دہلی کی قدیم اور بوسیدہ مساجد کے انہدام کی کارروائی کے خلاف ایکشن کا مطالبہ
- ہندوستان میں امام کعبہ کے داخلہ کے ذریعہ وہابی ازم کے داخلہ پر کڑی نظر رکھنے کا مطالبہ

اِن کے علاوہ بھی بہت سے خاص مسائل پر بورڈ کی طرف سے حکومت کے ذمہ داروں اور انتظامیہ کے افسران تک مطالبات کی کاپیاں دی جاتی رہیں اور ملاقات کا سلسلہ قائم رہا کہ مارچ ۲۰۱۵ء میں سالانہ جنرل میٹنگ دہلی میں بورڈ کے مرکزی دفتر میں ہوئی جس میں انٹرنیشنل صوفی کانفرنس کی تاریخ ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ مارچ ۲۰۱۶ء طے ہوئی جس میں آپ حضرات تشریف لائے ہوئے ہیں۔

انٹرنیشنل صوفی کانفرنس کی ضرورت کیوں پڑی؟

بورڈ کے صدر حضرت سید محمد اشرف اشرفی جیلانی صاحب (اشرفی میاں) یورپ وعرب، ترکی اور خلیج کے ملکوں میں امن عالم، صوفیہ، تصوف اور مذاہب عالم اور عالمی امن کے موضوع پر ہونے والی کانفرنسوں اور عالمی سیمیناروں میں شریک ہوتے رہتے ہیں اور بہت سے علمائے اہل سنت ومشائخ کرام بھی جاتے ہیں۔ وہاں انہوں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ ہندوستان کے دیوبندی وہابی یہاں صوفی اور سنی کی حیثیت سے شریک ہو رہے ہیں۔ کوئی چشتی ہے تو کوئی صابری، کوئی نقشبندی ہے تو مجددی اور یہی جب سعودی عرب میں جاتے ہیں تو وہابی ہو جاتے ہیں اور ہندوستان کے سنی مسلمانوں کو بریلوی اور قبر پرست کہتے ہیں۔

اس لیے یہ طے کیا گیا کہ ان تمام بڑے عالمی شہرت یافتہ صوفیہ اور مشائخ کو ہندوستان میں ایک جگہ ہندوستان کے صوفیہ مشائخ کے ساتھ جمع کر دیا جائے تو حقیقت کا چہرہ واضح ہو جائے گا کہ اصلی اور حقیقی صوفی اور سنی کون ہے اور نقلی وجعلی صوفی کون ہیں اور اب تک انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کو کس طرح دھوکے میں رکھا ہے۔

●●●

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی پہلی تاریخی عظیم الشان

سنی کانفرنس مراد آباد

۳ جنوری ۲۰۱۰ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- جنگ آزادی اور سنی علما و مشائخ
- اوقاف (سنی وقف بورڈ، شیعہ وقف بورڈ)
- دہشت گردی کے خلاف متحدہ آواز کی ضرورت
- ہندوستانی مسلمانوں میں سنی صوفی مسلمانوں کی آبادی
- وہابی ازم اور صوفی مشرب سنی مسلمان
- وہابیوں کی منافقت اور جلوس عید میلاد النبی
- خواجہ کا ہندوستان

خطبات

قائدملت سید محمود اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی، سرپرست آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

کچھ خاص باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ پیارے! یہ بھارت خواجہ کا ہے، خواجہ کے فیضان کا ہے۔ آپ تصور کریں اس بھارت میں ۸۰ فیصد سنی مسلمان ہیں لیکن حقائق دیکھیں آپ بھارت ہمارا ملک ہے، ہمارا محبوب ملک ہے اس ملک کی آزادی کے لئے سنی علماء مشائخ نے بڑی عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اگر میں ان کی ایک فہرست آپ سب کی سماعت کے حوالے کروں تو بہت طویل فہرست ہے لیکن بھارت کے اتہاس میں آزادی کی جنگ میں ان سنی علماء کو یاد کیا گیا ہے، آپ پڑھ سکتے ہیں۔

علامہ فضل حق خیرآبادی: یہ وہ ہیں جنھوں نے آزادی کی تحریک میں بڑے نمایاں کام انجام دیے ہیں، علامہ کفایت حسین کافی جو شہر مرادآباد کے ہیں، یہ سنی عالم دین ہیں جنھوں نے ہندوستان کی آزادی کیلئے بڑی قربانیاں دیں، مفتی عنایت احمد کاکوروی اور جلالۃ العلم استاذ زمن حضرت علامہ مولانا لطف اللہ علی گڑھی صاحب یہ وہ مقتدر علمائے کرام ہیں جنہوں نے ہندوستان کی آزادی میں نمایاں کام انجام دیے ہیں، اس ملک عزیز سے انگریزوں کو نکالنے میں اپنا لہو تک بہایا ہے اور اس ملک کو آزاد کرایا، سنی مسلمانوں کا اس بھارت کی آزادی میں بہت بڑا حصہ رہا ہے۔

انگریز بھارت سے چلے گئے، بھارت میں اپنی سرکاریں بن گئی، ہمارے علماء جو درسگاہوں سے نکلے تھے وہ درسگاہوں میں چلے گئے، جو مشائخ خانقاہوں سے نکلے تھے وہ خانقاہوں میں چلے گئے، ایک طبقے نے اس موقع کو غنیمت جان کر سیاست کے سارے عہدے پر اپنا قبضہ جمانا شروع کردیا۔ یہ مخصوص ۱۳ فیصد وہابی طبقہ سیاست دانوں میں اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھ گیا۔ ہمارے علماء اور مشائخ بڑے صالح ہیں، نیک دل ہیں، خلوص ہوتا ہے، خدمت دین کا جذبہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے، وہ سیاست کو شجرۂ ممنوعہ سمجھ کر اپنی خانقاہوں میں بیٹھ گئے، میدان خالی دیکھا اُن ۱۳ فیصد وہابی طبقے نے، اقتدار کی ساری کرسیوں پر قبضہ کرلیا۔ ہمارے علماء دیکھتے تو رہے، مشائخ محسوس تو کررہے تھے لیکن اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے، کوئی درسگاہ سے باہر نہ آیا ،کوئی خانقاہ سے باہر نہ نکلا۔ دل میں دکھ تھا، درد تھا، پریشان تھے لیکن نکلے نہیں۔ جب انھوں نے ہر طرح مضبوطی حاصل کرلی اور دربارِ اقتدار کا قرب حاصل کرلیا، مسلم مائنارٹیز کو مرکزی حکومت وریاستی حکومتوں نے جو ضرورتیں فراہم کرائیں اور ان کی فراہمی کے لئے جو شعبے بنائے، ان سارے شعبوں پر ان کا تسلط ہو گیا پھر بھی ہم کچھ نہ بولے، پھر بھی علماء درسگاہوں میں رہے، مشائخ اپنی خانقاہوں میں رہے۔ ان کا پروگرام آگے بڑھتا چلا گیا۔

ایک وقت وہ آیا کہ اوقاف، وہ وقف کی جائدادیں جس کی حفاظت کے لئے وقف بورڈ سرکار نے بنایا۔ حکومت نے صرف دو بورڈ بنائے (۱) سنی وقف بورڈ (۲) شیعہ وقف بورڈ، شیعہ حضرات کی اپنی یونٹی اور اتحاد کی وجہ سے، اپنے نظم وضبط کی وجہ سے آج تک شیعہ وقف بورڈ میں کوئی غیر شیعہ داخل نہیں ہو سکا لیکن سنی وقف بورڈ آج ایک ایسا وقف بورڈ بن گیا ہے جہاں چپراسی سے لے کر چیئرمین تک ایک بھی سنی نہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ سنی وقف بورڈ ہمارا تھا لیکن ہمیں کہیں نمائندگی نہیں دی گئی، چپراسی تک سنی مسلمان نہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ علماء ومشائخ بورڈ میں ہماری قوم کے اکابر حضرات کی آمد سے ہمیں وہ برکتیں ملتی ہیں کہ ہم نے جو پروگرام اٹھایا ہے، انشاء اللہ مولیٰ تعالیٰ ہم اپنے حقوق کو حاصل کر لیں گے۔

ارے ہم کسی کا حق تو نہیں مانگتے لیکن جو ہمارا ہے وہ تو ہمیں دے دو۔ غوث وخواجہ کے ٹکڑوں پر پلنے والے لوگ کسی کے در پر جبیں سائی نہیں کرتے، ان کے سر جھکتے ہیں تو اپنے بزرگان دین کی چوکھٹ پر جھکتے ہیں۔ ہم حکومت ہند کو چاہے ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت ہو، ہم یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ سنی وقف بورڈ ہمارا ہے ہمیں دیا جائے لیکن پیارے اس پر بھی تسلط ہو گیا، تب بھی ہمارے مشائخ خانقاہوں سے نہ نکلے لیکن پیارے وہ وقت آ گیا آج جبکہ انہوں نے وقف بورڈ میں اپنا پورا تسلط قائم کر لیا، اس کے بعد انہوں نے وقف بورڈ کو اپنے ہاتھ کا ہتھیار بنا کر قانون کا سہارا لے کر ہماری مسجدوں پر، مدرسوں پر، خانقاہوں پر قبضہ شروع کر دیا، بے شمار ایسی مسجدیں ہیں جس کو وقف بورڈ کے ذریعے اہل سنت کے ہاتھوں سے چھین لیا گیا۔ یہ ظالمانہ عمل، وہ عمل تھا جس نے درگاہوں میں بیٹھے ہوئے تمام مشائخ کو تڑپنے پر مجبور کر دیا، یہ وہ اقدام تھا جس سے درسگاہوں میں بیٹھے ہمارے علماء بے چین ہو گئے اور ان کو مستقبل تاریک نظر آنے لگا کہ اگر یہی حال رہا تو نہ ہمارے ادارے محفوظ ہیں نہ ہماری مسجدیں محفوظ ہیں، نہ ہمارے مرکز محفوظ ہیں۔ اس ظالمانہ عمل نے ہم سب کو بے چین کر دیا اور آج ہم سب خانقاہوں سے نکل کر باہر آ گئے، بھارت میں ۸۰ فیصد سنی قوم کو اس کا حق ملنا چاہئے۔ ساٹھ سال ہم نے انتظار کیا لیکن ہمیں کسی شعبے میں حق نہیں دیا گیا۔ تاریخ شاہد ہے، اخبار اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

پیارے ہم کسی کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں لیکن ذرا ہمارا درد بھی دیکھو۔ سچر کمیشن کی رپورٹ ہے کہ مسلمان غریبی ریکھا کے نیچے ہے کمزور ہو گیا ہے مسلمان۔ اب بتاؤ جب مسلمان نیچے ہو گیا ہے، ۸۰ فیصد سنی مسلمان ہے تو بتاؤ زیادہ غریب مسلمان کون ہوا؟ سنی مسلمان ہوا۔ تم کو رحم نہ آیا ہمارے غریب مسلمانوں پر؟ گھر کے کچھ حقوق ان کو دے دیتے لیکن پیارے انہوں نے بھی ہمیں اپنی قوم نہ سمجھا، ہمیں ان سے شکوہ بھی نہیں ہے۔ ہم تو آج اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے حکومت ہند کے سامنے اپنا یہ مطالبہ رکھتے ہیں کہ سنی مسلمان بھارت میں ۸۰ فیصد کی تعداد میں ہے، سنی وقف بورڈ ہم سنیوں کے حوالے کیا جائے۔ جتنے بھی اقلیت سے متعلق شعبے ہیں حج کمیٹی ہے، مائناریٹی کمیشن ہے، اردو اکادمی ہے، مولانا آزاد نیشنل فاؤنڈیشن ہے یہ وہ شعبہ ہیں جو بھارتی مسلمانوں کے عروج کے لئے، ان کی امداد کے لئے، ان کی معاشرتی اور اقتصادی سدھار کے لئے، گورنمنٹ آف انڈیا نے بنائے ہیں۔ ان شعبوں میں بھی ہماری آبادی کے تناسب سے ۸۰% فیصد کے حساب سے، ہمیں نمائندگی ملنی چاہئے۔ آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ، یہ تمام علماء اور مشائخ کا مشترکہ بورڈ ہے۔ سنیوں کے جملہ حقوق۔ اس کے حوالے کیا جائے۔

ظاہر ہے جواپنا ہوگا، اسی کو اپنوں کا درد ہوگا، اپنوں کو ہی اپنوں کا درد ہوتا ہے۔ اس لئے ہم چاہیں گے کہ ہماری بات کو کسی دوسرے پسِ منظر میں نہ لیا جائے بلکہ ہم اور ہماری قوم ساٹھ سال اپنے دنیاوی حقوق سے محروم رہے۔ ہم حکومت ہند سے یہ بات کہتے ہیں کہ ۸۰ فیصد بھارت میں مسلمان ہے تو بھارت کی ہر تحریک سے سنی مسلمان جڑا تھا، امن پسند شہری بن کر اس دھرتی پر جیتا ہے، اپنے بزرگوں کو یاد کرتا ہے اور سکون سے رہتا ہے۔ یہ بھارت کا سنی مسلمان آج تک اپنے حقوق سے محروم رہا ہے، اس کو اس کے حقوق دیے جائیں، یہ ہمارا مطالبہ ہے۔

میں کہوں گا کہ پیارے آپ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو، یاد رکھو! نبی کی آمد وہ آمد تھی جس نے سسکتی ہوئی انسانیت کو جینے کا حوصلہ عطا کر دیا، نبی کی آمد وہ آمد تھی جس نے مظلوم انسانیت کو ایک مضبوط سہارا دے دیا، آپ اس نبی رحمت کی امت ہو۔ آپ کے ہر عمل میں انسانیت ہونی چاہئے، محبت ہونی چاہئے، اخلاق ہونا چاہئے، تمدن ہونا چاہئے، تہذیب ہونی چاہئے، مروّت ہونی چاہئے تا کہ دیکھنے والا بول اٹھے کہ ایسا کردار، ایسا عمل دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی، اگر کر سکتی ہے تو صرف رحمت عالم کی امت ہی کر سکتی ہے۔ رحمت عالم نے دنیا کو انسانیت کا پیغام دیا ہے۔ ہم بھی وہی کام کرتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم آج یہ تیرے محبوب کے غلاموں نے جو محنتیں کی ہیں، صعوبتیں اٹھائی ہیں رات رات بھر جاگے ہیں یہ بے کس و لاچاری کے عالم میں، تیرے محبوب کی عظمتوں کے لئے تیرے محبوب کی محبت کے لئے اللہ کی رضا کے لئے اہل سنت والجماعت کے استحکام کے لئے بغیر کسی تعاون کے خود ذاتی طور پر اپنا پیسہ اپنا وقت، جذبہ وغیرہ، اللہ کریم جو کچھ تیرے اس محبوب کے امتی کے پاس تھا، مولیٰ سب تیری رضا کے لئے صرف کر دیا، اس کو قبول فرما۔ آمین

حضرت مولانا توقیر رضا خاں بریلوی، بریلی شریف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد

میں وضاحت کر دوں، میں تو اتحاد کا آدمی ہوں، اتحادِ ملت کا کام کرتا ہوں، اتحاد کی بات کرتا ہوں لیکن آتنک واد کے خلاف، اتحاد کی بات کرتا ہوں میں نفرتوں کے خلاف، اتحاد کی بات کرتا ہوں فسادات کے خلاف، اتحاد کی بات کرتا ہوں تعصب کے خلاف لیکن مسلکی اتحاد نہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس قسم کا کوئی سمجھوتا کیا جا سکتا ہے۔ ہم الحمدللہ سنی ہیں اور یہی ہمارا مسلک حق ہے۔ اللہ تعالی ہمیں ہمارے مسلک حق پر قائم رکھے اور اسی مسلک حق پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ ہم خون کے آنسو رو رہے تھے۔ ہم عوامی طور پر جب دیکھتے ہیں تو چاروں طرف سنی ہی سنی ہیں الحمدللہ ہندوستان میں سنیت ۸۰% فیصد ہے لیکن جب ہم اوپر دیکھتے ہیں تو ہمیں دکھتا ہے کہ سنیت کہیں نہیں۔ اشرف میاں کی اس سلسلہ میں جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اشرف میاں نے حکومت ہند کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس ملک میں ہم ۸۰ فیصد ہیں لیکن، ہم اللہ والے لوگ ہیں، بزرگان دین والے ہیں، ہم خانقاہوں میں رہتے ہیں، امن چاہتے ہیں، بھائی چارہ چاہتے ہیں۔ الحمدللہ کچھوچھہ بریلی ایک تھا، ایک ہے اور ان شاءاللہ رہتی دنیا تک ایک رہے گا۔ کسی حکومت

کی حمایت یا مخالفت کرنا میرا مقصد نہیں بلکہ میں صرف اشرف میاں کی تائید کرتے ہوئے یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اشرف میاں نے جو کام کیا ہے اس کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ حکومت نے اعلان کیا کہ ہم مرکزی مدرسہ بورڈ بنائیں گے لیکن جب غور کیا گیا تو حکومت نے یہ محسوس کیا کہ مرکزی مدرسہ بورڈ اگر بنا دیا گیا تو اس سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچ جائے گا۔ تب انھوں نے غور کیا دماغ لگایا اور سوچا کہ کیا ایسی سٹلمنٹ کی جائے کہ ہم تو کہیں بنایا جائے گا لیکن بنایا نہ جا سکے، ہم پر کوئی الزام بھی نہ آئے تو انھوں نے ڈھونڈھنے کی کوشش کی۔ ایسے بے ایمانوں کو تلاش کیا جو اپنی زبانیں، اپنے ایمان، اپنے ضمیر ہمیشہ بیچتے رہے، ان لوگوں کو کرایہ پر خریدا گیا اور ان سے اعلان کروایا گیا کہ مرکزی مدرسہ بورڈ ہمیں نہیں چاہئے۔ بتاؤ صوبائی مدرسہ بورڈ چل رہا ہے؟ اگر وہ مدرسہ بورڈ ٹھیک ہے تو مرکزی مدرسہ بورڈ کیوں کر غلط ہوسکتا ہے؟ مرکزی مدرسہ بورڈ کے حوالے سے ان کی زبانوں کو کرایہ پر خریدا گیا، ان کے اجلاس کو فائننس کیا گیا اور ان کے اجلاس میں یہ اعلان کروایا گیا اور منتری جی نے کہہ دیا کہ ہم تو مسلمانوں کے لئے مرکزی مدرسہ بورڈ بنانا چاہتے ہیں لیکن اگر مسلمانوں کو نہیں چاہئے تو پھر مرکزی مدرسہ بورڈ نہیں بنایا جائے گا۔ میں تمام علمائے کرام سے دست بستہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنے ہر جلسہ میں مانگ کیجئے کہ مرکزی مدرسہ بورڈ مسلمانوں کی ضرورت ہے، یہ بورڈ بنایا جانا چاہئے، صرف اجلاس میں یہ اعلان نہ کیا جائے بلکہ اپنے اپنے اداروں سے اپنی اپنی خانقاہوں سے حکومت ہند کو خطوط لکھے جائیں اور ان سے یہ مانگ کی جائے کہ مرکزی مدرسہ بورڈ بنایا جائے اور اگر نہیں بنایا گیا تو ان شاء اللہ پورے ہندوستان کو دلی کی سڑکوں پر جمع کیا جائے گا اور حکومت کا گھراؤ کیا جائیگا اور انھیں یہ کام کرنے دیا جائے گا۔ عمل درآمد کے لیے کتنا وقت دیا جائے بتائیے! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ جو تجاویز سنی کانفرنس میں علماء و مشائخ بورڈ نے پیش کی ہیں ان کے عمل درآمد کے لیے حکومت ہندوستان اور حکومت اتر پردیش کو کتنا وقت دیا جانا چاہئے اور اس مدت میں اگر حکومت ہندوستان نے ہماری مانگوں پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا اور اس پر سنجیدگی سے کارروائی نہیں کی تو ان شاء اللہ دلی کی سڑکوں پر جمع ہونا ہے کہ یہ علماء و مشائخ تمہاری حمایت کے لئے نکلے ہیں ان کے طاقت یہی تمہاری طاقت ہے کہ انکی آواز ہی تمہاری آواز ہوگی ان کی آواز جتنی بلند ہوگی اتنا تمہارا وقار بلند ہوگا۔

علماء و مشائخ بورڈ نے اپنے میمورنڈم میں جو کچھ بھی رکھا ہے، بہت سوجھ بوجھ کے ساتھ اور سنیوں کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے رکھا ہے لیکن ہندوستان میں ہمارا ایک اور بہت بڑا مسئلہ ہے اس کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں یہاں سے غور کرلو عرض کرتا ہوں کہ ہمارے میمورنڈم میں آتنک واد کو بھی شامل کیا جانا چاہئے ہندوستان میں ہندوستانی مسلمانوں کا آج کی تاریخ میں سب سے بڑا مسئلہ اگر کوئی ہے تو آتنک واد ہے۔ اس آتنک واد سے ہمیں نجات حاصل کرنی ہے اس چیز کو بھی اپنے میمورنڈم میں شامل کیا جائے اور حکومت سے یہ مانگ کی جائے کہ ہزاروں بے گناہ مسلمان جن کو دہشت گردی کے جھوٹے الزام میں ہندوستان کے مختلف جیلوں میں بند کیا گیا ہے۔ فاسٹ ٹریک کے ذریعے ان کے مقدمات کی سنوائی کی جائے، اگر وہ قصوروار ہیں تو سزا دی جائے لیکن اگر بے گناہ ہیں تو فوری طور پر انھیں رہا کیا جائے۔

□□□

اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں اشرفی جیلانی صدر آل انڈیا مشائخ بورڈ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذبالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم واعتصموابحبل الله جمیعا ولا تفرقوا صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم وعلی آله واصحابه علیه الصلوة والتسلیم

دوستو! میں نے جس آیہ کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، اس میں اللہ تبارک وتعالی اپنے مومن بندوں سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس مین تفرقہ بازی نہ کرو۔ یہی وہ آیہ کریمہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے مومن بندوں کو اجتماعیت کا منشور عطا فرماتا ہے اور آج ہمیں اسی قرآنی منشور کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک ہمارے اندر اجتماعیت تھی ہماری صفوں میں اتحاد تھا، تب تک شان وشوکت ہمارے لیے تھی عزت ووقار کی زندگی گزارنا ہمارا نصیب تھا۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ لیتا، ہم کو نقصان پہچانا تو بہت دور کی بات ہے، دشمن کے لیے یہ سوچنا بھی بعید از گمان تھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم اسی طرح اتحاد واتفاق کیساتھ زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھتے رہتے اور اپنے مذہبی تشخص کو باقی رکھتے ہوئے دنیاوی ترقی کی ہر انتہا کو چھو لیتے مگر افسوس صد افسوس جب سے ہم منتشر ہوئے جب سے ہماری صفوں میں انتشار پیدا ہوا، یا پیدا کردیا گیا، جب سے ہم آپسی اختلافات کا شکار ہوئے کبھی ذات پات کی بنیاد پر، کبھی مسلک ومشرب کے نام پر۔ ہمارا شیرازہ بکھرتا چلا گیا، ہم سب ایک جمعیت ہوتے ہوئے بھی مختلف خیموں میں تقسیم ہوگئے۔ تب سے ہم پستی وتنزلی کا شکار ہیں، تبھی سے غربت وافلاس اور ذلت ورسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوگئے۔ ہمارے اس انتشار کا فائدہ ہمارے دشمنوں نے خوب خوب اٹھایا۔ ہمارے اسی انتشار کے نتیجے میں ہمارے دشمن جن کی تعداد انگلیون پر گنی جاسکتی تھی اقتدار کے راستے ہم پر حاوی ہوتے چلے گئے۔ دوسرے لفظوں میں کہیں تو یہ مٹھی بھر لوگ اقتدار کے راستے ہم پر مسلط کردیے گئے۔

برداران ملت اسلامیہ! یہ بھی کڑوا سچ ہے کہ اہل سنت ۸۰ فیصد کی بھاری تعداد میں ہونے کے باوجود سوچی سمجھی سازش کے تحت حکومتی وانتظامی امور سے ان کو بے دخل کردیا گیا اور اندرون خانہ بھی سرگوشیاں ہونے لگیں کہ سیاست شجر ممنوعہ ہے اس سے سنیوں کو دور ہی رہنا چاہیے۔ یہ بھولے بھالے لوگ اس خیال سے کہ خالص دین کی خدمت میں اس سے کوئی خلل نہ آجائے سیاست سے دور ہوتے چلے گئے جبکہ ۱۰ فیصد کا وہابی طبقہ اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کرنے لگا۔ ہوا یہ کہ جب ملک میں علمائے اہل سنت کی کوششوں اور جنگ آزادی میں حصہ لینے کی وجہ سے جیسا کہ ابھی آپ حضرات نے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی سے سماعت فرمایا، جی ہاں یہ بالکل سچ ہے اور ایسا سچ ہے کہ بار بار اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کے باوجود اس کی چمک دمک میں کوئی کمی نہیں آئی اور ان شاء اللہ آئندہ آئے گی بھی نہیں اس لیے کہ اب سنی جاگ گیا ہے اور اپنے رہنماؤں اور قائدین کی قربانیوں کو یاد کرنے لگا ہے۔ بہر حال جنگ آزادی میں علماء اہل سنت کا نمایاں کردار ہے اور یہی علمائے اہل سنت تھے

جنھوں نے برادران قوم کے ساتھ مل کر انگریزوں کی دوسوسالہ حکومت کی چولیں ہلادیں اور جب انگریزوں کے پاؤں اکھڑنے لگے اور ان کو یہ یقین ہو چلا کہ اب زیادہ دن تک بھارت کی سرزمین پر حکومت نہیں کرسکیں گے تو اس نے ہندوستانی قوم بالخصوص مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی پالیسی بنائی اور یہ اسی وقت ممکن تھا کہ ان کی ایمانی حرارت کو ٹھنڈا کردیا جائے ،ان کے ایمان وعقائد پر وار کیا جائے اور ان کے اسلامی افکار ونظریات کو چیلنج کیا جائے ،اہل سنت کے مراسم ومعمولات کو للکارا جائے اس کے لیے انگریز ،وہابی ازم کو اس ملک میں فروغ دینے کی کوشش کرنے لگا۔ ورنہ مجھے بتایا جائے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ وہابی ازم کے افکار وخیالات کی کتابیں مسلمانوں کے درمیان وہ سرکاری خزانے سے چھپوا کر مفت تقسیم کررہا ہے جن مسلمانوں نے مل کر اس کے تئیں یہاں کی زمین تنگ کرڈالی ،ان مسلمانوں سے اس کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کہ اسلامی کتابوں کو مسلمانوں میں مفت تقسیم کروائے ۔سچائی یہی ہے کہ وہ کتابیں اسلامی عقائد ونظریات کی تھی ہی نہیں بلکہ وہ انگریزوں کے خودساختہ اسلام یعنی وہابی ازم کی نمائندہ کتابیں تھیں ۔ جی ہاں میں تقویۃ الایمان کی بات کررہا ہوں جو ایمان کے نام سے اسلام پر بدنما داغ تھی ۔ وہابی اسلام کے ذریعہ سنی صوفی مسلمانوں میں انتشار وافتراق کا تجربہ سرزمین حجاز پر پہلے ہی کرچکا تھا اور کامیاب تجربہ تھا۔اسی وہابیت کے ذریعہ اس نے پہلے خلافت کا خاتمہ کیا پھر اسی وہابیت کے ذریعہ اس نے حجاز مقدس سے ترکی حکومت کا خانہ جنگی کے ذریعہ خاتمہ کیا پھر اسی وہابی ازم کی لگام سعودیوں کے ہاتھ میں دے کر پوری دنیا پر وہابی ازم کو مسلط کرنے کی کوشش کرنے لگا۔آج بھی ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں پر سعودیوں کی آڑ میں یہودیوں اور انگریزون کا تسلط قائم ہے ،سعودی حکومت انگریزوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کررہ گئی ہے جس کا جی چاہے وہ ''تاریخ نجد وحجاز'' اٹھا کر دیکھ لے۔

دوستو! ہندوستان میں وہی تاریخ دوہرائی گئی۔ انگریز تو اس ملک سے چلے گئے مگر جاتے جاتے صوفی سنی مسلمانوں میں اختلاف وانتشار کے بیج بو گئے اور سعودی حکومت اس بیج کی درپردہ آبیاری کرتی رہی یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ۔ان وہابیوں نے انگریزوں کے دیے ہوے فارمولے Divide & Rooll کو اپنایا اور ایک طرف اپنے باطل عقائد ونظریات کی نشر واشاعت کے ذریعہ صوفی سنی مسلمانوں میں انتشار پیدا کرتے گئے ۔دوسری طرف زمام اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کرتے گئے ۔ یہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ خواجہ کے ہندوستان کا سنی مسلمان وہابی ازم کو کبھی قبول نہیں کریگا لہٰذا انہوں نے سنیوں کو سنیوں کے نام پر ٹھگنے کا کام کیا اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے ہوئے اقتدار کی جو کرسیاں صوفی سنی مسلمانوں کے لیے تھیں ان پر اپنا تسلط جمالیا اور سنیوں کے لیے جاری سرکاری اسکیموں اور مراعات سے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور سنیوں کو ٹھکانے لگانے کا کام کیا۔ ورنہ مجھے بتایا جائے کہ آزادی کے بعد سے آج تک حکومت واقتدار میں مسلمانوں کی مسلسل شراکت کے باوجود آج مسلمانوں کی حالت اتنی ابتر کیوں ہے؟ آج کے وقت میں مسلمان دلتوں سے بھی زیادہ پچھڑا کیوں ہے؟ تعلیمی میدان میں مسلمان اس قدر پس ماندہ کیوں ہے؟ سرکاری اسامیوں میں مسلمانوں کا تناسب اتنا کم کیوں ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب انہیں دینا پڑے گا جو آج تک مسلمانوں کے نام کی روٹی توڑتے آئے ہیں ،سنی صوفی مسلمانوں کی ترقی کے لیے جاری اسکیموں اور رعایتوں کو ہڑپتے

آئے ہیں۔اب ان کے لیے دو ہی راستے بچتے ہیں یا تو وہ اپنے آپ کو وہابی ازم کا نمائندہ بتائیں اور ۸۰ فیصد سنی مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوی چھوڑیں یا پھر سنیوں کی کرسیاں خالی کریں۔

دوستو! یہ علماء و مشائخ آپ کے پاس گئے اور آپ کو یہاں تک آنے کی زحمت دی اور آپ نے بھی لاکھوں کی تعداد میں شرکت کر کے اپنے سنی ہونے کا ثبوت پیش کیا۔اس کے پیچھے مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اپنی ریاستی اور مرکزی سرکاروں کو بتا سکیں کہ مسلمانوں میں دو نہیں بلکہ تین فکریں ہیں، ایک شیعہ جو ۱۰ فیصد ہیں، دوسری سنی جو ۸۰ فیصد ہیں اور تیسری فکر ہے وہابیت جو اس ملک میں ۱۰ فیصد ہیں ان کا حق انہیں دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض صرف اس بات کا ہے کہ ۸۰ فیصد مسلمانوں کے حقوق بھی حکومتوں سے ٹھگ لیتے ہیں اور صوفی سنی مسلمان خالی ہاتھ رہ جاتا ہے۔اب ان کی یہ کالا بازاری نہیں چلنے والی۔ ملک کا ۸۰ فیصد سنی صوفی مسلمان بیدار ہو چکا ہے اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے کمر بستہ ہو گیا ہے اور اپنے مطالبات بانگ دہل حکومتوں تک پہنچانے لگا ہے لہذا حکومتیں خوب اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ شیعوں کے حقوق ان کو مل رہے ہیں، سنیوں کے حقوق بھی اب سنیوں کو چاہئیں۔ ۸۰ فیصد سنی صوفی مسلمان اب اور زیادہ ٹھگی کا شکار ہونے کے لیے تیار نہیں ہے اور ان صوفی سنی مسلمانوں کو وہابیوں کی امامت و قیادت نہ کل قبول تھی اور نہ آج قبول ہے، ہم سنیوں کا ان وہابیوں سے نہ کل کوئی تعلق تھا اور نہ آج ہے، ہم سنی مسلمان معاملہ داری میں ان وہابیوں کے ساتھ نہ کل تھے اور نہ آج ہیں۔ لہٰذا بنام مسلم بنی ہوئی اسکیموں کا فائدہ سنیوں کو بھی ملنا چاہیے اور سرکاری اور حکومتی سطح پر صوفی سنی مسلمانوں کی ۸۰ فیصد نمائندگی کو یقینی بنانے کی سمت پہل ہونی چاہیے۔

برادران ملت اسلامیہ! ابھی آپ نے آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے صدر حضرت مولانا سید محمود اشرف میاں صاحب اشرفی الجیلانی سے خطبۂ صدارت سماعت فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس ملک میں اہل سنت والجماعت یعنی سنی مسلمانوں کی تعداد ۸۰% فیصد ہے اور یہ سچ ہے کہ وہابی فرقے کی تعداد ۱۰% سے ۱۳% فیصد ہے۔

دوستو! اِتنی کم تعداد ہونے کے باوجود بھی انھوں نے سیاسی پاور حاصل کر کے گورنمنٹ کے ذریعے ملی جو امارات تھیں جو بنام مسلم آئیں اس پر انھوں نے قبضہ کر لیا۔ یہ کانفرنس ہم نے اس لئے بلائی، آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے ذمہ داران آپ کے بیچ میں اس لئے گئے۔ ہم اس ملک کی حکومت کو چاہے وہ مرکزی ہو یا ریاستی ہو، انھیں بتا سکیں کہ مسلمانوں میں جو آپ جانتے ہیں دو فکریں ہیں ایک سنی دوسرا شیعہ، ایسا نہیں ہے۔ مسلمانوں میں تین فکریں ہیں ایک شیعہ، دوسرا سنی، تیسرا وہابی، یہ (وہابی) آپ کے پاس جاتے ہیں سنی بن کر، ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، کوئی تال میل نہیں اور اس سے انکار آج صرف اس سنی کانفرنس سے نہیں ہو رہا ہے ، اس کا انکار علامہ فضل حق خیر آبادی نے کیا اور ان کے دور میں ذمہ دار علمائے اہل سنت نے کیا پھر دوسرا دور آیا پھر جب ان کا شر پھیلا اور انھوں نے اقتدار کے سہارے سنی بن کر سنیت کو نقصان پہنچانا چاہا تو اس وقت بریلی کی سرزمین سے ان کے خلاف آواز اٹھی اور پورے ہندوستان کا سنی ایک بینر کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ وہ آواز امام عشق و محبت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی کی تھی اس آواز پر تمام خانقاہیں اور تمام علمائے اہل سنت ان کے پیغام کو لے کر آپ کے بیچ پہنچے اور آپ کو بتایا کہ ان وہابیوں کی نہ امامت ہمیں

قبول ہےان کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔دوستو! آپ نے انکار کردیا، آج تک انکار کرتے چلے آرہے ہیں ہیں۔ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں، کوئی بھی سنی ان وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں ادا کرتا تو ہماری حکومت جان لے کہ جب سنی مسلمان ان کی امامت میں نماز نہیں پڑھتا پھر معاملات میں کس طرح ساتھ ہوگا؟

مفتی محمد ایوب نعیمی، شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار، مرادآباد (یوپی)

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الر حیم

ادعوا اِلی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔

قرآن مقدس کی تلاوت کردہ آیہ کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اچھے انداز سے دین کی دعوت دیں، بہترین طریقے سے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کریں، اخلاق حسنہ کے ساتھ مذہب اسلام کی تبلیغ کریں، کوئی لڑائی جھگڑے اور جنگ وجدال کی باتیں نہ ہوں، صحیح پیغام اچھی طریقے سے لوگوں تک پہنچائیں اور اگر کسی مسئلے پر بحث ومباحثہ کی نوبت آہی جائے تو خالص علمی پیرایہ میں مخاطب کا احترام کرتے ہوئے عدل وانصاف کے ساتھ حق کو واضح کرنے کی کوشش کریں۔اس ضمن میں مخاطب کی ذاتیات پر رکیک حملوں کے ذریعہ اس کی پگڑی اچھالنے کی قطعاً اجازت نہیں کیونکہ ہمارا اسلام امن کا داعی، شانتی کا پیغام دینے والا، سلامتی کو عام کرنے والا، صحیح راہ کی تلقین کرنے والا، اورخدا تک پہنچانے والا مذہب ہے۔اس سلسلہ میں ہمارے آقا پیغمبر اسلام ﷺ لوگوں کو رحم و کرم کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں **عن زبیر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لایرحمہ اللہ من لم یرحم الناسا وکما قال رسول اللہ ﷺ**. حضرت ابن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالی اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، مذکورہ حدیث شریف میں خاص طور پر اللہ کے بندوں پر رحم وکرم کرنے کی تاکید کی جارہی ہے۔اللہ اوراس کا رسول رحیم وکریم ہیں، وہ رحم وکرم کو پسند فرماتے ہیں، ہم اللہ کے بندے اور رسول اللہ کے غلام ہیں لہذا ہم کو بھی چاہیے کہ ہم بھی باہم رحم وکرم کا معاملہ کریں، عدل وانصاف سے کام لیں، مصیبت زدوں کی خبر گیری کریں، یتیموں، بیوواؤں اور بے سہاروں کی ہرممکن مدد کرنے کی کوشش کریں۔آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی طرف سے ہم آپ تک یہی پیغام پہچانے آئے ہیں۔اللہ تعالی قبول فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے۔آمین

حضرت سید ظفر مسعود اشرفی قبلہ کچھوچھوی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

میں آپ کو علماء ومشائخ بورڈ کے قیام کی ضرورت کے اوپر بتاؤں گا۔عزیزان گرامی آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ، یہ

درگاہوں، خانقاہوں، آستانوں اور اہل سنت والجماعت کے اداروں اور مدرسوں سے تعلق رکھنے والے سنی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے جس میں ذمہ دار خانقاہوں کے سجادہ نشینان اور مدارس کے علماء اور مساجد کے ائمہ حضرات، اراکین اور عہدیداران شامل ہیں۔ جو خانقاہوں، آستانوں اور سنی اداروں اور مدرسوں اور سنی عوام کے حقوق کی بازیابی اور ان کی ہر ممکن مدد اور سیاسی پارٹیوں سے زیادہ سرکاری مناصب اور آئینی حقوق میں ان کی بہتر نمائندگی کیلئے اس بورڈ کی حمایت اور تائید کے پابند ہیں۔

میرے عزیز! مجھے صرف اور صرف اتنا کہنا ہے کہ یہ بارگاہیں جس میں ازدحام ہمارا، اکٹھا ہم ہوں، نذرانہ عقیدت کے پھول ہم نچھاور کریں، چادریں ہم پیش کریں۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کا عزم ہے کہ ایسے لوگوں کا تسلط ان آستانہ جات پر نہیں رہنے دیا جائے گا جن آستانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ سرکاری ونیم سرکاری اداروں میں سنی مسلمانوں کی بھرپور نمائندگی کو یقینی بنانا بالخصوص سنی سنٹرل وقف بورڈ اور اقلیتی کمیشن بورڈ وغیرہ کے اندر سنی مسلمانوں کو نامزد کرنے کیلئے جدوجہد کرنا، صوبائی سنی وقف بورڈ میں غیر سنی حضرات کا تسلط ہے اس کے خلاف آواز بلند کرنا، صوبائی سنی وقف بورڈ کی ضمانت کارروائیوں پر سنیوں کا کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرنا، درگاہوں، خانقاہوں، مساجد اور مدارس کی موقوفہ جائیداد سے ناجائز قبضوں کو ختم کرانا، غیر سنی ہاتھوں سے وقف کو آزاد کرانا اور وقف کے تمام جائیدادوں کا تحفظ کرتے ہوئے اسے واقف کی منشاء کے مطابق استعمال کرنے کیلئے منصوبہ بندی کرنا، تمام سنی مشائخ درگاہوں اور تمام سنی مراکز کے مابین خوشگوار تعلقات کو فروغ دینا، اسے مزید مستحکم کرنا، سنی مشائخ اور خانقاہ سے وابستہ افراد اور تعلیمی مراکز کے علماء و فارغین کے مابین تعصب اور تنگ نظری و ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر سنیت کے مشترکہ مشن کے لئے باہمی تعاون کا جذبہ پیدا کرنا، خستہ حال اور وسائل سے محروم تعلیم گاہوں اور خانقاہوں کو اوپر اٹھانے اور کارگر بنانے کی سعی کرنا، آفت ارضی و سماوی کا شکار لوگوں کو راحت دلانا اور ان کے امداد و تعاون کے لیے ہر ممکن تجاویز وتدابیر اختیار کرنا، یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور بے سہارا مریضوں کا ہمدردانہ تعاون کرنا، ظلم وتعصب کا نشانہ بننے والے یا بے قصور افراد کا مالی اور قانونی مدد کرنا، ملک میں امن وامان کا قیام اور ترقی اور خوش حالی کے لیے جمہوری حکومت کا تعاون کرنا اور تنظیمی شکل پر اس کے لئے عوامی رائے عامہ کو ہموار کرنا، اپنے نوجوانوں کو ملک اور قوم کے مفاد کے خلاف تمام تخریب کاریوں میں ملوث ہونے سے بچانا۔

عزیزان گرامی! عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ہر شہر میں علماء ومشائخ اہل سنت کی قیادت میں جلوس عید میلاد النبی نکالنے کی تحریک اور جس شہر میں وہابیوں کی قیادت میں جلوس محمدی نکل رہا ہے، وہاں جلوس محمدی میں سنی علماء ومشائخ کی قیادت کو بحال کرنا علم دین کی خدمت، معاملات ووسائل کو حل کرنے کی اور ملت کے اندر شرعی اصلاح کی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے مفتی بورڈ کا قیام، ریاستی اور ضلعی سطح پر میڈیا سے بہتر روابط رکھنا اور مختلف حساس مسائل پر اخبارات میں ملت کی مفید اور صالح نمائندگی کرنا۔ یہ ہیں اغراض ومقاصد آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے۔ جب تک اہل سنت وجماعت کے حقوق کی بازیابی نہیں ہو جاتی اور اغراض ومقاصد کی تکمیل نہیں ہو جاتی ہم چین سے بیٹھنے والے نہیں۔ یہ عزم مصمم ہے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کا۔

میرے عزیز! یہ میری دعا ہے کہ مولی دارین کی نعمتوں سے ہم سب کو مالا مال کرے۔ آمین

حضرت مولانا محمد ہاشم اشرفی کانپوری

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔وما ارسلنك الا رحمة للعالمین۔

محترم حضرات! ہم اور آپ آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی آواز پر جمع ہوگئے ہیں۔ہم نے نہ سردی کی پرواہ کی ہے، نہ ٹھنڈک کی پرواہ کی، نہ کہرے کی پرواہ کی، تمام صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے اللہ کے محبوب کی محبت میں نکل پڑے ہیں۔سی بی آئی اور ایل۔آئی۔یو کے لوگ، ارباب حکومت اور شہر کے ذمہ دار اِس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ یہ کانفرنس کسی کی مخالفت میں نہیں ہو رہی بلکہ اپنے حقوق مانگنے کے لئے ہو رہی ہے۔آج شہر مرادآباد اور پورے یوپی ایم پی تمل ناڈ، کرناٹک، ہماچل، ہریانہ، کشمیر، اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، دہلی، مہاراشٹرا، کونے کونے سے آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے نمائندے اس کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اپنے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے مطالبات یکے بعد دیگرے آپ کو توسط سے ارباب اقتدار تک پہنچا رہے ہیں۔

محترم سامعین کرام! غور فرمائیں، ہماری ۸۰ فیصد کی بھاری اکثریت کے باوجود حج کمیٹی میں ہم کو صفر کر دیا گیا، وقف بورڈ میں ہم کو ختم کر دیا گیا، جو تمام سرکاری مراعات ہیں اُن مختصر لوگوں نے اپنی جھولیوں میں رکھا ہے اور سنی بے دست و پا نظر آنے لگا ہے، آج ہم بہت بہت مبارک باد دیتے ہیں قائد ملت کو، خانوادۂ اشرفیہ کو کہ انھوں نے ہندوستان بھر کے علماء کو متحد کیا اور اتحاد کا پیغام ہمارے سامنے رکھا اور جب قیادت یہ سنی علماء کریں گے تو واضح طور پر اپنے حقوق ہم سب کو ملیں گے۔

محترم حضرات! ہم ان فقیروں اور درویشوں کے ماننے والے ہیں جن بزرگوں نے اس ملک میں امن و شانتی، محبت، بھائی چارگی آدمیت، مانوتا، اہنسا کا پیغام عظیم دیا۔تقریباً آٹھ سو سال پہلے اس ہندوستان میں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ دلی میں قیام فرمایا، اللہ اللہ کرنے لگے، مانوتا کا پیغام دینے لگے، آدمیت کا پیغام دینے لگے، انسانوں کو اچھی بات بتانے لگے، راہ حق کا راستہ دکھانے لگے، خواجہ غریب نواز کی پرامن تعلیمات انسانیت نوازی، غریب پروری اور اخلاق حسنہ سے متأثر ہو کر لاکھوں لوگ مشرف باسلام ہوگئے۔آج تک اس مدرسے میں چھاپا نہیں پڑا ہے جس مدرسے کا تعلق غریب نواز سے ہے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر بھارت سے آتنک واد کو دور کرنا چاہتے ہو تو جتنے مدارس اسلامیہ ہیں سب کو غریب نواز سے جوڑ دو، مخدوم اشرف کچھوچھوی کے نام سے جوڑ دو، سرکار مارہرہ کے نام، وارث دیوئی کے نام، زندہ شاہ مدار کے نام، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نام۔

محترم سامعین! کوئی بھی دہشت گرد اسلام کا وفادار ہو ہی نہیں سکتا لیکن ہم جتنی مذمت دہشت گردی کی کرتے ہیں اتنی مذمت ہم فرقہ پرستی کی بھی کرتے ہیں اس لئے کہ فرقہ پرستی کی کوکھ ہی سے دہشت گردی جنم لیتی ہے، یہ دونوں چیزیں ہمارے ملک کے لئے نقصان دہ ہیں۔جس طرح ہندوستان میں دیگر مذاہب کے رہنماؤں کے نام چھٹی ہوتی ہے اسی طرح چھ رجب المرجب کو پورے ملک میں خواجہ غریب نواز کے نام سے چھٹی ہونی چاہئے۔اگر ارباب حکومت موجود ہوں، سنٹر گورنمنٹ کے لوگ موجود ہوں تو اچھی

طرح نوٹ کرلیں کہ یہ لاکھوں کا مجمع آج اس بات کا مطالبہ کررہا ہے کہ ۶ رجب المرجب کو خواجہ غریب نواز کے نام تعطیل عام پورے ملک میں ہونی چاہئے۔غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ، ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کے آستھا کا کیندر (مرکز) ہے، چادریں چڑھائی جاتی ہیں، مرادیں مانگی جاتی ہیں، لہٰذا تعطیل عام کی جائے۔

مولانا محمد احمد نعیمی اشرفی رامپوری

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد :وما ارسلنك الا رحمة للعالمين.

حضرات! اسلام امن وشانتی کا پیغامبر ہے، اسی امن وشانتی کا پیغام دیتے ہوئے قرآن کریم کی سورۂ مائدہ آیت (۳۲) کے اندر اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے کسی جیو کا ناحق خون کیا، یا زمین میں دنگا وفساد کیا، تو مانو اُس نے سارے انسانی سنسار کا خون کیا اور جس نے ایک جان کو بچایا، مانو اُس نے سارے انسانی سنسار کو بچایا۔ اسی اسلامی دھرم گرنتھ (مذہبی کتاب) 'قرآن پاک' کی شکشا دیکشا (تعلیم وتربیت) کے مطابق ایک انسان کا ناحق خون پوری انسانیت کے خون اور اس کے گناہ کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان کی حفاظت پوری انسانی دنیا کی حفاظت کے برابر ہے۔قرآن کریم کی اسی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس پر کرپا (رحم) نہیں کرتا جو لوگوں پر کرپا (رحم) نہیں کرتا۔ ایک اور جگہ پر پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ جو زمین والوں پر دَیا (رحم) نہیں کرتا ہے اللہ اس پر دَیا (رحم) نہیں کرتا۔پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے انسانیت کی تعلیم دیتے ہوئے آگاہ فرمایا کہ زمین والوں پر دَیا کرو، تم پر وہ رحم کرے گا جس کی حکومت آسمان میں ہے۔آپ نے ایک اور جگہ پر فرمایا کہ تمام جیو (جان دار) تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کے قریب سب سے پیارا وہ ہے جو اُس کے کنبہ کے ساتھ پیار کرے، اس کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرے۔پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رحیم ہے اور رحم سے محبت کرتا ہے۔پیغمبر اسلام محمد ﷺ ساری انسانیت کیلئے دیالو (رحمت) بن کر آئے، کرپالو (کریم) بن آئے جس کو اسلامی دھرم گرنتھ قرآن کریم اس طرح بیان کرتا ہے :وما ارسلناك الا رحمة للعالمين.

اے پیارے پیغمبر! ہم نے آپ کو پورے سنسار کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، دیالو بنا کر بھیجا۔

دعا کریں کہ پیغمبر اسلام نے ایکتا کی مانوتا کی، شانتی کی، آپس میں بھائی چارے کی جو تعلیم دی ہے صحیح معنوں میں ہم اس پر عمل کریں اور آپس میں بھائی چارے کا ماحول پیدا کریں۔نفرتوں کی دیواریں اپنے درمیان سے ہٹا کر باہم شیر وشکر ہو جائیں تا کہ فرقہ پرستوں کے ارادے خاک میں مل جائیں۔آج آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی طرف سے یہ محبت بھرا پیغام گھر گھر پہنچانے کی ضرورت ہے۔اللہ پاک ہمیں خیر کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

□□□

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی دوسری تاریخی عظیم الشان

سنی کانفرنس بھاگل پور (بہار)

۱۶ مئی ۲۰۱۰ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- صوفی خانقاہیں اور جنگ آزادی
- خواجہ کے ہندوستان میں وہابیوں کا داخلہ
- وہابیوں کی منافقت اور مداخلت
- اتحاد کیوں؟ اور اختلاف کی بنیاد کیا ہے
- جمہوریت اور سیاسی بصیرت
- حمایت اور قیادت کا معیار
- صوفیہ اور مشائخ کا پیغام اتحاد

خطبات

قائد ملت سید محمود اشرفی جیلانی (کچھوچھہ شریف)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعدجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً

ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے سنی مسلمانوں کے حساس مسائل کو سنجیدگی سے لیا اور علماء ومشائخ بورڈ کی آواز پر تشریف لائے۔ بھارت کا اسلام سے بہت پرانا رشتہ ہے۔ بھارت میں اسلام اس وقت سے ہے جب مدینہ میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ تھے۔ بھارت میں اسلام اس وقت سے ہے جب نجدیت کا کہیں نام ونشان نہیں تھا۔

یاد کرلو! یہ خواجہ کا بھارت ہے خواجہ کے فیضان کا بھارت ہے، اولیائے کرام نے اسے سجایا ہے، ان کے فیضان نے ایمان کی دولت سے ہمیں مشرف کیا ہے۔ علماء ومشائخ بورڈ نے یہ عہد کرلیا ہے کہ جولوگ بزرگوں کی چوکھٹ سے ہمیں دور کرتے ہیں ہم ان کا بھی حساب لیں گے اور جو سنی مسلمان ان کے دامن فریب میں آکر اولیائے کرام کی چوکھٹوں سے دور ہوگئے ہیں انھیں واپس بھی لائیں گے۔ ہم نے آپ سب کو یہاں جمع کر کے حکومت ہند کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے تاکہ ارباب اقتدار دیکھ لیں اور حکمراں جماعتیں دیکھ لیں اور ہمارے علما ومشائخ دیکھ لیں کہ آج تک دنیا کا مسلمان طالبان کے اسلام کے مسلمانوں کو سوچتا رہا، آج کا مسلمان محمد بن عبدالوہاب نجدی کے شاگردوں میں اسلام کو ڈھونڈھتا رہا، آج اس اسٹیج سے دنیا کو ہم دعوت نظارہ دے رہے ہیں کہ اے دنیا والو! تم نے اسلام کو وہاں ڈھونڈھنا چاہا جہاں اسلام تھا ہی نہیں، اگر اسلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھو یہ خواجہ کے غلام ہیں دیکھنا ہے تو ان میں اسلام دیکھو، ان مسلمانوں کو دیکھو۔

اس ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو انگریزوں سے رہائی دلانے میں سنی علما ومشائخ نے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ سب سے پہلے سنی خانقاہیں صوفی سنت وعالم دین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ علامہ فضل حق خیرآبادی، بہادر شاہ ظفر دہلوی، مولانا کفایت علی کافی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، علامہ رضا علی خان بریلی، مولانا محمد علی جوہر کانپوری، مولانا شوکت علی رامپوری، مفتی ریاست علی شاہ جہان پوری، علامہ سید احمد سعیدی، حضرت مولانا حسرت علی علمی، علامہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، مولانا عبدالحق خیرآبادی، صدرالدین آزردہ دہلوی، حسرت موہانی، احمد اللہ مدراسی، استاذ زمن حسن رضا خان بریلی، مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا ھدایت اللہ، مولانا حیرت اللہ شعرانی، علامہ نعیم الدین صدرالافاضل مرادآبادی یہ ہیں آزادی کے سورما اور سنی صوفی علماء ومشائخ جن کی خدمات کو بھارت کا اتہاس کبھی فراموش نہیں کرسکتا، یہ سب علما ہمارے بھارت کی آزادی کے لئے درسگاہوں سے باہر نکلے، خانقاہوں سے باہر نکلے۔ بھارت جب آزاد ہوگیا تو جو مشائخ خانقاہوں سے نکلے تھے وہ

خانقاہوں کولوٹ گئے۔ جو علما درسگاہوں سے نکلے تھے وہ درسگاہوں میں چلے گئے اور سیاست کو شجرۂ ممنوعہ سمجھا اور اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ میدان خالی دیکھا حکومت نے جتنے شعبے بنائے مثلاً مولانا آزاد فاؤنڈیشن پر، حج کمیٹی پر، وقف بورڈ پر تمام شعبوں پر ان 13 فیصد وہابیوں نے مکمل تسلط جمالیا۔ مضبوطی حاصل کرلی، ان کا پروگرام آگے بڑھتا گیا۔ ایک دن وہ آیا آج کا دن کہ انہوں نے وقف بورڈ (جو سنیوں کا ہے جن میں جائیدادیں وقف کیں سنیوں نے) اس وقف بورڈ کو اپنا ہتھیار بنا کر ہماری مسجدوں پر قبضے شروع کر دیے ہماری خانقاہوں پر قبضے شروع کر دیے، ہمارے مدرسوں پر قبضے شروع کر دیے۔ پیارے، ان کا ظالمانہ عمل تھا جس نے علما کو درسگاہوں سے نکلنے پر مجبور کر دیا اور آج ہم سب نکل پڑے۔ ہم نے اعلان کیا حکومت ھند کو بتایا کہ یہ جو شعبے ہیں سنی مسلمانوں کے لئے، 62 سال آزادی کے بعد بھی بھارت کے 80 فیصد سنی مسلمانوں کو اس کا کوئی حق نہیں ملا۔ کیا بھارت کی آزادی میں ہمارا حصہ نہیں ہے؟ کیا ہمارے علماء نے قربانی نہیں دی ہے؟ کیا ہمارے مشائخ نے قربانیاں نہیں دی ہیں؟ آخر کیوں بھارت سے ہونے والے فائدے سے 80 فیصد مسلمان محروم ہیں؟ جتنے بھی اوقاف سے ہونے والے فائدے ہیں 13 فیصد وہابیوں کا حصہ ہے اور ان اوقاف سے ہونے والے فائدوں سے بھارت کے 80 فیصد مسلمان آج تک محروم ہیں۔

بتاؤ سنی مسلمانو! کیا تم وہابیوں کو اپنا قائد مانتے ہو؟ کوئی سنی مسلمان ان کو اپنا قائد نہیں مانتا ہے لیکن 62 سالوں میں یہ وہابی جماعت حکومت ہند کو یہی سمجھا رہی ہے اور یہی سمجھا کر تمہارے حقوق پر قبضہ کیے ہوئے ہے کہ سنی مسلمان شیعہ کے علاوہ جتنا مسلمان ہے سب کے قائد ہم ہیں اور قائد بن کر سارے حقوق پر قبضہ جمالیا ہے اور اس سے ہونے والے فائدوں سے وہابیوں کی تعداد بڑھانے میں صرف کیا جا رہا ہے۔ پیارے اب وقت آگیا ہے، ہم سب نے بیداری لانے کی کوشش کرلی ہے، احساس دلانے کی کوشش کرلی ہے کہ اگر تم آج بھی نہ جاگتے تو تمہارے پچھلوں کا تحفظ خطرے میں تھا۔ آج آپ جاگ گئے ہو پیارے! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 13 فیصد ہمارا اُس سے کوئی اختلاف نہیں، اختلاف یہ ہے کہ جو ہیں وہ کہتے نہیں، جو کہتے ہیں وہ ہیں نہیں۔ آج بھارت کا ہر سنی مسلمان ہر ماحول میں سینہ ٹھوک کر کہتا ہے کہ ہم سنی ہیں۔ ہم تم کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ اگر تم وہابی ہو، تم بھی سینہ ٹھوک کر کہو کہ ہم وہابی ہیں۔ پیارے! یہ میرے خواجہ کا ہندوستان ہے یہ اولیائے کرام کا فیضان ہے، یہ حضرت شہباز کی نظر کرم ہے، یہ حضرت مخدوم سمناں کا چمن ہے، یہ حضرت امام احمد رضا کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، یہ اولیائے کرام کی عنایتوں کا ثمرہ ہے یہ اولیائے کرام کے فیضان کا نتیجہ ہے۔ پیارے! زمانہ بدل گیا بھائی سے بھائی کا رشتہ بدل گیا، اخلاقی قدریں بدل گئیں، لحاظ کا معیار بدل گیا، باپ بیٹوں کے رشتوں میں دراڑ پڑ گئی آس پاس بدل گیا، اس کا اخلاقی قدروں کا معیار بدل گیا۔ پیارے اس بدلتی ہوئی دنیا میں نہ جانے کیا کیا بدل گیا لیکن قربان جاؤں خواجہ کی عطا پر کہ اگر نہیں بدلہ تو نبی کے عشق کا سرور نہیں بدلا۔

وہابی، حکومت کو گمراہ کر کے سنی بن کر سنی مسلمانوں کے حقوق پر قبضہ جماتے رہے۔ اب سنی بیدار ہو گیا ہے اس نے عہد کرلیا ہے کہ اے سلطان الہند، اے عطائے رسول، اے غریب نواز، اے غیر منقسم ہندوستان کے شہنشاہ اب آپ کے آستانے کے گرد و نواح ان وہابیوں کے ناپاک قدم سے خالی کرا کے رہیں گے۔ وقف بورڈ میں جائیدادیں وقف کیں تو سنی مسلمانوں نے اور قبضہ کرلیا

وہابیوں نے۔غریب نواز کا آستانہ کس کا ہے؟ محبوب الٰہی کا آستانہ کس کا ہے؟ مخدوم بختیار کاکی کا آستانہ کس کا ہے؟ بہرائچ میں سید سالار مسعود غازی کا آستانہ کس کا ہے؟ وارث علی شاہ کا آستانہ کس کا ہے؟ سب سنیوں کا ہے لیکن بڑا صدمہ ہے ان مظلوم سنیوں کے ساتھ کہ آج یہ آستانے بھی ہمارے نہ رہے، ان 13% وہابیوں نے قبضہ کرلیا۔ اگر ہم اپنے مطالبات کیلئے آواز بلند کریں تو شدت کے ساتھ بات کی جاتی ہے۔ سبحان اللہ! کیا اتحاد کی شکل پیش کی ہے! تم ہمارے گھروں کو لوٹتے رہو ہم خاموش بیٹھیں رہیں تو ملت کا اتحاد ہے، اگر حق کے لئے بول دیں تو ملت کا نفاق ہے۔ایسے اتحاد کو ہم سلام کرتے ہیں۔ارے ملت میں اتحاد ہمارے دم سے ہے۔ بحمدہ تعالیٰ سنیت میں اتحاد ہے۔کیا تم آج دیکھ نہیں رہے ہو کہ اس کانفرنس میں ہر رنگ کے پھول کھلے ہیں رضوی بھی ہیں برکاتی بھی ہیں، چشتی بھی ہیں اشرفی بھی ہیں، قادری بھی ہیں شہبازی بھی ہیں، ابوالعلائی بھی ہیں۔ پیارے دیکھ لو آج بھی یہ ساتھ ساتھ ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ یہ علماء و مشائخ بورڈ کا حاصل پیہم ہے کہ سنیت میں اتحاد ہر حال میں قائم کرنا ہے۔اب ان شاءاللہ تعالیٰ ہم تمہیں خوش نہیں ہونے دیں گے، اب حساب و کتاب کا کام شروع ہو گیا ہے۔

62 سال تک بھارت کے سنی مسلمانوں کے حقوق پر مٹی ڈالتے رہے، ہم خاموش دیکھتے رہے، ظلم بڑھتا گیا، صبر کی ہمارے بھی انتہا ہو گئی۔ جب انہوں نے ہماری مساجد پر قبضہ شروع کر دیا۔ بے چین ہو کر باہر نکلے کہ آج دنیا کے سامنے اپنا درد لے کر آئے ہیں کہ اس غریب سنی کی طرف بھی دیکھو کہ 62 سال میں بھارت کی ہر قوم نے اپنا حق حاصل کر لیا، دلت سماج سے لے کر اعلیٰ سماج تک سب کو اپنا حق مل گیا لیکن دوسری سب سے بڑی قوم بھارت میں جسے مسلمان کہتے ہیں اور مسلمانوں میں سب سے بڑی قوم 80% سنی صوفی مسلمانوں کی ہے، پیارے! کتنا بڑا حادثہ ہے کہ سب کو حق مل گیا لیکن 80% فیصد مسلمانوں کو ان کا حق نہیں ملا۔ علماع و مشائخ بورڈ کی یہ کوشش ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کا ساتھ ملا اگر ہمارے علماء اسی طرح قدم سے قدم سے ملا کر چلتے رہے تو ان شاءاللہ اس ہندوستان کی سرزمین پر اپنا حق حاصل کر کے رہیں گے۔

سید جلال الدین اشرف قادری میاں کچھوچھوی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد واعتصموا بحبل الله جمیعاً

اے میرے عزیز! آج اپنے اتحاد کا ثبوت دے دو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنی محبتوں کا ثبوت دے دو۔

میرے عزیز! اٹھو اپنے قدم کو آگے بڑھاؤ۔ اگر تمہاری حمیت بیدار ہو گئی ہے تو اب چھپنا چھوڑ و۔ اب نکلنے کی عادت ڈالو۔ تمہارے چھپنے کی وجہ سے 62\63 سالوں سے یہاں وہابی چھپتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر تم **چھپنا** چھوڑ دو گے تو یہ **چھپنا** شروع کر دیں گے اور تم چھپتے چلے جاؤ گے۔ تم کل بھی تھے، تم آج بھی ہو۔ اب اپنی حیثیت کو پہچان لو۔ میں مبارک باد دیتا ہوں قائد ملت کو کہ انھوں نے ایسے کام کا آغاز کیا ہے جو پچھلے ۶۰، ۶۵ سالوں میں نہیں ہوا تھا۔

اے عزیز! کتنی بڑی ہماری نادانی تھی کہ ہم خاموش تھے لیکن آج ہمیں یقین ہے کہ ہماری یہ جمعیت ہمارا اتحاد، ہمارا اتفاق

دنیا والوں کو بتا دیا جائے گا کہ ایک طرف تم کہتے ہو کہ میلادِ مصطفیٰ کا منانا درست نہیں اور دوسری طرف جلوس محمدی کی قیادت کرتے ہو، اب یہ برداشت نہیں کیا جائے گا کسی بھی قصبے میں کسی بھی آبادی میں تبھی جلوس محمدی نکلے گا جب اس کی قیادت کوئی سنی عالم دین یا کوئی سنی شیخ کرے گا۔

عزیزان گرامی! آج ان کا حال یہ ہوگیا ہے کہ کانپور میں یہ قبضہ کریں، دلی میں یہ قبضہ کریں، جے پور میں یہ قبضہ کریں، ممبئی کی سرزمین پر آج سے دس سال پہلے صورت حال یہ تھی کہ خلافت ہاؤس سے نکلنے والے جلوس کی قیادت کل تک وہابی اور دیوبندی کیا کرتے تھے لیکن حضرت کی قائدانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر دس سال سے الحمدللہ عروس البلاد ممبئی میں اس کی قیادت اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ کرتے ہیں۔

اے عزیزو! جو سعودی عرب سے اٹھ کر یہاں آئے اور ہندوستان کی پاکیزہ سرزمین کو گندہ کرنا چاہتے ہیں، وہ کشتی جو لوہے کہ مانند تھی جن پر سوار وہ لوگ ہوا کرتے تھے جو اہل بیت اطہار سے محبت کیا کرتے تھے۔ دوستو! انہی کی صورت بنا کر اس کشتی میں سوار ہو گئے جو، نہ کشتی سے محبت کرتے ہیں نہ کشتی والوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے امن وامان کی کشتی میں ایسے کور ہنے دو گے۔

اے عزیزو! تم متحد ہو جاؤ اور انہیں بے نقاب کرنے کی کوشش کرو، اور بے نقاب کر کے حکومت ہند کو بتادو کہ یہ بنام مسلم ملک دشمن لوگ ہیں۔ اے میرے عزیزو! آپ سے کہنا ہے کہ ان پڑے ہوئے جال میں مت آؤ، ان سے دور ہو جاؤ، اپنوں سے رشتہ جوڑو۔ آج ہم نے اپنوں کے درمیان تفریق کر رکھی ہے یہ فرق مٹاؤ۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو جاؤ، ایسے باطل جو ہمارے مذہب، ہماری شریعت، ہمارے مشرب کو چوٹ پہنچانے والے ہیں ان سے اپنے آپ کو دور رکھو۔

اے عزیزو! اپنے حق کو حاصل کرو۔ خانقاہوں میں مدرسوں میں درگاہوں میں مساجد میں جہاں بھی ان کے قبضے ہیں اس قبضے سے اس مسجد کو آزاد کراؤ، اس خانقاہ کو آزاد کراؤ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ وہاں تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ یقین جانو یہی پیغام علماء و مشائخ بورڈ کا ہے۔ ان شاء اللہ تعالی اگر ہمارا یہ اتحاد برقرار رہا تو خود بخود تمہاری ساری چیزیں تمہارے ہاتھ میں ہوں گی۔ دعا کرتا ہوں کہ پروردگار عالم اس علما و مشائخ بورڈ کو استقامت عطا فرمائے اور رب کائنات اس بورڈ کے ذریعہ قوم کی خدمت لے لے۔ انھیں باتوں کے ساتھ خانقاہ اشرفیہ کی جانب سے تائید کرتا ہوں اور جس وقت جس مقام پر ہمیں آواز دی جائے گی علما و مشائخ کے ذریعہ میں ان شاء اللہ تعالی اپنے تمام وابستگان کے ساتھ اس میں شرکت کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ جو علمائے ملت اسلامیہ تشریف لائے ہیں وہ میرا ساتھ دیں گے۔ علماء و مشائخ بورڈ کی مانگ ہے گورنمنٹ سے اگر وہ پوری نہیں ہوگی تو ہم اسی طرح کانفرنس کرتے رہیں گے۔

اے عزیزو! آپ سے کہنا ہے کہ اب جوش میں نہیں، ہوش سے کام کرنا ہے۔ جب آپ ہوش میں کام کرو گے۔ ان شاء اللہ آپ کو آپ کی منزل ضرور مل جائے گی۔ وآخر الدعوانا عن الحمد لله رب العالمين

حضرت مولانا سید محمود جامی شہبازی چشتی (خانقاہ شہبازیہ بھاگل پور)

آج تک جو دوسرے عقائد کے لوگ سنیت کا لبادہ اوڑھ کر ایوان حکومت تک اپنی رسائی حاصل کیے ہوئے تھے۔ہمیں ضرورت تھی کہ کوئی سنی رہنما اور قائد،علم بلند کرنے کیلئے میدان میں آئے۔۶۲ سالہ انتظار کے بعد آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کا پرچم ایک سنی تنظیم کے نام سے ہندوستان کی سرزمین پر رونما ہوا۔جو بہروپیے سنیت کا لبادہ اوڑھ کر حکومت ہند کی بارگاہ میں اور ہندوستان کی حکومت کے سامنے سنیت کی رہنمائی کرتے چلے آرہے تھے۔اب ہمارے ہاتھ میں قائد ملت کا دامن بھی ہے اور آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کا پرچم بھی ہے۔وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ آج سنی رہنماؤں کی قیادت کے لئے کوئی سنی رہنما بھی ہو۔جس چیز کی خلا تھی آج خلا کو پر کرنے کیلئے قائد اہل سنت حضرت اشرف ملت نے اپنے ہاتھوں میں اور اپنے کاندھوں پہ یہ ذمہ داری لے لی ہے۔

دوستو!حکومت سے اپنی بات منوانے کے لیے سیاسی بصیرت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔سیاست غلط چیز نہیں ہے۔آل انڈیا علما و مشائخ کی چھتر چھایہ میں اور اہل بیت اطہار کی قیادت میں سنیت کی رہنمائی کرتے ہوئے نظر آئیں گے سیاست کے میدان میں ۔ضرورت ہے آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ نے جس کام کا بیڑہ اٹھایا ہے اس کام کے لیے آپ کے سر کے ساتھ ساتھ آپ کا دل بھی چاہیے اور دل ایسا کہ جس میں اللہ کے رسول کی محبت بھری ہوئی ہو بلکہ یوں کہہ لو جس کا سینہ رسول کا مدینہ ہو جائے ایسے دل کی ضرورت ہے ۔جب سر دکھانا پڑے تو ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع ہماری نگاہوں کے سامنے ہو اور جب دل دکھانے کی ضرورت پڑے تو ہم اپنے دل کو اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے حاضر ہو جائیں،آج سنی قیادت کی بھی ضرورت ہے،سنی رہنمائی کی بھی ضرورت ہے اس لئے جو کام کرنے کے لئے ہم نکلے ہیں اس کے لئے صرف سر اور بھیڑ کی ضرورت نہیں بلکہ سیاسی بصیرت بھی ضروری ہے۔سیاست کے میدان میں بھی سنیوں کو آج اگے آنا ہوگا۔جو لوگ سنیوں کا نام لے کر حکومت ہند کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔وہاں جبین نیاز خم کرتے ہیں۔سنیت کے نام پر ہمارے بزرگوں کی دی ہوئی جائیدادوں پر انہوں نے ناجائز قبضہ کرلیا ہے۔انہوں نے صرف اور صرف اپنی قیادت اور اپنی سیاست کے بنیاد پر کیا ہے تو آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سنی ایک اور نیک ہو کر آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کے پرچم تلے جمع ہو جائیں اور ہم اپنا ایک نعرہ لے کر چلیں کہ سنی ایک اور نیک ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں زندگی گزارنے والے ہیں، بزرگان دین کی چھتر چھایہ میں زندگی گزارتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہمارے دلوں میں ہے،اس لئے جب ضرورت پڑے گی۔اگر سیاست کے میدان میں ضرورت پڑے تو وہاں بھی سنی ابھر کر آئیں گے اور اپنا کام کرتے چلے جائیں گے۔

دوستو!اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ مسلمان سیاست کی طرف قدم اٹھائے تو اس کو بری نگاہ سے مت دیکھنا ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کوئی سچا سنی صحیح العقیدہ مسلمان جو سنیت کی رہنمائی کر سکے اگر وہ قدم بڑھاتا ہے تو اس کے قدم سے قدم ملا دینا ہے،آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کے قیام کا تقاضہ یہ ہے کہ جو ہمارے کام ہیں اس کام کو کرنے کیلئے کبھی سیاست کی طاقت کی بھی ضرورت ہوگی آپ کی ہمت وحوصلہ کی بھی ضرورت ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ رسول کی عنایت کی بھی ضرورت ہے۔

دوستو! ہمارا جو کام ہے ہم کرتے چلے جائیں اور آپ کا جو کام ہے آپ کرتے چلے جائیں۔ دوستو! آج کی یہ تپتی ہوئی گرمی اور سورج کی تمازت میں آپ کی موجودگی ہمیں یہ پتہ دے رہی ہے کہ سنی وہ ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو کہیں بھی جانے کیلئے بھی تیار ہے۔ دوستو! سنی مسلمان امن وسلامتی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ سنی مسلمان اگر خارزاروں میں قدم رکھ دیتا ہے تو گلستاں بنا دیتا ہے، یہ سنی مسلمان کی پہچان ہے اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ کے رسول اور اولیاء اللہ کی محبت رچی بسی ہے اور دوستو! آپ کی حاضری کو اللہ قبول فرمائے۔ (آمین)

سید محمد نورانی میاں کچھوچھوی

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

آزاد بھارت کی تاریخ میں یہ بہت ہی خوشگوار موقع میسر آیا ہے کہ ہم اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے ایک مرتبہ پھر ہمت آزما ہیں۔ لائق مبارکباد ہیں آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ کے کارکنان، تمام ذمہ داران، عہدیداران جنہوں نے ایوان باطل میں گھس کر پرچم اسلام کو لہرانے کیلئے اس کی بھی فکر نہ کی کہ فساد کا سلسلہ اس زمانے سے چلا آرہا ہے جب سے نوع بنی آدم نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے کہیں ابلیس کا روپ لے کر، کہیں شداد کا روپ لے کر، کہیں نمرود وفرعون کا روپ لے کر، کہیں ابوجہل وابولہب کا روپ لے کر، کہیں خوارج کا روپ لے کر، کہیں روافض کا روپ لے کر آج میرے سامنے جو روپ ہے قیامت کے نزدیک اب تک کا سب سے گھنونا روپ ہے ابلیس کا۔

ارے ہماری زمین کوئی ہڑپ لیتا ہے تو اس کی بازیابی اس کے حصول کے لیے ہم عدالت کے چکر لگاتے ہیں کچہری جاتے جاتے ہماری چپلیں گھس جاتی ہیں۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے ایسا کیوں کر رہے ہو تو ہم کہتے ہیں ہماری زمین ہے ہم اس کے حصول کیلئے جا رہے ہیں۔ مسلمانو! آج میں تم سے پوچھ رہا ہوں غوث اعظم کی زمین، خواجہ پاک کا آستانہ، حضرت محبوب الٰہی کی بارگاہ، جناب بختیار کاکی کا چمن، حضرت مسعود غازی کی درگاہ، یہ کس کی جاگیر ہے اہل سنت کی ہے یا نہیں؟ ہم یہی تو بتانا چاہتے ہیں کہ حکومت ہند جس کسی مظلوم کی آہ کو سن کر اس کی زمین کو لوٹا دیتے ہوں تو آج ان مظلوموں کی آواز کیوں نہیں سن رہے ہو۔ آج ہم خواجہ کے ہندوستان سے اس نیل گگن کے نیچے تپتے ہوئے سورج کے سائے میں مصطفیٰ جان رحمت کی محبت کا دم بھرتے ہوئے میڈیا کے بھائیوں کے ذریعہ پورے یقین سے کہہ رہے ہیں کہ باہر سے آنیوالے مسلمان دو طرح کے اس ملک میں آئے ہیں ایک وہ مسلمان جو زمین کے لئے آئے۔ جو زمین کے لئے آئے اس کے لئے حکومت اور پیسہ سب کچھ تھا، اس کے نشانے میں دلی کا تخت اور آگرہ کا تاج محل سب کچھ تھا کیونکہ وہ زمین کیلئے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی تلوار مگر دوسرا مسلمان جو دین کے لئے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں توپ یا تلوار نہیں بلکہ مصطفیٰ کا کردار تھا تبھی تو میں کہتا ہوں بھارت ورش کی اس پاون پوتر سنگیت، میت اور پریت میں ڈوبی ہوئی دھرتی پر بھارت میں سنیوں کی نمائندگی کرنے والا بابر ظہیر الدین نہیں خواجہ معین الدین ہے ہم یہ عہد لیتے ہیں آپ بھی اس عہد میں

شامل ہوں یہ ملک ہمارا ہے تو ہمیں اسے بچانا ہے جس فصل کو بونے کے لیے اجمیر کے غریب نواز نے سنجر کو چھوڑ دیا، سنجر کو چھوڑ کر اجمیر کے بنجر کو آباد کیا۔ جس بنیاد کو قائم کرنے کیلئے مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنی مملکت کو چھوڑ کر پنڈوہ کا فیض حاصل کر کے کچھوچھہ کو اپنا سمنان بنایا۔ جس درخت کو تناور بنانے کیلئے محمود غزنوی کے بھانجے حضرت سید سالار مسعود غازی نے اپنی کڑیل جوانی لٹادی۔ ہم ان کی جاگیروں کو ان فاسق و فاجر اور ان گستاخوں کی رکھیل نہیں بننے دیں گے۔ آؤ محمود اشرف کے ہاتھوں کو مضبوط کرو۔ سید محمد اشرف کے ہاتھوں کو مضبوط کرو۔ سنیو! اگر اس تپتی ہوئی دھوپ میں مصطفیٰ کے پیاروں کی جاگیریں اور ان کی خانقاہیں ان کے مدارس و مساجد کیلئے اس دھوپ کو تم نے برداشت کرلیا، کل ان کے نانا کی کملی تمہیں حشر کے میدان میں چھپالے گی۔

سنیوں کا شکتی پردرشن دیکھنا ہے تو بہرائچ آؤ! سنیوں کا شکتی پردرشن دیکھنا ہے تو کچھوچھہ آؤ! ہم تو اس ملک کے واسی ہیں جس ملک کے سلطان خواجہ معین الدین ہیں۔ ہم غلام اشرف سمناں ہیں یہ ہمارے پیرزادے ہیں، اللہ ان کی صحت و عافیت میں خوب برکتیں دے، ان کے دست و بازو کو خوب مضبوط کرے اور تمام آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔ پورا خانوادہ ان کے ساتھ ہے اللہ انھیں اور عزت دے اور ان کے ذریعہ سنیت کو عزت دے۔ اس نیل گگن کو گواہ بناتے ہوئے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، اور تمام میڈیا کو گواہ بناتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر بتادو کہ اب ہم تنہا نہیں، اب چھوٹے بڑے سب ساتھ ہیں۔

وآخر الدعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین

حضرت مولانا نورالدین اصدق چشتی مصباحی

حضرات محترم! خانقاہ اشرفیہ کے عظیم فرزند اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں صاحب قبلہ نے پوری جماعت اہل سنت کو جو علماء و مشائخ کے نام سے ایک عظیم تنظیم فراہم کی ہے، ایک پلیٹ فارم سنیوں کو فراہم کیا ہے اس کی سب سے پہلے میں اپنے خانوادہ کی جانب سے اور خانوادہ کے جتنے زیریں خانقاہ ہیں سب کی طرف سے تائید کرتا ہوں۔ اس بات کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں کہ جہاں بھی جس محاذ پر، جس موڑ پر علماء و مشائخ بورڈ کو ہماری ضرورت ہو تو رضا کارانہ طور پر ہم حاضر ہیں، اپنی مصروفیات سے وقت بچا کر ہم اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے حاضر ہیں۔

برادران ملت اسلامیہ! آج ہمارے یہاں جو حالات ہیں اختلاف و انتشار کی جو صورت ہے اس کی واحد وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کی تاریخ، ان کی زندگی اور ان کے نظریہ و فکر کو اپنی زندگی میں پوری طرح سے لازم نہیں کیا۔ جو چیز ہمارے لئے اتفاق و اتحاد ہماری شرافت اور ہماری ثقافت کی حیثیت رکھتی تھی اسے ہم نے اختلاف کا ذریعہ بنالیا ہے۔ مثلاً آپ کے چند آدمی آج بھی جب ہمیں پہچاننا ہوتا ہے کہ یہ جماعت اھل سنت کا فرد ہے یا کسی دوسری تنظیم کا فرد ہے تو اس سے پوچھ لیتے ہیں کہ آپ کہاں سے وابستہ ہیں؟ اگر وہ کہہ دیتا ہے کہ میں چشتی ہوں، قادری ہوں، نقشبندی ہوں، سہروردی ہوں، اشرفی ہوں، رضوی ہوں، اصدقی ہوں، فردوسی ہوں، غرض یہ کہ کسی بھی سلسلے کا نام لے لیتا ہے تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور جب سنی ہوں تو ایک مزاج ہمارے

بزرگوں نے ہمیں دیا ہے کہ یہ اولیاء کی ذات ایک محور کی ذات ہے ایک قالب ہے اور ایک جان اور ایک روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں بزرگوں کا اور اپنے شیخ کا تقدس رکھ کر کے شیخ کی خدمت کا تصور دیا گیا۔ یہ بڑا المیہ ہے کہ آج ہم اپنے ہی علماء ومشائخ کی تعظیم سے اور ان کے احترام سے اور ان کی قیادت کو تسلیم کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور ایک مخصوص دائرے میں اپنے پیغام کو بھیجنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ علماء ومشائخ بورڈ کی جہاں بہت اہم تجاویز ہیں اور بہت سارے معاملات میں علمائے اہل سنت، جماعت اہل سنت، افراد اہل سنت، خانقاہی افراد خانقاہی مزاج رکھنے والوں کے اندر تبلیغ تحریک اور انھیں محرک اور صاف ستھرا بنانے کی کوششیں کررہا ہے وہیں ایک بہت بڑا جامع پہلو یہ ہے کہ سنی مشائخ اور خانقاہ سے وابستہ افراد، تعلیمی مراکز کے فارغین اور علما کے مابین تنگ نظری اور مفادات سے بالاتر ہوکر اس کے لیے مشترکہ کوششیں کرنا اس مشترکہ مشن کیلئے باہمی تعاون کرنا، اور پورے طریقے سے باہمی اتحاد کو پروان چڑھانا علما ومشائخ کی ترجیحات میں ہے۔ اس لیے میں چاہوں گا کہ علما جو اسٹیج پر رونق افروز ہیں، خانقاہوں کے سجادگان جو رونق افروز ہیں، مدارس کے جو مدرسین یہاں موجود ہیں، طلبہ جو موجود ہیں میں سبھوں سے چاہوں گا کہ اس مشن کی اور اس دستور کی تائید کریں۔ ہم سب کو مل کر اس کی تائید کرنا ہے اور اسی تائید کے لئے ہم حاضر ہیں۔

میرے دوستوں، بزرگوں اور بھائیو! اتحاد میں ہماری کامیابی ہے، اختلاف میں ہماری ناکامی ہے کہ اگر ہم

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

اللہ تعالیٰ اس بورڈ کو استحکام عطا فرمائے۔ ہمارے لوگوں کو اس جھنڈے کو مضبوطی سے اور اس پلیٹ فارم کے ضابطے کی پوری طریقے سے پابندی اور اس کا تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین وسنت کے لئے تمام ذاتی تحفظات سے بالاتر ہوکر صرف سنیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس شعر کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر — نیا زمانہ نئے صبح وشام پیدا کر
مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے — خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

حضرت مولانا سید حسنین رضا قادری (سجادہ نشیں خانقاہ رحمانیہ کیری شریف)

نحمده ونصلی علی رسوله.الکریم اما بعد.انّ الدین عند الله الاسلام

ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا — بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

عزیزان محترم: آج لوگوں کا امنڈتا ہوا سیلاب ہمیں اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ سنی مسلمان مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے اس لئے کہ اس کا نبی زندہ ہے اور اس نبی کا کلمہ پڑھنے والا زندہ ہے اور اپنی زندگی کا ثبوت دے رہا ہے کہ اس چلچلاتی ہوئی دھوپ میں قائد ملت کی آواز پر پورے شہر اور مضافات کے لوگ لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں، اس لئے میں آپ کو یہ ذہن دینا چاہتا ہوں

کہ آج پوری دنیا مسلمانوں کو دہشت گرد کے نام سے یاد کررہی ہے۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ اسلام ایک دہشت گرد مذہب ہے اور مسلمان دہشت گردی کو پھیلانے والا ہے لیکن اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اسلام نے دہشت گردی کو مٹایا ہے۔ اسلام جب ہندوستان میں آیا تو ہندوستان میں بیوہ عورتوں کو زندہ جلایا جاتا ، بے عزتی کی جاتی تھی ،عرب کی سرزمین پر لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ چائنا، جاپان کی سرزمین میں لڑکیوں کو چپل جوتے کا ہار پہنا دیا جاتا تھا۔ اسلام جب آیا تو جمہوریت کا پیغام لے کر کے آیا ،انسانیت کا درس لے کر کے آیا، انسان کو جینے کا شعور دینے کے لیے آیا۔ آج اسی اسلام کو دنیا کہتی ہے کہ اسلام تنگ نظر ہے، دہشت گرد ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دہشت گردی کا سخت مخالف ہے جس کو قرآن واضح لفظوں میں بیان کرتا ہے اور حدیث میں وطن کی محبت کو اسلام میں ایمان کا درجہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک دوسرے سے محبت کرنے کو زندگی کا شعور بتایا گیا ہے۔

میں یہ ذہن دینا چاہتا ہوں کہ۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اتفاق واتحاد کی زندگی گزارے آپس میں ایک دوسرے سے مل جل کر چلے تاکہ دنیا یہ دیکھ لے کہ سنی مسلمان دہشت گرد نہیں بلکہ یہ دہشت گردی کو مٹانے والی قوم ہے۔ اسی کے پیش نظر یہ تمامی علما و مشائخ جو ایک اسٹیج پر آگئے اپنی اپنی خانقاہوں سے اپنی اپنی درسگاہوں سے اپنی اپنی مسجدوں سے کہ سنیت کی خدمت کو انجام دینا ہے اور آل انڈیا علماء و مشائخ سے منسلک ہو کر خدمت خلق کو انجام دینا ہے۔

سب سے بڑی ضرورت تو یہ ہے کہ ذہن میں یہ لانا ہے کہ ہم سنی ہیں صرف سننا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور تمامی حضرات کا یہ فریضہ ہوتا ہے کہ اپنے اپنے علاقے میں تمام علماء اور ائمہ مساجد کی تائید حاصل کریں اور ان کا بھرپور تعاون کریں اور اس بورڈ کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔ سوچنے کی بات ہے کہ قائد اہل سنت حضرت اشرف ملت صاحب قبلہ کی آواز پر آپ اس تقریب میں اٹھ کر آئے۔ لہٰذا میں تمامی لوگوں سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اپنے اپنے علاقے میں سنیت کو فروغ دیں۔

میں حکومت ہند سے کہوں گا کہ آج سنیت کا لبادہ اوڑھ کر سنیت کے لبادے میں گھس کر آج کچھ لوگ ہمارے بزرگوں کی جائیدادیں ہمارے بزرگوں کی جو دولت ہے، اس پر یہ وہابی پورا قبضہ جمارہے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ اے درگاہوں میں رہنے والے، اے محبوب الٰہی کی درگاہ میں امامت کرنے والے، اے محدث عبدالحق کی درگاہ پر قبضہ کرنے والے کیا تم چادر، پھول چڑھانے کو جائز قرار دیتے ہو؟ کیا نیاز فاتحہ کے کھانے کو کھانا جائز قرار دیتے ہو؟ اگر قرار دیتے ہو تو ٹھیک! نہیں تو تم وہابی کے زمرے میں داخل ہوتے ہو۔

میں حکومت ہند کو بھی آواز دینا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں سنی وقف بورڈ ہیں جس طرح شیعہ وقف بورڈ میں ایک بھی غیر شیعہ نہیں، اسی طرح سنی وقف بورڈ میں ایک بھی غیر سنی نہیں ہونا چاہئے۔ کیا سنیوں میں کسی چیز کی کمی ہے؟ علم کی کمی نہیں، زہد کی کمی نہیں، ثروت کی کمی نہیں، عزت کی کمی نہیں، ہر چیز ان علماء و مشائخ کے پاس موجود ہے۔ بس ضرورت ہے تو اس چیز کی کہ ہم اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کریں اور ان کو بروئے کار لاتے ہوئے حکومت ہند سے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کرنے کے لیے جمہوری طریقے سے کوشش کریں۔

●●●

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی تیسری تاریخی عظیم الشان کانفرنس

مسلم مہا پنچایت، مراد آباد

۱۶، اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- اتحاد کی طاقت کا انجام اور نتائج
- آئیڈیل کون؟ ظہیر الدین بابر یا خواجہ معین الدین؟
- دین سے سیاست کی دوری کے نتائج
- سیاست اور قیادت کا حق دار کون؟
- بھارت کا آئین اور ہمارے حقوق
- ولیوں کا گستاخ درگاہ کا ناظم کیوں؟
- مسلم رزرویشن اور بھارت کا آئین

خطبات

سید محمد مہدی میاں چشتی اجمیر شریف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعدواعتصموابحبل الله جمیعاً

حضرات گرامی! صدر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ حضرت مولانا سید محمد اشرف اور جتنے علماء ومشائخ اور دانشوران قوم ہیں وہ سبھی قابل مبارکباد ہیں اور ساتھ ساتھ آپ لوگ بھی مبارکباد کے قابل اور خوش نصیب ہیں۔ آج مہاراشٹرا کے لوگوں سے پوچھئے گجرات کے لوگوں سے پوچھئے راجستھان کے لوگوں سے پوچھئے وہ کتنی خواہش رکھ رہے ہیں کہ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے جو قدم اٹھایا ہے اس قدم کے ساتھ ساتھ ہم بھی چلنا چاہتے ہیں۔ تو میاں آپ سب لوگ مبارکباد کے لائق ہیں۔ یہ تمام علماء ومشائخ جو آپ کو راہ دِکھا رہے ہیں میں یقین جان لیجئے اس بات کو بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ نئی بات نہیں بتا رہے ہیں یہ بہت پرانی بات بتا رہے ہیں۔ کچھ لوگ بھول گئے تھے یہ آج کے ساڑھے آٹھ سو سال پہلے جس کا نام خواجہ معین الدین چشتی تھا، انھوں محبت رسول کی جو تعلیم دی تھی اسی تعلیم کو دھرانے کے لیے علماء ومشائخ کمربستہ ہیں۔ 90 لاکھ مسلمان جس کے دست اقدس پر بیعت ہوئے وہ خواجہ معین الدین چشتی نے کون سا پیغام دیا تھا، وہ پیغام محبت تھا محبت رسول کا۔ یہی پیغام آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سے آپ کو دیا جا رہا ہے میاں۔ کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ شہد دِکھاتے ہیں اور زہر پلاتے ہیں۔ میاں ہم تو شہد دکھاتے ہیں اور شہد پلاتے ہیں، اس لئے دنیا بھی بنائی ہے اور آخرت بھی بنائی ہے۔

عزیزان ملت اسلامیہ: ذرا پہچانو اپنے آپ کو کہ آپ کے پاس کتنی بڑی طاقت ہے کتنی بڑی قوت ہے کتنا قیمتی سرمایہ آپ کے پاس موجود ہے، اس سرمایہ کو للہ ضائع مت کرو، اس لئے کہ سنی کی پہچان بس اسی انداز سے بآسانی ہوسکتی ہے جب اس کے سامنے ذکر مصطفی کیا جائے تو چہرہ بشاشت سے کھل جائے جب ذکر صحابہ کیا جائے تو چہرہ بشاشت سے کھل جائے۔ یہ اولیاء اپنی خانقاہوں میں جلوہ گر ہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء درخت کے نیچے بیٹھے ہوتے ہیں لوگ آتے گئے مجمع بڑھتا گیا مجمع بڑھتا گیا بڑھتے بڑھتے درخت کی جتنی حدود تھی سایہ جہاں تک تھا وہاں تک مجمع ہوگیا، اس کے آگے اور مجمع بڑھتا گیا دھوپ کی تمازت ہونے لگی۔ سرکار محبوب الٰہی فرماتے ہیں اے لوگو! میرے قریب آجاؤ دھوپ میں تم بیٹھے ہو جل میں رہا ہوں۔ یہ کون فرما رہے ہیں؟ یہ محبوب الٰہی فرما رہے ہیں۔ انھیں کی بارگاہوں سے وابستہ چاہے سرکار مخدوم سمناں کا آستانہ ہو یا حضرت محبوب الٰہی کا در ہو یا سرکار صابر پاک کی درگاہ ہو یا ردولی شریف کی خانقاہ ہو یا اجمیر شریف کا وہ چمکتا ہوا منظر جو درِ غریب نواز ہے جہاں، جن کے تعلق سے اپنے تو اپنے جو ہندو مسلم سکھ عیسائی سب کی زبان پر یہ رہتا ہے کہ خواجہ میرے ہیں، آپ کے در پر آنے سے جو سکون ملتا

ہے وہ کہیں اور نہیں ملتا۔

عزیزو! علماء ومشائخ بورڈ کا جو مطالبہ ہے وہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں جو پورا نہ کیا جا سکے۔ مطالبہ وہی ہمارے اسٹیج سے ہو رہا ہے جس مطالبہ کو پورا کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ ہاں تھوڑا سا انصاف سے کام لیں تو ہمارے مطالبات پورے ہوتے چلے جائیں گے۔

عزیزو! دوستو! ۱۹۳۵ میں ایک بورڈ تشکیل دیا گیا اُس کے کچھ عرصہ کے بعد ۱۹۵۵ میں ایک ایکٹ اجمیر عرس میں بنایا گیا، اس ایکٹ کے اندر جو بائی لاز ہیں، بائی لاز کا ایک اہم دفعہ بتا تا ہوں۔ وہاں کے دفعہ میں یہ ضروری ہے کہ یہاں کا جو ممبر ہوگا یہاں کا جو صدر ہوگا یہاں کا جو ذمہ دار ہوگا اُس باڈی کا وہ سنی حنفی ہوگا یہ شرط وہاں کے بائی لاز میں ہے۔ آپ سوچیں جب وہاں کے بائی لاز میں سنی حنفی یہ شرط ہے تو یقیناً سنی حنفی ہونا چاہئے تھا لیکن سنیت کا لبادہ اوڑھ کر سنیت کا چہرہ عوام کے سامنے رکھ کر گورنمنٹ کے سامنے رکھ کر کس طریقے سے ہندوستان کے بیشتر خانقاہوں میں وہ لوگ اپنا کام کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تعالی ہمارے ان اوقاف کو جو اوقاف دیابنہ نے اپنے تسلط میں لے رکھا ہے اس کو اُن سے چھٹکارا دِلائے۔ وما علینا الا البلغ

قائد ملت سید محمود اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد

بھارت میں دو طرح کے مسلمان ہیں۔ اس لئے کہ بھارت میں دو طرح کے مسلمان آئے ایک مسلمان زمین اور اقتدار کے لئے آیا اور ایک مسلمان مصطفیٰ کے دین کے لئے آیا۔ وہ مسلمان جو بھارت میں زمین اور اقتدار کے لئے آیا اُسے دنیا بابر ظہیر الدین کہتی ہے اور وہ مسلمان جو بھارت میں مصطفیٰ کا دین لے کر آیا جو پریم کے سنگیت لے کر آیا، جو مانوتا کے درس لے کر آیا، جو انسانیت لے کر آیا، جو پریم لے کر آیا، اسے دنیا خواجہ معین الدین کہتی ہے۔

یہیں سے دو فکریں پنپنے لگیں بھارت میں ایک قوم وہ جو زمین کے لئے اور اقتدار کے پیچھے لگ گئی جس کے قائد کا نام بابر ظہیر الدین ہے اور ایک وہ قوم جو خواجہ معین الدین کی چوکھٹ پر پلنے لگی جس کا نام سنی ہے، یہ اہل سنت والجماعت ہے۔ اقتدار کی بھوک اتنی بڑھی کہ یہ وہابی لوگ، سنی مسلمانوں کے حقوق بھی کھا گئے، اس لئے میں کہوں گا کہ اے سنی مسلمانو! ہمارے قائد کا نام، ہمارے روحانی پیشوا کا نام، ہمارے روحانی تاجدار کا نام، ہمارے آئیڈیل کا نام ظہیر الدین بابر نہیں بلکہ خواجہ معین الدین ہے۔

اور تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ سرزمین ہند پر، ہمارے عظیم ملک ہندوستان میں، اس بھارت کی پاون پوتر دھرتی پر خواجہ معین الدین جب آئے ہیں تو اہنسا کا پاٹھ پڑھایا ہے، مانوتا کا درس دیا ہے، سنی مسلمانوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم جن بزرگان دین کے ماننے والے ہیں انھوں نے پوری زندگی دنیائے انسانیت کو مانوتا کا پاٹھ پڑھایا ہے، انسانیت کا درس دیا ہے، پریم کا پیغام عام کیا ہے، محبتیں دلوں میں پیدا کیں، تو جب ہم ان کے ماننے والے ہیں تو ہماری زندگی میں بھی پریم (مانوتا) سبھیتا، اہنسا، اس کے سوا ہمارے

دلوں میں بھی کچھ نہیں ہونا چاہئے۔اپنے آپ کوانتشار سے بچاؤ،اپنے آپ کوان گمراہ لوگوں سے دور رکھواور اپنی قوم اور اپنے ملک کی ترقی کی فکر میں لگ جاؤ۔اس لئے میں کہتا ہوں پیارے! ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے،ایسے لوگوں سے علماء ومشائخ بورڈ آپ کے حقوق کی لڑائی بڑی سنجیدگی سے لڑ رہا ہے۔

مسلمانوں کی حالت آج جو یہاں پہنچی ہے اس کی ایک وجہ ہے،تاریخ اٹھا کر دیکھئے تاریخ کے صفحات کو چھانئے،آپ دیکھیں گے کہ عہد نبوی سے شاہان شرقی تک سلاطین شرقی تک مسلمان ہندوستان میں خوش حال رہا ہے،شاہان شرقی کے زوال کے وقت سے مسلمانوں کا زوال شروع ہوگیا۔آخر یہ زوال کیوں شروع ہوا؟ آپ جاننا چاہتے ہیں؟ زوال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب تک اس قوم کے پاس،علماء کے پاس،اس قوم کے علماء ومشائخ کے پاس،دینی ودنیاوی دونوں قیادتیں تھیں یہ قوم عروج کی طرف بڑھتی رہی۔آج ہم نے سیاست کو الگ کردیا،مذہب کو الگ کردیا،خدا جانے یہ تقسیم کس سازش کا نتیجہ ہے،کتنی خوبصورتی کے ساتھ یہ سازش رچی گئی اور اس پر عمل ہوگیا۔نتیجہ کیا ہے،آج قوم کا ذہن یہ ہے کہ مذہب الگ چیز ہے سیاست الگ چیز ہے،کوئی عالم سیاست میں آیا ''ارے بھائی مولانا لوگ بھی سیاست کرنے لگے ہیں'' خدا کی قسم یہی سازش ہے جو تمہاری زبان پر بولتا ہے۔اگر یہ سچ ہے تو پھر تمہیں جواب دینا ہوگا کہ صدیق اکبر کے زمانہ میں کیا سیاسی قیادت کسی اور کے ہاتھ میں تھی؟ دینی قیادت کسی اور کے ہاتھ میں تھی؟ جتنے سلاطین صحابہ کی جماعت دیکھ لو یہ ہمارے روحانی پیشوا بھی تھے دنیاوی رہنما بھی ہوتے تھے۔جب تک یہ دونوں رہنمائیاں قوم کے علماء ومشائخ کے ہاتھوں میں دے رکھی تھیں،مضبوط ہاتھوں میں دے رکھی تھیں،ہم خوش حال تھے،ہم پرسکون زندگی گزار رہے تھے لیکن جب سے ان خودغرض لوگوں نے دونوں کو الگ کردیا،علماء ومشائخ الگ ہوگئے،سیاست داں کی ایک جماعت الگ ہوگئی تو آج ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل کا یہ عالم ہے کہ ان کی آبادی سے زیادہ ان کے مسائل ہیں اس لئے ان باسنٹھ سالوں میں ہمارے مسائل کا سنجیدگی کے ساتھ حل نہیں نکالا گیا۔پیارے! میں آپ کو یہ ذہن دینا چاہتا ہو کہ اگر عہد رفتہ کو حاصل کرنا چاہتے ہو،پھر سے اس ملک میں پرامن زندگی گزارنا چاہتے ہو تو آج سے تمہیں عہد لینا ہوگا کہ جو ہمارا مذہبی قائد ہوگا وہی سیاسی قائد ہوگا۔اب سیاست کے فیصلے ہم اپنے علماء ومشائخ سے مشورہ کیے بغیر نہیں کریں گے۔جیسے ہم دینی معاملات میں آزاد نہیں،ویسے ہم دنیاوی معاملات میں بھی اپنے علماء ومشائخ سے مشورہ کیے بغیر ہم کوئی فیصلہ نہیں لیں گے۔

پیارے اگر یہ عزم کرلو تو خدا کی قسم ہماری یہ لڑائی آسان ہوجائے گی،تمہارے حقوق کی جو لڑائی ہم نے شروع کی ہے۔ان شاء اللہ تعالی ہم اسے حاصل کرکے رہیں گے،مذہبی قیادت تو علماء کے ہاتھ میں ہے،روحانی قیادت مشائخ کے ہاتھ میں ہے لیکن اب دنیاوی معاملات میں بھی ہم اپنے علماء سے اتفاق کیے بغیر کوئی فیصلہ نہیں لیں گے۔اگر آپ نے یہ مزاج بنالیا تو ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوجائے گا۔

ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم متحد ہوں،ہم ایک ہوں،ہم نیک ہوں،ان شاء اللہ تعالی ہم آگے بڑھیں گے ہم سب مل کر ایکتا کے ساتھ رہیں گے،ہم اپنے اتحاد کو مضبوط کریں گے،ہم اپنے اتحاد کی قوت سے سماجی طور پر ایک ایسا سماج بنائیں جس میں

ہمارے چھوٹے موٹے مسائل ان سماجی پلیٹ فارم سے حل ہو جایا کریں، یہ ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے، وقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے، متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ پیارے لوٹنا ہوگا تمہیں اپنے اصل کی طرف، اپنے اسلاف کی طرف، اپنے بزرگوں کی طرف، نبی کے فرمان کی طرف، تبھی تمہارا مستقبل روشن ہوگا، روشن مستقبل تمہارا استقبال کرے گا۔

دوسری چیز ہے علم، ایجوکیشن یہ علم ایک روشنی ہے جو اندھیروں کو دور کرتی ہے۔ علم ایک پرکاش ہے جو اجالا پیدا کرتی ہے۔ علم کے تعلق سے دنیا کے سارے مذاہب کے گرنتھوں کو اٹھا کر دیکھو جتنے ڈٹیل میں پروفٹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی فضیلت میں بے شمار زریں اقوال چھوڑے ہیں کسی مذہب میں علم کے معاملے میں اتنی ڈٹیل میں اقوال آپ کو نہیں ملیں گے لیکن کتنی افسوسناک بات ہے، کتنا بڑا حادثہ ہے کہ جس امت کے نبی نے علم کی فضیلت میں بے شمار زریں اقوال امت کے حوالے کیے ہیں آج وہی قوم سچر کمیشن رپورٹ کے مطابق علم کے میدان میں پچھڑی ہوئی ہے۔ علم کو حاصل کرنے کے لیے کسی بہت بڑے انفراسٹرکچر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ علم کو حاصل کرنے کے لیے مضبوط ارادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہمارا ہر باپ قوم کا یہ طے کرلے کہ ہمیں ایک وقت کھانا ملے یا نہ ملے لیکن ہم اپنی قوم کے بچوں کو ضرور پڑھائیں گے تو خدا کی قسم! تمہیں پڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ علم کسی کی چوکھٹ پر گروی نہیں رکھا ہوا ہے، علم کا باب سب کے لئے کھلا ہوا ہے، جو اسے سینے سے لگانا چاہے وہ اس کے سینے میں اتر جایا کرتا ہے۔ اب کوئی بھی مسلمان باپ یہ گوارا ہی نہ کرے کہ وہ اپنے بچوں کو نہ پڑھائے۔ وعدہ کریں آج سے ایک نئے یگ کا آغاز کریں گے کہ 'آدھی روٹی کھائیں گے بچوں کو پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آج سے اس کی شروعات کریں گے، آج سے اس کی ابتدا کر دینی ہے۔ اپنے بچوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنا ہے، انھیں ان موقعوں سے محروم نہ رکھئے، ہماری کوششوں اور کاوشوں کا محور و مرکز صرف یہ ہونا چاہئے کہ ہمارے بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو جائیں۔ کھانے کے لئے روٹی نہ ہو گھر میں، ہم، پانی سے پیاس اور بھوک کی شدت کو دبا دیں گے لیکن اپنے بچوں کو اسکول جانے سے نہیں روکیں گے۔

حضرات میں آپ سے اخیر میں کہوں گا کہ تشدد وا ہنسا، یہ اہل محبت کا انداز نہیں، تشدد پہ آمادہ ہو جانا یہ صوفیہ کی شکشا نہیں، ہم سب سنی مسلمان ہیں، صوفیاء کی شکشا اور دکشا میں تشدد نام کی کوئی چیز نہیں۔ جس کے ہم غلام ہیں خواجہ معین الدین نے اس ہندوستان کی سرزمین پر جو پریم کی جوت جلائی ہے، جو مانوتا کا پیغام دیا ہے، ہر سنی مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ جب ہم ان سے محبت کرتے ہیں تو ہماری زندگی کی بنیاد بھی اہنسا پر ہونی چاہئے، مانوتا پر ہونی چاہئے، انسانیت پہ ہونی چاہئے، سماج کی بھلائی کا جذبہ ہونا چاہئے، قوم کی ترقی اور فروغ کے لیے کوششیں ہونی چاہئے، ملک سے محبت ہونی چاہئے، ملک کو آگے بڑھانے کا جذبہ ہونا چاہئے۔ طائف کی زمین ہے نبی کس لئے گئے تھے، کسی کو اذیت دینے گئے تھے؟ کوئی اقتدار حاصل کرنے گئے تھے؟ کوئی حکومت حاصل کرنے گئے تھے؟ (نہیں) نبی تو لوگوں کو دین کی دعوت دینے گئے تھے، اچھائی کو عام کرنے گئے تھے لیکن لوگوں نے کیا کیا؟ کسی نے پتھر برسائے، کسی نے راہوں میں کانٹے بچھائے لیکن اس کے جواب میں نبی نے کیا کیا؟ اس پر پلٹ کر نبی نے پتھر نہیں مارے، کسی کے لئے بد دعا بھی نہیں کی، کسی پر شدت بھی نہیں کی۔ لوگوں نے پتھر مارے تو نبی نے یہ کہا کہ ''مولیٰ انھیں ہدایت عطا فرما۔'' آپ تصور کیجئے ہم

جس نبی کی امت ہیں اس نبی کی صبح وشام کا ربط وضبط ہماری زندگی میں بھی ہونا چاہئے، یہی غلامی کا صحیح حق ہے۔

یہ ہمارا ملک جو صوفی سنتوں کا دیش ہے یہاں گنگا جمنی تہذیب بستی ہے، جہاں محبتیں ہیں، جہاں ایک سنسکرتی ہے، ایک پریم ہے، جہاں صدیوں پرانی ہماری ایک تہذیب ہے، جہاں ہم ایک ہوکر رہتے چلے آرہے ہیں، مل کر رہتے چلے آرہے ہیں، مختلف بھاشا اور قوموں کے لوگ بھارت میں رہتے ہیں لیکن ہر آدمی اپنے آپ کو بھارتیہ کہنے پر گرو (فخر) کرتا ہے اس لئے کہ یہ چنگیز ہلاکو کا دیش نہیں، یہ صوفی سنتوں کا بسایا ہوا دیش ہے، یہاں سے ہمیشہ امن کی دعوت دی گئی ہے، محبتوں کا پیغام دیا گیا ہے۔

اشرف ملت سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

مہذب سماج اور وطن کو اس پر غور کرنے کی حاجت ہے، تکلیف بڑھ جاتی ہے جب مظلوم کا پتہ چلتا ہے کہ محبت کی آڑ میں کتنی بڑی بیوفائی کی گئی ہے، وقت آگیا ہے کہ ہم ایک ہندوستانی کی حیثیت سے ملک کی عوام اور باقی جگہ کی قوموں کو اپنے ارادوں سے آشنا کریں۔ ہم اپنے آئین کی قدر کرتے ہیں۔ اس آئین کی جو ہمیں برابری کا حق دیتا ہے، وہ آئین جس میں مذہب سماج، علاقہ یا تذکیر و تانیث کی بنا پر کسی فرق کی قطعی کوئی گنجائش نہیں، ہماری پرانی تہذیب ہے، سب اس میں ضم ہوجاتے ہیں، یہاں انفرادی آزادی عروج پر ہے، سب کو موقع ملے اور کسی کو نظر انداز نہ کیا جائے، یہی ہمارا کانسٹی ٹیوشن ہے۔ ماضی ہمیں مستقبل کو درست کرنے کی دعوت دیتا ہے، تاریخ کی تلخیوں کو کریدنا دانش مندی نہیں ہے، ہم ماضی کو لوٹا نہیں سکتے، اس سے سبق لے سکتے ہیں۔ میری ہمدردی ان سبھوں کے ساتھ ہے جنہیں پاسٹ کی تلخ یادیں رہ رہ کر ستاتی ہیں، کوئی ذی ہوش شخص ظلم کی کبھی تائید نہیں کرسکتا۔ اسلام میں بھی اس کی قطعی کوئی گنجائش نہیں۔ مساوات، انصاف کشادہ دلی اسلام کے معیار ہیں، اس کی تعلیمات ہیں۔ کچھ سر پھرے مذہب کا اکثر غلط استعمال کرتے ہیں، لیکن کسی بھی مسلمان کی نظر میں ان کا غلط رویہ اسلام کی خلاف ورزی ہی گردانا جاتا ہے۔ اسلام کے علمبردار بالا بار کے ساحل پر بہت کم اترے مگر اس مٹی کی مقناطیسی کشش کو خاطر خواہ اسلام کے علمبرداروں نے خوب حسن بخشا، ان کی بے لوث خدمت، محبت اور روحانیت محض اس ملک کی ہوکر رہ گئی۔ خواجہ خواجگان، سلطان الہند عطائے رسول خواجہ غریب نواز کی عظیم الشان زیارت گاہ اس بات کی گواہ ہے۔ شہنشاہ سمناں محبوب یزدانی غوث العالم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی بھی تشریف لائے۔ کیا کمی تھی اُن کے پاس؟ انسان کی زندگی آشائس، جاہ وجلال، اشتہا اور نیند کی محتاج رہتی ہے۔ اس شہنشاہ کو تو دیکھو، مخدوم سمنان کو تو دیکھو سب تیاگ دیا، کس کے لئے؟ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے بندوں کے کام آنے کے لیے ذرا سلطان الہند کی بارگاہ کو تو دیکھو، یہ شان، یہ رونق ایسے ہوشربا مناظر، کسی بادشاہ کو اس کی حیات میں بھی میسر نہیں، مخدوم المشائخ سرکار کلاں حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی نے ان گنت بے شمار بے کسوں کا بیڑا پار کیا، اور اپنی چھاپ رہتی دنیا تک کے لئے چھوڑ دیا۔ وہ اب بھی ہم سب کا بھلا ہی چاہتے ہیں یہی اسلام ہے۔

تنگ زاویوں سے اٹھ کر کامیابی کی فکر وانتظار کے لیے ہمیں اپنے عزم پر ثابت قدم رہنا ہے ہم صرف اپنی بے لوث خدمت

کے ذمہ دار ہیں۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے پاس ہے، وہ چھپے احساس سے واقف ہے۔صوفیوں نے خانقاہوں کو اپنی محنت سے سینچا ہے ۔خانقاہ کے سپرد بڑی نازک ذمہ داریاں ہیں۔ خانقاہوں کو یہ احساس ہے۔ پچھلے تین چار دہائیوں میں مادیت نے بہت ترقی کی ہے ساتھ ہی روحانیت نظر انداز ہو رہی ہے خانقاہوں کو یہ فکر ستا رہی ہے، خانقاہیں مادیت کی افزائش کے لئے نہیں ہوتیں، ان کے پیروکاروں کی دنیا بنیادی ضروریات پر منحصر ہوتی ہے۔ پریشانی کا عالم ہے کریں تو کیا کریں۔ایک طرف تو خانقاہیں اس غم کا شکار ہیں اس سے جڑے لوگ بھی مادیت کی کشش کا شکار ہیں۔ مادیت کی چکا چوند کرنے والی چمک نے نو جوان مسلمانوں کو اپنے فریب میں کھینچ لیا۔دوسری طرف یہ سوچ کر پریشان ہیں کہ اگر اور تاخیر ہوئی تو پانی سر سے اوپر چڑھ جائے گا۔ یہ تضاد بہت دنوں سے ہمیں پریشان کر رہا ہے۔ بہت ہی غور وفکر کے بعد خانقاہوں نے یہ طے کیا کہ انھیں سرگرم ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ آپسی گفت وشنید کے بعد اس تنظیم آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی تشکیل ہوئی اُن کے ترتیب شدہ اقدام بہ ترتیب پھلے۔ ہر ایسی پہل پر نظر رکھنا اُسے انجام تک لے جانے کی کوشش کرنا جس کیلئے ہم نے آپ کو تیار کیا ہے کہ اپنے گھر سے باہر نکلو۔ان ترنسٹھ سالوں میں تم کبھی نہیں نکلے۔اپنے حق کی آواز اٹھانے کے لئے ہم نے آپ کو دعوت دی کہ آؤ آل انڈیا علماء ومشائخ کے بینر تلے اکٹھا ہو جاؤ اور وہاں سے آواز دو''ہم بھی ہندوستانی ہیں اور بحیثیت ہندوستانی ہمارے بھی حقوق ہیں، آج ہمیں نظر انداز کیا کیوں جا رہا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں ایک طرف اس ملک میں ابھی کچھ دن ہی پہلے کرپشن کے نام پر ایک زبردست آندولن چلایا گیا۔اسے دور کرنے کے لیے آندولن ہونا چاہئے۔ چند لوگوں نے غلط طریقے سے پیسہ کمایا اور اس دولت کو حاصل کرنے میں ملک کو جو نقصان پہنچایا۔اس کے لئے اس ملک میں زور شور سے آندولن چلا۔نام کرپشن کا دیا گیا لیکن میں ایسے لوگوں سے یہ کہوں گا گزارش کرتا ہوں کہ آؤ ہماری طرف بھی دیکھو۔اس ملک کی 20% فیصد آبادی غریبی ریکھا کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے، اسے مجبور کیا جا رہا ہے، کیا یہ کرپشن نہیں ہے؟ اس کرپشن کو دور کرنے کے لئے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ باہر نکل کر آیا ہے۔ میں اس ملک کی میڈیا اور ایسے تمام ہندوستانیوں کو آواز دیتا ہوں جو انصاف پسند ہے، نرم دل رکھتے ہیں اور ناانصافی کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

دوستو! حق کی آواز اٹھ چکی ہے کامیابی ضرور ملے گی لیکن حالات کا جاننا ضروری ہے آج ہمارے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں ہمیں بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کے الزامات عائد کیے جاتے ہیں جن کا سچائی سے دور دور کا واسطہ نہیں۔اے سنی مسلمانو! یہ عجیب بات ہے کہ جب آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سنیوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو کچھ لوگوں کو برا لگتا ہے۔ارے آج تک آپ سنی مسلمانوں کے حقوق اور وہ تمام جگہیں جن کا تعلق سنی مسلمانوں سے تھا، اُن آپ قبضہ جمائے بیٹھے رہے تو اتحاد تھا؟ آج سنی مسلمان یہ کہہ رہا ہے کہ غریب نواز کا آستانہ اس ملک کے سنیوں کا مرکز عقیدت ہے، ہر ہندوستانی کا مرکز عقیدت ہے تو انتشار لگتا ہے۔

اے وہابیو! جب تمہارا عقیدہ مزاروں پر جانا شرک، بدعت اور حرام کا ہے تو تم وہاں کی کمیٹیوں میں قبضہ جماتے ہوئے کیسے نظر آتے ہو؟ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا آستانہ ہم سنی مسلمانوں کا مرکز عقیدت ہے۔ حضرت علاءالدین صابر کلیری کا آستانہ ہماری مرکز عقیدت ہے، اے وہابیو! وقف بورڈ کا سہارا لے کر ریسیور ایڈمنسٹریٹر بنے بیٹھے ہو جبکہ تمہارے نزدیک مزاروں پر جانا

شرک بدعت اور حرام ہے اور ہم سنیوں کے نزدیک وہاں جانا باعث برکت ہے۔ٹوٹے دلوں کو قرار آتا ہے، پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ اللہ کے ولی زمین پر ہوں تو بھی ہمارے لئے دعا کرتے ہیں، یہ اللہ کے ولی زمین میں ہوں تو بھی ہمارے لئے دعا کرتے ہیں۔ جب تمہارا فیتھ تمہارا عقیدہ الگ تو تم کیوں ہمارے آستانوں پر قبضہ کرتے ہو؟ کب ہم نے مجبور کیا کہ غریب نواز کے آستانے پر جاؤ؟ کب ہم نے مجبور کیا تمہیں کہ محبوب الٰہی کے آستانے پر جاؤ؟ کب ہم نے مجبور کیا کہ مخدوم سمناں کے آستانے پر جاؤ؟ کب ہم نے مجبور کیا کہ کسی ولی کے آستانے پر جاؤ؟ ارے تمہارا عقیدہ نہیں ہے تو مت جاؤ! ہم تمہیں مجبور نہیں کرتے۔ ہمارا عقیدہ ہے ہمیں سکون ملتا ہے ہم ضرور جائیں گے۔

لیکن دوستو! یہ عجیب اتحاد کی تعریف پیش کر رہے ہیں ہماری مسجدوں پر قبضہ کرلیں ہم خاموش رہیں تو اتحاد ہے، بزرگوں کے آستانے پر جانا اُن کے نزدیک شرک، بدعت، حرام اور اس پر ریسیور اور ایڈمنسٹریٹر بن کے بیٹھیں تو جائز۔ اگر ہم نہ بولیں تو یہ اتحاد ہے، بول دیں تو انتشار ہے۔ عجیب اتحاد کی تعریف پیش کی جا رہی ہے۔ یہ کہنے میں کیوں شرم آتی ہے کہ ہم وہابی ہیں جیسے ہم نے کہا کہ ہم سنی ہیں تم بھی کہو ہم وہابی ہیں پھر کبھی ہم تمہارا نام نہ لیں گے۔ ہمیں کیوں ضرورت ہوگی کہ ہم تمہارا نام لیں۔ اس لئے کہا، اگر تم اپنے عقیدے پر ہو تو اپنی پہچان کیساتھ رہو، ہماری آستینوں میں گھسنے کی کوشش نہ کرو، ہماری صفوں میں آنے، کی ضرورت نہیں ہے۔

اے سنی مسلمانو! جب تمہارے درمیان تمہاری غربت کا فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی بھی آئے اسلام کا نام لے اور اس ملک کے خلاف کارروائی کرنے کی بات کرے تو اے سنی مسلمانو! پکڑ لینا کوئی بھی مل جائے اور تمہیں بہکانے کی کوشش کرے تو اے ولیوں کے چاہنے والے اے نبی کے غلامو! خواجہ غریب نواز کا نام لینے والو! مخدوم سمنان پر فدا ہونے والو! پکڑ لینا کہ اور سمجھ لینا یہ اپنا نہیں پرایا ہے۔ یہ ہمارا پیارا عزیز وطن ہے اس ملک کی آزادی میں ہم نے بھی اتنی قربانیاں دی ہیں جتنی اور قوموں نے دی ہیں۔ ہم نے بھی جانیں دی ہیں جتنا کی اس ملک کی اور قوموں نے دی ہیں۔ ہم نے نقصانات سہے ہیں جتنا اور قوموں نے نقصانات سہے ہیں۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کی آزادی کی جنگ میں ہمارا بھی بہت بڑا حصہ رہا ہے، جتنا اوروں کا ہے۔ اب ملک آزاد ہو گیا ہے حکومتیں بنتی گئیں لیکن بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے حصہ میں صرف وعدہ کیا گیا۔ تمہاری خاموشی کا فائدہ اٹھایا گیا، تمہیں پیچھے سے پیچھے ڈھکیلا گیا۔ عجیب حالات پیدا کر دیے گئے۔ اگر اس ملک کو مثالاً چھوٹا کرتا جاؤں سمجھانے کے لئے، یہ جنگلات، یہ ہریالی اگر شارٹ کر دو تو ایک پارک بن جائے، دریا شارٹ کر دو تو اس پارک کی نہریں بن جائیں، ان پہاڑوں کو شارٹ کر دو تو نشیب و فراز بن جائیں۔ اس دنیا کی چمک یہ گلیمر شارٹ کر دو تو ایک ریسٹورنٹ بن جائیں گے اور اس کے باہر ایک غریب انسان بیٹھا ہوا ہے لوگ انجوائے کر رہے ہیں پیٹ بھر کے کھانا کھا رہے ہیں خوب سیر کر رہے ہیں گارڈن کی اپنی دن بھر کی تھکن اتار رہے ہیں گارڈن سے باہر نکلے وہ ایک غریب سا انسان سر جھکائے بیٹھا ہوا ہے آنے والے نکل رہے ہیں، کسی نے اس غریب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا، کسی کے چہرے کا زاویہ بگڑ رہا ہے، کوئی تو یہ بھی کہہ رہا ہے کہ ہٹ جا راستہ میں کیسے بیٹھا ہوا ہے؟ تو یہاں کیسے آگیا ہے بھاگ جا یہاں سے! یہ بی ہیویئر اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے، سہتا چلا گیا کبھی غصہ میں صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، ہاتھ میں ایک ادھالیا

اوراس کے شیشے کے بنے ہوئے ریسٹورنٹ میں پھینک دیا شیشے کی دیوارتھی گرگئی، اندر جتنے بھی لوگ ہیں غصہ میں باہر آ رہے ہیں اس غریب کومجبورکومل جل کر مار رہے ہیں، لہولہان کر دیا پھر پولیس کو بلایا جیل میں بند کر دیا۔ سب کو غصہ ہے کہ اس نے ہمارے شیشہ کے مکان میں پتھر مارا ہے لیکن کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اس سے پہلے ہم نے کس طرح سے ذلیل کیا تھا، وہ خاموش راستے میں تھا وہ ہم سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا، ہم چاہتے تو نکل سکتے تھے لیکن ہم نے اسے ذلیل کیا ہمیں کبھی فکر نہ ہوئی کہ ہم اس سے پوچھتے کہ اے شخص تو بھوکا تو نہیں؟ تو کس حال میں ہے، تیری پریشانی کیا ہے کہ ایک طرف تو خاموش بیٹھا ہے کیا تجھے زندگی کے اس گلیمر کی ضرورت نہیں؟ کیا من نہیں چاہتا کہ اس میں گھومو۔ تو وہ غریب انسان جب پوچھا جاتا تو وہ کہتا۔ نہ پوچھا جارہا ہے، اس نے اپنی جانب توجہ بلانے کے لیے پتھر مارا تھا کہ لوگ آکر پوچھیں کہ تو نے پتھر کیوں مارا؟ تب یہ بتایا کہ میں بھوکا تھا، میں پیا سا تھا، لوگ مجھے ذلیل کررہے تھے، پر کسی کو یہ خیال نہ آیا کہ مجھ سے پوچھتے کہ تیری ضرورت کیا ہے۔

آج ایسا ہی کچھ حال اس ملک میں مسلمانوں کا ہوگیا ہے۔ آج ایسا ہی ماحول ہوگیا ہے۔ سب کے پاس زندگی کی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے حکومت بھی مددگار ہے، کسی کو ریزرویشن کے نام پر اوپر لایا جارہا ہے، ہرطرف سہولتیں موجود جب کہ آج کی حکومت کو پتہ ہے، ایسا نہیں کہ یہ بے خبر ہیں، انھیں معلوم ہے کہ مسلمان ہی سب سے زیادہ غریبی ریکھا کے نیچے زندگی گزار رہا ہے۔ جان لینا کافی نہیں ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت سید ظفر مسعود اشرفی کچھوچھوی

نحمده ونصلی علی ورسوله الکریم اما بعداھدنا الصراط المستقیم

میرے عزیز! مجھے مسلم ریزرویشن کے تعلق سے آپ کی ذہن سازی کرنی ہے اوراس کے تعلق سے تھوڑی سی وضاحت گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ ریزرویشن کے تعلق سے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے پلیٹ فارم سے جو میسیج دیا جارہا ہے اور ڈیمانڈ کی جا رہی ہے جو مانگ کی جارہی ہے وہ مانگ کوئی الگ نہیں ہے، گورنمنٹ آف انڈیا نے دے رکھا ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ جہاں گورنمنٹ آف انڈیا نے بیک ورڈ کلاس کو پچھڑے ورگ کو ۲۷% فیصد میں سے مسلمانوں کو آبادی کے تناسب کے حساب سے ہمارے بیک ورلڈ کلاس کے لوگوں سے علاحدہ کردیا جائے تا کہ اس کی فیسیلیٹیز ہمارے لوگوں کو مل سکے۔

عزیزان گرامی۔ ایسے ہی آزادی سے لے کر اب تک ۶۳ سال گزر چکے ہیں ۶۳ سال میں ہمیں ہمارے حقوق تو نہیں ملے لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ ترسٹھ سال کا ہر سال ہمارے خون کی ہولیوں سے رنگا ضرور رہا۔ فسادات کا وہ ننگا ناچ پورے ہندوستان میں ناچا گیا کہ کوئی سال ایسا خالی نہیں ہے کہ جس میں مسلمانوں پر ہندوستان میں ظلم و بربریت کا ننگا ناچ نہ ناچا گیا ہو۔ یہ ضرور ہمیں ملا ہے۔ ہمارے حق ہم تک نہیں پہنچے لیکن ہمارے خون سے ہولی ضرور کھیلی گئی۔

میرے عزیز! ہم امن وشانتی کے پیکر ہیں۔ ہمارا اسلام امن وشانتی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارا ریفارمر ہمارا رہبر امن وشانتی کہ

جب وہ تشریف لایا تو ظلم و بربریت نے اپنا بستر لپیٹ لیا۔ امن وشانتی پورے عرب میں پھیلی بلکہ امن وشانتی پوری دنیا میں اسلام کے نام سے پھیلائی گئی۔

عزیزان گرامی۔ انھیں ترسٹھ سالوں میں مسلم ریزرویشن کے نام پر جب قانون بنایا گیا اور کانسٹی ٹیوشن کے تحت دفعہ ۳۴۱ تحریر کی گئی تو اس پر دھارمک پابندی لگادی گئی، اسے پرتی بندھک کیا گیا، اسے دھارمک پرتی بندھ گھیرے میں ڈال دیا گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر دھارمک پرتی بندھ اس سے ہٹایا تو مسلمان قوم جو اسی کام کو کرتی ہے اس کا فائدہ اسے نہ پہنچ جائے۔

میرے عزیز آزادی کے بعد پانچ چھ سال تک احتجاج کرنے کے بعد اسی کانسٹی ٹیوشن میں اس آئین میں پارلیہ منٹ کے اندر ترمیم کیا گیا۔ ۱۹۵۶ میں دفعہ ۳۴۱ میں ترمیم کیا گیا اور ترمیم کرنے کے بعد دھارمک پرتی بندھ ہونے کے باوجود اس میں سکھ کمیونٹی کو سکھ مذہب کے ماننے والوں کو شامل کیا گیا۔ اسی طرح ۱۹۹۰ میں پھر ترمیم ہوئی اور بودھ دھرم کے لوگوں کو اس میں شامل کیا گیا۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ جس نے دلت مسلم کو شیڈول کاسٹ میں ڈالنے کی مانگ کی جیسا کہ اشرف ملت نے فرمایا۔ تو میں اس کی وضاحت کرر ہا ہوں کہ آج ۳۴۱ سے دھارمک پرتی بندھ ہٹاؤ تا کہ مسلمانوں کو بھی وہ مراعات حاصل ہوں جو غیروں کو حاصل ہیں جو ہماری ہمسایہ قوم کو حاصل ہے۔

میرے عزیز! میں تمام لوگوں کا جو دور دراز سے چل کر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی آواز پر اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اپنے حقوق کو سربلند کرنے کے لئے اپنی آواز کو بلند کرنے کے لئے اس میدان میں اکٹھا ہوئے ہیں میں ان سب کا ممنون ومشکور ہوں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انھیں جملوں کے ساتھ میں آل انڈیا علماء ومشائخ کی جانب سے پیش کیے جانے والے میمورنڈم کی تائید کرتے ہوئے آپ سے رخصت ہور ہا ہوں۔

وآخر الدعوانا ان الحمد لله رب العالمین

''اگر راہ میں کانٹے بچھانے والوں کو کانٹے بچھا کر جواب دیا جانے لگا تو پوری دنیا کانٹوں سے بھر جائے گی۔'' (چشتی صوفی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی)

●●●

اپنا حق مانگا بھی جاتا ہے، لیا بھی جاتا ہے اور چھینا بھی جاتا ہے جب نیت خراب ہو جائے۔

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی چوتھی تاریخی عظیم الشان کانفرنس

مسلم مہا پنچایت، بیکانیر (راجستھان)

۱۰ فروری ۲۰۱۳ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- اسلام، امن و شانتی کا مذہب
- صوفیہ امن عالم کے سفیر
- مساجد اور درگاہوں کو عمل اور عقیدت سے آباد کرو
- ابن عبدالوہاب نجدی کا من پسند اسلام
- ہند میں وہابی اسلام اور صوفیہ و مشائخ
- وہابیوں کی امامت و قیادت قبول نہیں۔ کیوں؟
- اسلامی جہاد کی حقیقت اور دہشت گردی
- وہابی گنبد خضریٰ ہٹاؤ تحریک چلانے والی قوم
- حجازِ مقدس سے شعائر اللہ کو مٹانے کا مجرم کون؟
- آل انڈیا علما و مشائخ ہندوستانی مسلمانوں کا ترجمان

خطبات

حضرت سید محمد مہدی میاں چشتی اجمیری سرپرست آل انڈیا مشائخ بورڈ

اللہ کریم کی ذات وہ ذات ہے کہ جس نے سب کو پیدا کیا ہے اور وہی خالق کل ہے، وہی مالک کل ہے، جو چاہے جسے چاہے جتنا چاہے عطا فرمائے۔ اور اس کے پیارے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اسی لئے اس نے اپنے اختیار سے۔ کیونکہ وہ مالک ہے، اس نے مالک کل بنا دیا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو۔ ہم اسی مالک کل سے وفاداری کے لئے آپ سے چند باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ وفادار بن کے دیکھو، پھر تمہیں کیا نہیں ملتا، ارے ملک کی وفاداری کے لئے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ملک کی، وطن کی محبت، ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ تو مذہب سے محبت کرنا، آقا سے محبت کرنا یہ تو وفاداری اور غلامی کی سب سے بین دلیل ہے، میرے آقا ﷺ پر جو نازل ہوا قرآن، جس میں ۶۶۶۶ آیت کریمہ ہیں، جس میں احکام ومنہیات ہیں، فضائل ومناقب ہیں، اہل بیت رسول کے فضائل، اصحاب رسول کی تعظیم وتوقیر، اولیائے کاملین اور صالحین کی بے پناہ فضیلت ہیں اس میں۔ اسی قرآن مقدس میں آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی کس طرح سے تعریفات کی، تفصیل میں نہ جاؤں گا، لیکن آقا نے جس چیز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بتائی، وہ نماز کہ جس کو یہ کہا گیا کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین نماز مؤمنین کی معراج ہے کہ جس کو قرآن مقدس نے ۸۲ مرتبہ زکوٰۃ کے ساتھ میں ذکر فرمایا، اور نماز وزکوٰۃ کا ذکر ایک ساتھ ۸۲ مرتبہ جہاں آیا ہو۔

تھوڑا سا اب ہمیں غور کر کے بھی دیکھنا ہے کہ ہماری مسجدیں کہیں ہم سے ویران تو نہیں ہو رہی ہیں، ہماری مسجدیں ہم کو یاد تو نہیں کر رہی ہیں، انہیں مسجدوں اور خانقاہوں کو آباد کرنے کے جذبہ کے تحت علماء ومشائخ بورڈ کا وجود عمل میں آیا ہے، تو الحمد للہ اس جذبہ کی ہم قدر کرتے ہیں اور اس جذبہ کا جو بھی کچھ اجر اللہ کریم عطا فرمائے یہ اس کی شان ہے۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی بنیاد کسی ایسی ویسی شخصیت نے نہیں ڈالی بلکہ بڑی بھاری بھرکم شخصیت نے اس کی بنا ڈالی ہے کہ جس کے آباء واجداد نے تخت وسلطنت کو ٹھوکر ماردی ہے، تخت شاہی کو ٹھوکر مار کر فقیری اختیار کی ہے۔ اور آج اس بات کو میں دعویٰ سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ (یہ ملک میرے خواجہ کا، اور ہم ان کے ہیں، سارے لوگ ان کے ہیں اور انہوں نے لوگوں کو اپنا بنانے کے لئے کسی طاقت کا استعمال نہیں کیا، بس اپنا کردار اور اسلام کی صحیح تعلیم پیش کی، لوگ اپنے ہوتے چلے گئے، اپنے اعمال پر گھمنڈ نہیں کیا کسی سے کوئی دبنگئی نہیں کی اور نہ ہی دکھائی بلکہ لوگوں میں اس دبنگئی کا جو کیڑا تھا اُس کیڑے کو نکالنے کی کوشش کی، اور اپنے وقت کے بادشاہ کو بھی فقیر بنا کر رکھا کہ مزاج فقیرانہ رکھو، اگر چہ تم تخت شاہی پر بیٹھے ہو، لیکن اگر تمہارے پاس کچھ نہیں اور تم اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ رہے ہو۔ کبر وغرور، نخوت اور گھمنڈ کے اندر اگر تم موجود ہو تو یہ تمہیں تباہی اور بربادی کے دہانے پہ لے جائے گی۔ آپ کے وطن کا، آپ کے محلّہ کا، آپ

کے شہر کا، کوئی بھی فرد، کسی کو بھی ماننے والا ہو، چاہے بدھسٹ ہو، چاہے عیسائی ہو، چاہے وہ کسی مذہب کا ماننے والا ہو، اگر چہ وہ آپ کے مذہب پر نہیں، اس کا مذہب اس کو مبارک، ہمارا مذہب ہم کو مبارک۔ لیکن ہمارے وطن میں ہے، ہم کو اس وطن میں رہنے کی بنیاد پر اس سے محبت کرنا ہے اور کچھ لوگ یہ دوریاں بناتے ہیں اُن کو پہچاننے کی کوشش کرنا ہے۔ اور سب سے اہم بات! آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین'' تم میں سے کوئی مؤمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد، اپنے ماں، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔ اللہ کریم ہم کو آپ کو سب کو آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

دوستو! اسلام کے بنیادی رکن پانچ ہیں، کلمئہ توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ یہ پانچ بنیادی کلموں میں سے ایک بنیادی کلمہ تو آپ پڑھ چکے ہیں اور مؤمن ہو گئے ہیں۔ دوسرا بنیادی کلمہ نماز ہے، جو آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ مال سے بڑی محبت ہوتی ہے مال جلدی نکلتا نہیں، مال کو تم نکال کر دیکھو، پھر تمہارے مال میں کتنی برکت ہوتی ہے۔ میرے آقا سرکار کائنات علی شیر خدا جو باب العلم ہیں، فرماتے ہیں کہ جو تم نے خرچ کیا راہ خیر میں وہی باقی رہا، اور جو تم نے باقی رکھا در حقیقت وہ باقی نہیں، کیونکہ اس کو فنا ہونا ہے''، اپنے مالوں کی زکوٰۃ جو زکوٰۃ کا حق ہے اس طرح ادا کرنے کا ابھی سے عہد کر لینا ہے۔

اگر ہم سے بھول ہوگئی ہے نمازوں میں تو مولیٰ تعالیٰ ہمیں نمازوں کا پابند بنادے، اگر زکوٰۃ میں کمی ہوئی ہو تو زکوٰۃ کو پورا کرنے کی مولیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے، اگر کوئی صاحب استطاعت ہیں، حج نہیں کیے ہیں، اب تک تو حج میں جانے کی جستجو کرتے رہیں اور جو لوگ، نوجوانوں سے خصوصا کہنا چاہونگا کہ خدارا اپنی نوجوانی کو اللہ کے حضور حاضر ہو کر پیش کردو، دیکھو تمہارے لئے مسجدیں انتظار کر رہی ہیں، وہ مسجدیں جہاں پر تم رہ رہے ہو، اس کے قریب تم کھڑے ہو، لیکن مؤذن نے اذان دی اور تم اپنی ضرورتوں میں مصروف ہو، خدارا اُس کی طرف بڑھ کر دیکھو، اس کے بعد تم کو کیا اکرام و انعام ملتا ہے، مزدوری تو کرو، پھر دیکھو وہ مالک و مولیٰ، وہ پالنہار ہم کو کس طرح سے انعام عطا فرماتا ہے۔

مفتی محمد ایوب نعیمی اشرفی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یایها الذین اٰمنوا اٰمنوا

اسلام امن و سلامتی کا گہوارہ ہے، ہماری سلامتی، ہماری کامیابی اور فلاح و بہبود، اسلام ہی کے اندر ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا، اسلام سلامتی کی تعلیم دیتا ہے، اسلام کے دائرہ میں جو آ گیا وہ سلامتی میں آ گیا، اسلام سلامتی کا پیغام دینے والا ہے، اس کی تعلیمات کا لب لباب اور نچوڑ یہ ہے کہ اے لوگو! ہمیں پیدا کرنے والا خالق و مالک، خالق موجودات، پوری کائنات کا مالک خدا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ذات قدیم ہے، وہی باقی ہے، ظاہر ہے وہی **باطن**

ہے، ہر چیز کا مالک وہی ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں، حیی ہے، قیوم ہے، سمیع ہے، بصیر ہے، متکلم ہے، معین ہے، کریم ہے یہ اللہ کی صفات ہیں۔ رسول کی غلامی، ان کی محبت، ان کی نیازِ عقیدت ہی میں خدا کی رضا ہے۔ وہ راضی تو خدا راضی ہے، وہ راضی نہیں تو خدا راضی نہیں۔ خدا کی رضا رضائے مصطفیٰ کے اندر ہے، جواُن سے ملتا ہے خدا سے ملتا ہے، جواُن سے بھاگتا ہے خدا سے دور ہوتا ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اس میں کوئی مفر مقر

جو وہاں پہ ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

قرآن کا اعلان ہے ’اے لوگو! اپنی سلامتی اور امن کے واسطے اسلام سے وابستہ ہو جاؤ۔‘‘ اسلام کی تعلیم کو اپناؤ اور دل میں جگہ دو اور سرکار دو عالم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرو، آج مسلمان ہو، آج مؤمن ہو کل بھی اسی پر قائم رہو۔ ہمارا آپ کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ ایمان پر قیام و دوام ہو تو اپنی آخرت بہتر ہے، ایمان اگر ختم ہو گیا تو انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ آخرت کی بہار اگر ہے تو ایمان کی بقاء اور سلامتی کے اندر ہے اور ایمان کی سلامتی سرکار مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کے اندر ہے۔ جو آپ کا غلام ہے ایمان پر قائم ہے ہمیشہ یاد رکھیں اور سب سے پیارے خداوند قدوس کے آپ ہی ہیں۔ اولیاء ہوں انبیاء ہوں سب انہیں کے محتاج کرم ہیں۔ لہٰذا اگر بارگاہ بے نیاز کی خوشنودی چاہتے ہو، اس کی رضا چاہتے ہو، آخرت کی بہاریں چاہتے ہو تو بارگاہ رسالت میں آ جاؤ، ان کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ لوگ جو خداوند قدوس کی محبت اور اس سے عشق کا دعوی کرتے ہیں اور رسول پاک ﷺ کی محبت اور مقبولیت کا انکار کرتے ہیں، گستاخانہ کلمات لکھتے ہیں ان کو خدا کی ذات سے کوئی تعلق نہیں۔ خدا کا پیارا وہی ہے جو بارگاہ مصطفیٰ کا پیارا ہے۔ قرآن کریم کا اعلان ہے ’’اے لوگوں اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے محبوب کی بارگاہ میں آ جاؤ‘‘ کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول خدا ﷺ آج بھی زندہ ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: نَبِیُ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ جو یہ کہیں مٹی کا ڈھیر ہیں معاذ اللہ وہ گمراہ ہیں، بددین ہیں، ظالم ہیں اپنی عاقبت کو خراب کر رہے ہیں۔ ہمیں ایسی باتوں میں نہیں آنا ہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ ہمارے آقا زندہ ہیں،، سارے اولیائے کرام اپنی قبروں میں آج بھی تصرفات کر رہے ہیں۔ انہیں مٹی کا ڈھیر سمجھنا خدا سے دوری اختیار کرنا ہے، آخرت خراب کرنا ہے، اپنے ایمان کو برباد کرنا ہے۔ وہ خدا سے کبھی قریب نہیں ہوسکتا بورڈ کا یہی اعلان ہے کہ اے لوگوں اپنے ایمان پر قائم رہو، اہل سنت کی تعلیمات کو اپناؤ، اسی پر قائم دائم رہو، اسی پر ہمارا خاتمہ ہو۔ آمین

مسلمان کامل وہی ہے جو کسی دوسرے کو ایذا، تکلیف نہ پہنچائے، پڑوسی کا خیال رکھے وہ پڑوسی چاہے کوئی ہو، ہر ایک کا خیال رکھے۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنا، ہر پڑوسی کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا ’’تم پر تمہارے پڑوسی کا حق ہے، تمہارا پڑوسی کوئی ہو، اس کا خیال رکھو تا کہ وہ جان لے کہ اسلام یہ ہے کیونکہ ہمائے آقا ﷺ سارے جہان کے لئے رحمت ہیں۔ ہماری شان تو یہ ہو کہ ہم کسی پڑوسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اس سے اسلام کی سلامتی کے پیغام کا اعلان کرتے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان جمہوریت کا علم بردار ہے۔ یہاں کے بسنے والے ہندو مسلم سکھ عیسائی ہیں سب کا خیال رکھیں اور اسلام کی تعلیمات کو

اپنائیں، اس کی تبلیغ کرتے رہیں۔

آل رسول کا ایک مقام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو دو چیزیں دے کر جا رہا ہوں قرآن اور اہل بیت، دونوں کا احترام تم پر واجب ہے۔ اس لیے ان کی آواز پر لبیک کہنا ہم پر لازم ہے۔

اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف اشرفی جیلانی

یہ بورڈ غریب نواز کے غلاموں کا ہے۔ یہ بورڈ خواجہ غریب نواز کی دی ہوئی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بنایا گیا ہے، یہ بورڈ اولیائے کرام کے فیضان اور ان کی انسانیت کی تعلیم جو، انہوں نے اپنی پوری حیات میں دی، ان تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اور ان لوگوں کو جو، اسلام کے نام پر دہشت گردی پھیلا رہے ہیں، ان کے لئے چیتاونی ہے یہ بورڈ۔ آج اسلامی آتنک واد کے نام کا ایک کنفیوزن ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ Lose of knowledge (لاعلمی) کی وجہ سے کبھی کبھی قلم سے کچھ ایسی باتیں نکل جاتی ہیں جس سے عوام کو تکلیف ہوتی ہے۔ آج کنفیوزن دور ہو جائے کہ محمد ﷺ بانی اسلام ہیں اور دنیا کا ہر مسلمان انہیں اپنا پیشوا مانتا ہے، ان کی زندگی کے ہر گوشہ کو اپنی زندگی بناتا ہے، اور جو ایسا کرتا ہے تو کوئی غریب نواز بنتا ہے، کوئی مخدوم اشرف بن جاتا ہے، کوئی محبوب الٰہی بن جاتا ہے، مسلمان کا فقط نام رکھ لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہو جاتا ہے، مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں جب تک کہ اس کے دل میں نبی کی سچی محبت نہ ہو، اور نبی کی تعلیمات کے مطابق زندگی نہ گذارتا ہو۔ اسلام آتنک وادی مذہب کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جس زمین پر تشریف لائے وہ زمین کنکریلی، بنجر یلی کہ ہری گھاس تک نہیں۔ اور وہاں رہنے والی قوم بھی اس زمین کی مانند تھی کہ ان کا قلب اتنا سخت تھا، اتنا کٹھور کہ رحم و محبت کی ایک رتی بھر ہریالی نہیں پائی جاتی تھی۔ ظلم، جبر، زنا بدکاری، شراب پسندیدہ شوق تھے۔ اور اکثریت ملوث تھی اس میں، ایک آتنک کا ماحول، ایسا atmosphere (تھا کہ) کوئی محفوظ نہیں تھا، خطرہ سب کے لئے (بنا ہوا تھا) ایسے کٹھور قلب رکھنے والے، ایسے سخت دل رکھنے والوں کے درمیان اور ایسی زمین پر رحمت عالم تشریف لائے اور آنے کے ساتھ ہی رب کی وحدانیت کا اعلان نہیں کیا، آنے کے ساتھ ہی یہ نہیں کہا کہ میں نبی ہوں۔ چالیس سالہ زندگی دے رہے ہیں اس قوم کو، جو ظالم ہے، جابر ہے، لڑائی جھگڑا پسند کرتی ہے، انتہا تو یہ ہے کہ غیر تو غیر، پڑوسی تو پڑوسی، اپنی اولاد بھی ان کے ظلم سے محفوظ نہ تھی، اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے۔ ایسا مزاج رکھنے والوں کے درمیان ہمارے نبی ﷺ تشریف لائے، بانی اسلام تشریف لائے۔ ان کی صحبت میں، ان کی زندگی کو دیکھ دیکھ کر جب لوگ ان کے قریب آئے اور جب نبی کی محبت ان کے دل میں پیدا ہوگئی، نبی کی چالیس سالہ زندگی کا وہ عرصہ جب اس قوم پر گذرا جب وہ قوم نبی کے قریب آئی، نبی کی محبت اس نے اپنے قلب میں پیدا کر لی، تو وہ قوم جو ظلم و بربریت کو پسند کرتی تھی نبی کی قربت حاصل کر کے اور ان کی محبت کو دل میں بسا کر جب وہ قوم چلی تو دنیا کو چلنا سکھا دیا، جب وہ قوم بیٹھی تو دنیا کو بیٹھنے کا سلیقہ سکھا دیا، جب اس نے انصاف کی کرسی پر اپنے آپ کو بٹھایا تو عدل و انصاف کا وہ مینارہ کھڑا کر دیا کہ جس کی نظیر آج تک دنیا نہیں دے سکتی۔

تو دوستو! اب آپ اندازہ کرو کہ وہ نبی جو ایسی ظالم قوم کے درمیان آئے، اس نبی کی صحبت اختیار کر کے وہی قوم تعلیم دینے والی بن جائے، وہی قوم رحم کرنے والی بن جائے، وہی قوم انصاف کرنے والی بن جائے، تو ذرا سوچو! جب نبی کی صحبت اختیار کر کے ظالم رحم دل بن جائے، تو وہ مذہب جو ہمیں نبی سے ملا، وہ دین جو نبی سے ملا، جو اسلام ہمیں محمد ﷺ سے ملا وہ آتنک وادی مذہب کیسے ہو سکتا ہے۔

لیکن پھر بھی confusion ہے، اسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ سنی مسلمان کس اسلام کو مانتا ہے۔ موجودہ دور میں پروپیگنڈہ کے ذریعہ دو parallel اسلام چل رہے ہیں، ایک اسلام وہ جو نبی سے صحابہ نے لیا، صحابہ سے تابعین نے لیا، تابعین سے تبع تابعین نے لیا، ان سے اولیائے کرام نے لیا اور ہم نے خواجہ غریب نواز سے لیا، ہم نے مخدوم سمناں سے پایا، ہم نے محبوب الٰہی سے پایا، ہم نے مختلف جگہوں سے، ہندوستان کی مختلف خانقاہوں سے پایا۔ یہ اسلام جو نبی سے صحابہ، صحابہ سے تابعین، تابعین سے تبع تابعین ان سے اولیائے کرام کو اور آج تمام ہندوستان میں اسلام کا گلشن لہرا رہا ہے، یہ ہے sequence اور ہم لوگوں تک اسلام کی صحیح ترتیب۔ آج ایک اور اسلام establish ہو رہا ہے جو ابن عبد الوہاب نجدی کا دیا ہوا ہے، جی ہاں ابن عبد الوہاب کا! اُس نے اسلام کی تعلیمات کو مسخ کر دیا، اس نے (اسلام میں) اپنی پسند اور اپنے مزاج کا دخل پیدا کر دیا۔

دیکھو دوستو! جس کے پاس جو چیز ہوتی ہے وہی دیتا ہے، اور بولتا بھی وہی ہے، جب کوئی اپنے پیر کا ہاتھ چومتا ہے انہیں شرک نظر آتا ہے، کوئی اپنے والد کا ہاتھ ادب سے چوم لیتا ہے، محبت سے چوم لیتا ہے انہیں شرک نظر آتا ہے، جب کوئی اپنے استاد کا ہاتھ چوم لیتا ہے انہیں شرک نظر آتا ہے، جب کوئی بچہ رات میں مشائخ یا علماء سے ماں کی فضیلت سن لیتا ہے اور سن کر گھر آتا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، صبح اٹھا، ماں کو دیکھا، قدم پر نگاہ پڑی، رات کی تقریر یاد آ گئی کہ یہ تو میری جنت ہے اور جب اس نے جنت کو دیکھ لیا تو شوق پیدا ہوا۔ لاؤ اپنی جنت کو چوم لوں، چومنے گیا، انہیں سجدہ نظر آ گیا۔ عجیب حال ہے، کون سا اسلام پیش کر رہے ہیں جس میں کہیں محبت ہے ہی نہیں؟

نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اُس نے کہا یا رسول اللہ! دستور عرب ہے لوگ اپنے بچوں کو چومتے ہیں میں نہیں چومتا تو نبی ﷺ نے فرمایا اُس کا دل سخت ہے۔ کیا سمجھ میں آیا چومنا اظہار محبت ہے اور جو، نہ چومے سمجھ لو وہ سخت دل ہے۔ جب قلب سخت ہو اُس سے کیا ملے گا، جو سخت دل ہو کیا وہ انصاف کرے گا؟، کیا وہ رحم کرے گا، جو سخت دل ہو کیا وہ انسانیت کا پاٹھ پڑھائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ان تمام چیزوں کا تعلق محبت سے ہے، جس قلب میں محبت ہوگی وہ سب کو اپنائے گا۔ قلب میں نبی کی محبت کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور جب نبی کی محبت قلب میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ ذات اتنی روشن ہو جاتی ہے، ایسا درس دینے والی بن جاتی ہے کہ چاہے وہ ذات زمین پر ہو تب بھی اللہ کے بندے اس کے قریب ہوتے ہیں اور وہ ذات زمین میں ہو، تب بھی اللہ کے بندے اس کے قریب نظر آتے ہیں۔ غریب نواز کا آستانہ محبوب الٰہی کا آستانہ اور تمام اولیائے کرام کے آستانے اس بات پر شاہد ہیں کہ جب تک یہ زمین پر تھے تب بھی اللہ کے بندے ان کے قریب تھے۔ آج زمین میں ہیں تو بھی بندے ان کے قریب ہیں، وہ وہاں سے

آج بھی ہم سے محبت فرمارہے ہیں۔

کچھوچھہ شریف کی اپنی ایک تاریخ ہے، اجمیر شریف کی اپنی ایک تاریخ ہے، مارہرہ شریف کی تاریخ ہے، بریلی شریف کی تاریخ ہے، حکومت کو مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے ان خانقاہوں سے کوئی نظر نہیں آتا۔ نظر وہ آتے ہیں جن کو کوئی ان کے محلّہ میں بھی نہیں جانتا، مسلمانو! یہ ملک تمہارا ہے، یہ ملک ہمارا عزیز وطن ہے، جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ہماری ہے، اپنے دین اور عقیدہ کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ سعودی وہابی حکومت ہمارے دیش میں اپنے ایجنٹوں کو بھیجنا بند کرے۔

آج سے دوسو سال پہلے جب یہ وہابی فکر انگریزوں نے اس ملک میں امپورٹ کیا تو اسی وقت ہماری جماعت کے اور سلسلہء چشتیہ کے ایک عالم حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی، غریب نواز کا فیضان لے کر، کھڑے ہو گئے اور مقابلہ کیا، مناظرہ کیا دہلی کی جامع مسجد میں، اور اس ملک کی آزادی کے لئے پورے ہندوستان کے خواجہ کے چاہنے والے مسلمانوں کو یونائٹ کرلیا، علامہ فضل حق خیرآبادی کی قیادت میں اس ملک کا سنی مسلمان کھڑا ہو گیا، اپنے قلب میں، اپنے سینوں میں آزادی کا جذبہ لے کر خون بہایا، پچاس ہزار سے زیادہ علمائے اہل سنت ملک کی آزادی اور اس کی تڑپ لے کر سولی پر چڑھ گئے۔

یہ قربانیاں ہیں دوستو! آج پھر اس ملک پر اسی طرح کے خطرے ہیں۔ یہ خواجہ کے دیوانوں کی، خواجہ کے چاہنے والوں کی پھر سے ذمہ داری ہے، ہمیں اپنے ملک کو بچانا ہے اور ایسی فکر رکھنے والوں کو منہ توڑ جواب دینا ہے، اور اپنی حکومتوں کو بتانا ہے کہ آپ کنفیوز ہو، آپ کو غلط فہمی ہے، جب ہمارے اکابرین نے کہا کہ ''ان کی امامت قبول نہیں' آج تک ہم مانتے چلے آرہے ہیں، کوئی بھی سنی مسلمان کسی بھی وہابی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ جو ہندوستان کے سنی مسلمانوں کا یونائٹڈ پلیٹ فارم (united platfarm) ہے، جو خانقاہوں میں بیٹھے ہوئے تمام ذمہ داروں کا بورڈ ہے اور ان سے وابستہ علماء کا بورڈ ہے، یہ بورڈ اعلان کرتا ہے کہ وہابی کی امامت تو ہمیں پہلے ہی قبول نہ تھی اب قیادت بھی قبول نہیں، اس لئے کہ یہ وہابی اپنی امامت اب قیادت کے ذریعہ منوانا چاہتے ہیں، اسی لئے انہوں نے پولیٹکل گیلری (political gallery) میں اقتدار حاصل کر کے اس ملک کے وقف بورڈ اور حج کمیٹی پر قبضہ کرلیا ہے تاکہ وقف بورڈ کے ذریعہ اوقاف کی مساجد پر قبضہ کرلیں۔

آج یہ ہو رہا ہے کہ پورے ہندوستان کے وقف بورڈ پر وہابی فکر کے لوگ بیٹھ گئے ہیں اور وہاں سے ہماری مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ امام وہابی مقتدی سنی، یہ قیادت کے راستے اپنی امامت منوانا نہیں تو اور کیا ہے؟ آج اسی قیادت کے راستے امام آتے ہیں

سنی مسلمانوں کی آج ذمہ داری بن چکی ہے کہ ہم آواز اٹھائیں اور آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے میڈیا کے ذریعہ اپنی حکومت کو چاہے وہ ریاستی ہو یا مرکز کی حکومت انہیں بتادیں کہ اس ملک میں جو مسلمانوں کی آبادی ہے اس میں اسی ۸۰ فیصد خواجہ کا چاہنے والا مسلمان ہے اور ان مسلمانوں کا ان وہابی نجدی، سعودی حکومت کی اتباع کرنے والوں سے کوئی رشتہ نہیں، کوئی لینا دینا نہیں۔

ہم ہندوستانی مسلمان اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں' وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول ہے'، کسی کو بھی قیادت قبول نہیں ،کسی کو بھی امامت قبول نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وقف بورڈ پر ایک بھی وہابی، چپراسی سے لے کر چیئر مین تک ہمیں نہیں چاہئے۔ یہ

وقف بورڈ سنی مسلمانوں کا ہے اور اس میں سنی مسلمان ہی نمائندگی کرے گا، اس لئے کہ وقف کا تعلق صرف اور صرف سنی مسلمانوں سے ہے۔ ہماری حکومتیں جان لیں کہ ان کی پارٹی میں چاہے جس کو لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں، سیاسی جماعت ہے چاہے جسے لیں لیکن کسی بھی سیاسی جماعت کو ہم یہ اختیار نہیں دیتے کہ ہمارا قائد وہ چنیں، ہمارا قائد تو وہی ہوگا جو خواجہ کا چاہنے والا ہوگا، ہمارا قائد تو وہی ہوگا جسے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی حمایت حاصل ہوگی، اگر اس کے خلاف قدم اٹھایا گیا تو ہم بھی جانتے ہیں کہ سنودھان (آئین) نے ہمیں حق دیا ہے، ہمیں پاور دیا ہے، ہم اپنے اس پاور کا استعمال کریں گے، ہم حکومت کرنے کا حق ہی نہیں دیں گے اگر ہماری مرضی کے خلاف ہمارے اوپر قائد تھوپا گیا۔

ہم آپ کو اپنی لڑائی میں شامل کرنا چاہتے ہیں، آیئے، ہمارا ساتھ دیجئے اس لئے کہ دیش ہت (ملک مفاد) میں اور اپنے دھرم ہت (مذہبی مفاد) میں آتنک واد کے خلاف جو آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے مہم چلائی ہے، اس مہم کو آگے بڑھانے کے لئے اور کامیاب کرنے کے لئے ہمیں آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے۔

سید جلال الدین اشرف (قادری میاں)

آج کہا جاتا ہے کہ یہ اسلامی آتنک واد ہے، نہیں (ایسا نہیں) بلکہ مسلمان جہاد کرتا ہے، قتال الگ چیز ہے، جہاد الگ چیز ہے۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا جہاد اس کے نفس کا جہاد ہے، وہ پہلے اپنی اصلاح کرتا ہے اور جو شخص پہلے اپنی اصلاح نہیں کرتا وہ دوسروں کی اصلاح کیا کرے گا؟ (ہاں) ہم جہاد کے قائل ہیں اور دنیا کا ہر سچا انسان جہاد کا قائل ہے، کیوں کہ ہر مذہب باطل کے مقابل میں کھڑا ہوا ہے، باطل کسی بھی صورت میں ہو یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ ناتے دار ہے یا رشتہ دار ہے، اگر وفادار نہیں غدار ہے تو اس سے جہاد ہوتا رہے گا۔

میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج جہاد کا ایک غلط معنی جو آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ جہاد صرف کافروں مشرکوں سے ہی کیا جاتا ہے، تو میں آپ کو بتا دوں کہ مذہب اسلام میں بانی اسلام نے ہمیں دعوت یہ دی ہے کہ دیکھو اگر جہاد کے لئے جانا ہے تو فساد کو لے کر مت جاؤ، پہلے اپنے نفس سے جہاد کرلو۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی بوڑھا ضعیف العمر ہے اُسے چھیڑنا نہیں، کسی بچے کے اوپر تلوار مت اٹھانا، کسی مظلوم پر ظلم مت کرنا۔ اسلام جہاد کی دعوت دیتا ہے، جب فساد بڑھ جاتا ہے جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے، جب خطائیں بے لگام ہو جاتی ہیں، تو ان خطاؤں کو مٹانے کے لئے جہاد کیا جاتا ہے۔

جو اسلامی آتنک واد کے نام سے آج پوری دنیا میں مسلمانوں کو رسوا اور بدنام کیا جا رہا ہے، اس جہاد کے لئے کسی کا فتویٰ نہیں۔ یہ تو ۱۵۰ برسوں سے (جہاد کے نام پر) فساد پھیلایا جا رہا ہے، یہ جہاد ہرگز نہیں۔ سلطنت ترکیہ اور دور عثمانیہ کے بعد ان سعودیوں نے ۱۵۰ سال قبل ابن عبد الوہاب نجدی نام کا ایک فتنہ عرب کی دھرتی پر بویا، اور اس کے ذریعہ انہوں نے سلاطین ترکیہ پر ظلم کیا، صرف سلاطین ترکیہ پر ہی ظلم نہیں، بلکہ پوری دنیائے اسلام پر ظلم کیا۔ یہ ظالم ایسے ہیں، ان کے نظریہ اور خیالات ایسے ہیں کہ ایک عرصہ دراز

سے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کے آثار کو قائم کیا ہوا تھا، حضرت رسول کریم ﷺ نے جنت البقیع میں صحابہ کرام کے مزارات کی تخصیص فرمائی تھی، لیکن ان ظالموں نے ان آثار کو مٹا دیا۔ گنبد انھیں اس لئے اچھا نہیں لگتا کہ جو کوئی گنبد میں جاتا ہے، وہ اچھا بن کر واپس آتا ہے، اس لئے ان وہابیوں کو گنبد اچھا نہیں لگتا، کہ برا جاتا اچھا نکلتا ہے، چور جاتا ہے ولی نکلتا ہے، یہ وہابی اسی بات سے بڑے پریشان ہوئے کہ لوگ جنت البقیع میں جاتے ہیں، عاشق اہل بیت بن کر نکلتے ہیں، امہات المؤمنات کی قبروں پر جاتے ہیں، ان کے عاشق بن کر نکلتے ہیں، صحابہ کی بارگاہوں میں حاضری دیتے ہیں، تو ان کے عاشق بن جاتے ہیں۔

اس لئے جب ۱۵۰ سال پہلے سعودی عرب (حجاز) پر قبضہ کیا تو سب پہلے گنبد ہٹاؤ ابھیان (تحریک) چلایا، جنت المعلی سے گنبد ہٹایا، جنت البقیع سے گنبد ہٹایا، سید الشہداء کے مزار اقدس سے گنبد ہٹایا، ظلم کی انتہا کر ڈالی۔ یہ اسلامی آتنک واد جسے تم کہتے ہو، یہ مسلمانوں کے سماج میں ایک ناسور ہے، یہ بہت گندہ اور پلید ہے۔

(اب تو حد ہوگئی) اب صرف سعودی عرب کے گنبد نہیں ختم کر رہے ہیں بلکہ جہاں جہاں گنبد ہیں وہیں طالبان دکھائی دیتا ہے، جہاں گنبد ہے وہاں القاعدہ ہے، یہ گنبدوں کو مسمار کرنے کی تحریک ہے۔ یہ کبھی افغانستان گئے، وہاں مزاروں کو اڑایا، کبھی کشمیر جاتے ہیں سب آثار شریف کو اڑانا چاہتے ہیں، کبھی اجمیر آتے ہیں تو خواجہ کے گنبد کو اڑانا چاہتے ہیں۔

یہ میری تنہا اپنی زبان نہیں، یہ آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کی زبان ہے، یہ تمام اہل سنت و جماعت کی بولی ہے، یہ حق کی بولی ہے۔

مسلمان نفرت میں تلوار نہیں چلاتا، کیوں کہ ہمارا رسول صرف مسلمانوں کا رسول نہیں، سارے جہاں کے انسانوں کا رسول ہے، ہمارے مذہب کی بنیاد نفرتوں پر نہیں، ہمارا مذہب تو نفرتوں کو دور کرتا ہے، خلاؤں کو مٹاتا ہے، محبتوں کا پیغام عام کرتا ہے۔ اللہ کے رسول کا فرمان جب تک عام نہیں ہوگا، مسلمانوں کی امن و سلامتی کا پیغام عام نہیں ہوسکتا۔ مذہب اسلام تو امن و امان کا پیغام دیتا ہے، اسلام تو محبت اور شانتی کا میسیج دیتا ہے۔

سلاطین ترکیہ نے حرم پاک میں جو دالان بنائی تھی اس دالان میں ہر چہار سو عاشقان مصطفیٰ نے گنبد بنایا تھا، لیکن آج وہی سعودی عرب ہے جو اُن گنبدوں کو گرانا چاہتے ہیں بلکہ گرا رہے ہیں، یہ گنبد کی نفرت میں پاگل پن کی حد کو پہنچ گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ ابھی تک درگاہوں اور مسجدوں پر اٹیک کر رہے تھے، لیکن اب تو یہ پارلیامنٹ تک پہنچ گئے ان کا مشن ہی یہی ہے کہ جہاں کہیں بھی گنبد دِکھے اسے گرادو۔

ایسے پاگل اور وحشی لوگوں کا ایک امن پسند سماج میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ حکومت ہند سے میں گذارش کرتا ہوں کہ ایسے وحشیوں کو قید خانوں اور کال کوٹھریوں میں بند کر دیا جائے، تاکہ پھر وہ اس امن و آشتی کے ملک ہندوستان میں فساد نہ کرسکیں۔

آج کی اہم ضرورت ہے کہ وقف بورڈ ہمارے حوالہ کیا جائے، سچر کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے اور حکومت ہند کی جانب سے مسلمانوں کی بہتر تعلیم کے لئے مسلم اکثریتی علاقوں میں کمیونٹی ایجوکیشن سنٹر کھولے جائیں تاکہ وہ پڑھیں اور آگے بڑھیں ان کی ترقی میں ملک کی ترقی ہے، ہم حکومت ہند سے مانگ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے تعلیمی سہولیات فراہم کرائے۔

دعا کرتے ہیں کہ رب کریم اس بورڈ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے ، ہمارے اتحاد کو مولیٰ تعالیٰ اور مستحکم بنائے ،علمائے ملت اسلامیہ اور مشائخ عظام دونوں میں اللہ ہرکتیں اور برکتیں عطاء فرمائے اور مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو مل کر اہل سنت و جماعت کے فروغ کے لئے خوب خوب محنت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔آمین

سید نورالدین اصدق چشتی مصباحی ، بہار شریف

ہم حضرت مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

برادران ملت اسلامیہ! اللہ کے رسول ﷺ کی ذات مدار ایمان ہے۔ان سے وابستہ ہر چیز ہماری ایمانی حرارت اور ایمانی وابستگی کا سامان ہے۔یہ میری اپنی فکر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے: واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ کہ تم مقام ابراہیم کو اپنے لئے مصلیٰ بنالو۔مقام ابراہیم ایک پتھر ہی کا تو نام ہے۔جس پر سیدنا ابرہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر کعبہ کی تعمیر کیا کرتے تھے۔روایتوں میں آیا ہے کہ اس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان موجود ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی اتنی توقیر فرمائی کہ مقام ابراہیم کو نماز کے لیے جگہ مقرر کرنے کی تاکید وتلقین فرمادی۔

ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ کہ (بیشک) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔یہ صفا ومروہ کی حقیقتیں کیا ہیں یہ آپ خود اچھی جانتے ہیں، واقعہ بتانا مقصود نہیں۔علمائے کرام بتاتے ہیں کہ اگر کوئی (حاجی دوران حج) دوڑ نہ لگائے اس کا حج نہ ہوگا۔یہ کیا ہیں؟ آثار ہی تو ہیں اور آثار کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر محفوظ کیا۔یہ آثار مصطفیٰ کی حفاظت نہیں تو اور کیا ہے؟

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا من زار قبری وجبت له شفاعتی ۔ہم نبی ﷺ کی تربت کی زیارت کر کے اپنی شفاعت کا انتظام کرتے ہیں۔ہم تو وہاں نثار ہونے کے لئے جاتے ہیں۔یہ جو سعودی حکومت اپنے آپ کو خادم حجاج کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم یہاں حاجیوں کی سہولت کے لئے مسجد نبوی کے باب اور جنت البقیع کے کچھ حصہ کو شامل کر کے ایک کامپلیکس بنائیں گے، ایک شاپنگ مال اور فائیو اسٹار ہوٹل بنائیں گے تاکہ حجاج کرام کو آسانیاں فراہم ہوسکیں۔اس تعمیر کے پیچھے ان کا منصوبہ یہ ہے کہ گنبد خضریٰ نظر سے ہٹ جائے۔ہم ہرگز گوارا نہیں کریں گے۔ہمیں کچھ اور نہیں چاہئے۔ہمیں روضۂ مصطفیٰ کی حفاظت چاہئے۔

یہ ظالم کون ہیں جو ہمیں آسانیاں فراہم کرنے کی بات کر رہے ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے مولد نبوی، رسول اللہ ﷺ کی جائے پیدائش کو توڑ کر وہاں لائبریری بنادی۔حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے روضہ کو ختم کردیا، حضرت عثمان غنی کی قبر کو مٹا ڈالا، خاتون جنت کی قبر کی نشانیوں ختم کرڈالا ، حضرت حسن مجتبیٰ کے روضۂ مقدس ڈھادیا۔

یہ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں، یہ عشق مصطفیٰ کو کیوں مٹا دینا چاہتے ہیں، اسے ہم سے کیوں چھین لینا چاہتے ہیں، یہ رسول اللہ کے باغی ہیں، اسی لئے ان کی نشانیوں کو مٹا دینا چاہتے ہیں ورنہ انہوں نے شاہ عبدالعزیز کے پیالے، گلاس تک کو نہیں چھوڑا ہے، اس کے جبہ کو محفوظ رکھا ہے، اس کے ملبوسات کو محفوظ رکھا ہے۔کیا یہ انصاف ہے؟ کہ ایک طرف نبی سے منسوب نشانیوں کو مٹایا

جائے اور دوسری طرف سعودیوں، وہابیوں، نجدیوں کے آثار کو بچایا جائے۔

دوستو! میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں، یہ (وہابی، سعودی) باب عبدالعزیز تو بناتے ہیں، شاہ فہد باب بناتے ہیں، باب فیصل بنا رہے ہیں، لیکن مسجد ابوبکر گرانا چاہتے ہیں، مسجد عمر کو مٹانا چاہتے ہیں، مسجد عثمانی کو گرانا چاہتے ہیں، مسمار کرنا چاہتے ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ اس سے ہماری عقیدتیں منسوب ہیں، ہماری آستھائیں وابستہ ہیں، وہاں جب ہم جاتے ہیں تو سیدنا ابوبکر صدیق کی زندگی یاد آجاتی ہے، مسجد عمر جاتے ہیں تو امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق کی عقیدتیں یاد آجاتی ہیں، مسجد غمامہ جاتے ہیں تو سرکار کا آخری خطبہ دینا یاد آجاتا ہے، سرکار کے آخری نماز کا پڑھانے اور خطبہ کا منظر یاد آجاتا ہے، یہ (وہابی) اسے مٹا دینا چاہتے ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ انہوں نے (وہابیوں) ٹھیکا لے لیا ہے یہودیوں سے کہ ہم (وہابی) حرم کو پورا تمہارا (یہودیوں) کا غلام بنا دیں گے۔ کیوں کہ اس قوم کو نہ تیر سے مارا جاسکتا ہے نہ تلوار سے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے اس قوم کے بارے میں

یہ فاقہ کش کہ خوف سے ڈرتا نہیں ذرا — روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات — اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ اگر سنیوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا چاہ رہا ہے، وہ آثارِ مصطفیٰ کی حفاظت اور عشق مصطفیٰ کی جوت جگانے کی کوشش کر رہا ہے اور سنیوں کے حقوق کی لڑائی لڑ رہا ہے تو ان کے (وہابیوں) کے پیٹ میں درد یہ ہے کہ آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ قوم خفتہ کو جگانے کی کوشش کر رہا ہے، یہ (صوفی سنی مسلمان) سوئے ہوئے تھے، ہم (وہابی) ان پر قابض تھے۔ یہ (صوفی سنی مسلمان) جگ جائیں گے تو ہم (وہابی) کہیں کے نہ رہیں گے۔

جو قوم اپنی تاریخ بھول جاتی ہے، اپنے پرکھوں، آباء اجداد کی تاریخ کو فراموش کر دیتی ہے، وہ اپنے آپ اپنی دہلیز پر مر جاتی ہے۔ ہماری موت کا انتظام یہ وہابی سعودی میں بھی بیٹھ کر کر رہے ہیں اور ہندوستان میں بھی ان کے گرگے اور چیلے یہی چیز روشن کر رہے ہیں۔ نہایت افسوس کہ یہ بات ہم کو نہیں سمجھ میں آرہی ہے۔

ہم اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے آثار اور مقدس مقامات کی حفاظت کی ان سے (سعودی وہابی حکومت سے) ضمانت طلب کرے، اگر یہ نہیں مانگے گی تو ہم ایسے ہی احتجاج کرتے رہیں گے، اس لئے کہ عشق مصطفیٰ اور مصطفیٰ جان رحمت کی ذات سے منسوب ہر چیز ہمارے لئے ایمان کا درجہ رکھتی ہے۔ مقدس مقامات وآثار کی حفاظت کہ ذمہ داری پوری دنیا کے سنی مسلمانوں کی ہے، ان وہابیوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہمارے مقدس مقامات پر ناجائز قبضہ جمائے رہیں۔

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ حجاز مقدس کی جھوٹی پاسبانی کو چھوڑو، سنیوں کے حوالے کرو آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ پوری دنیا کے سنی مسلمانوں کا بورڈ ہے، ہندوستان کے اسی (۸۰) فیصد دبے کچلے مسلمانوں کا بورڈ ہے، ہم اشرف ملت کو اپنا قائد مان کر آگے چل رہے ہیں اور ان کی قیادت میں یہ جنگ اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک ہمیں ہمارا حق نہیں مل جاتا۔

□□□

مفتی سید وسیم اشرف رکن آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: من لم یرحم صغیرنا و لم یؤقر کبیرنا فلیس منا جو ہمارے بزرگوں کی تعظیم ، ہمارے بڑوں کا احترام اور جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہماری روش پر نہیں ہے۔ ملت کے نوجوانو، دوستو اور بزرگو! یہ فرمان رسول ہے کہ بڑوں کا احترام کیا جائے ، بزرگوں کے آداب بجالائے جائیں۔

آج جب ہم آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے بینر تلے اہل سنت و جماعت کو متحد کرنے کی دعوت دیتے ہیں ، جب ہم سنی بھائیوں کو اللہ کی رسی میں مضبوطی سے باندھنے کی کوشش کرتے ہیں تو آج آوازیں اٹھتی ہیں، جب ہم نبی ﷺ کے دشمنوں کو، نبی ﷺ کے چاہنے والے وفاداروں سے جدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو آواز اٹھتی ہے کہ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ مسلمانوں میں اختلاف وانتشار کی خلیج پیدا کرنے کی کوشش کرر ہا ہے، اسلام کے اتحاد کو توڑ رہا ہے۔

عزیزان ملت اسلامیہ! مسلمان وہ ہے جو خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان رکھتا ہو، مسلمان وہ ہے جو نبی کونین ﷺ پر ایمان رکھتا ہو، آپ کا ادب واحترام کرتا ہو۔ اگر کوئی نبی ﷺ کا گستاخ ہے، آپ کے ادب واحترام کا قائل نہیں تو ہماری نظر میں وہ مسلمان ہی نہیں اور اس سے اتحاد کی کوئی ضرورت نہیں۔ حدیث شریف میں ہمارے آقا ﷺ کے علم غیب کو ملاحظہ فرمائیں، فرمایا، آخری زمانہ میں کچھ بہت بدکار بہت بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی ایسی حدیثیں اور ایسی ایسی باتیں لیے کر آئیں گے جو نہ تم نے کبھی سنی ہوں گی نہ تمہارے آباء واجداد نے سنی ہوں گی۔

عزیزان ملت اسلامیہ! ہم دورِ صدیقی کو دیکھتے ہیں دور فاروقی کی تاریخ کو الٹتے ہیں، دور عثمانی کا جائزہ لیتے ہیں، علی مرتضی کی خدمات کو پڑھتے ہیں ، خلافت عثمانیہ، بنوامیہ، خلافت عباسیہ یہاں تک کہ خلافت ترکیہ تک ہم دیکھتے ہیں ہمیں کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کریم ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے ،کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں تھا۔

حدیث کی چھ کتابیں ہیں۔ وہ صحاح ستہ کی کتابوں سے تعلق رکھتی ہو، یا یہ بات بارہ سنن میں سے ہو کوئی بھی حدیث کی کتاب لے لو۔ مجھے بتاؤ کہ یہ کس حدیث کی کتاب میں ہے؟ نہیں ہے۔ میرے آقا ﷺ کی پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ہے، میرے آقا ﷺ نے فرمادیا ہے کہ آخر زمانے میں ایسے کچھ لوگ ہوں گے۔ ایسی حدیث لے کر شروع زمانے میں کوئی نہیں آیا، درمیان میں کوئی حدیث لے کر نہیں آیا، جب آخر زمانہ میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ حدیث میں لکھا ہوا ہے، اگر لکھا ہوا ہے تو لاؤ دکھاؤ ہم مان لیں گے، اگر نہیں ہے اور بے شک نہیں ہے تو یاد رکھو کہ آگے آقا ﷺ نے فرمایا پھر ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ کیا اُن کو اپنے گھروں میں بٹھاؤ گے، ان سے معانقہ ومصافحہ کرو گے؟ آقا ﷺ نے فرمایا فـایـاکـم و ایـاهـم۔ تم ان سے دور ہو جانا اور ان کو خود سے دور کر دینا، ان سے علیحدگی اختیار کر لینا، اب بتاؤ نبی کی مانو گے یا غداران نبی کی مانو گے؟

افسوس ایسے لوگوں پر ہے جن کا ایک ہاتھ اہل سنت و جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور دوسرا ہاتھ نبی کے غداروں کے ہاتھ میں

ہوتا ہے۔ دورنگی چھوڑ دیجئے ایک رنگ میں رنگ جایئے۔

مسلمانو! آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ آپ سے فرمان نبی کی روشنی میں، شریعت اسلامیہ کی روشنی میں یہ گزارش کرتا ہے کہ اپنی جان کے دشمنوں کو معاف کر دینا، جو تمہیں گالی دے اسے معاف کر دینا، اس کے پاس بیٹھنا، اس کے ساتھ کھانا پینا، رشتہ داریاں کرنا لیکن جو نبی کا دشمن ہو اُس کے پاس نہ اٹھنا بیٹھنا ورنہ وہ تمہارا ایمان لے بیٹھے گا، تمہارے ایمان پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ ملت کے نوجوانو! آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ جو پیغام دے رہا ہے وہ اس کی اپنی ضرورت نہیں بلکہ قرآن بھی کہتا ہے واحذرھم جمیعا یہ رب کا فرمان ہے کہ انہیں چھوڑ دو، ان سے دوریاں اختیار کرلو، یہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے اور ہم قرآن وحدیث پر ایمان رکھتے ہیں، ہمارا ایمان ہے اپنے نبی پر، جب نبی کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس نہ بیٹھو تو نہیں بیٹھیں گے، نبی کہہ رہے ہیں کہ ان سے رشتہ داریاں نہ کرو تو نہیں کرنا ہے۔ تمہیں بیٹھنا ہی ہے، اگر تمہیں صحبت اختیار ہی کرنا ہے تو کونوا مع الصادقین ، سچوں کے ساتھ بیٹھو، نبیوں کے ساتھ رہو، رسولوں کے ساتھ رہو، اصحاب نبی کے ساتھ رہو، اہل بیت اطہار کے ساتھ رہو، ولی کے ساتھ رہو۔

دوستو! آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ صرف یہی فریضہ انجام دے رہا ہے کہ آج یہ پہچان نہیں کہ کون اپنا ہے اور کون غیر ہے، آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ وفاداران نبی اور غدار رسول کے درمیان ایک حد فاصل کھینچنا چاہتا ہے کہ وفادار نبی ایک طرف ہو جائیں اور غدار نبی ایک طرف ہو جائیں۔ ہم خیر خواہی کے طور پر از راہ بندگی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے ہوئے، نبی کے طریق کار کو دیکھتے ہوئے آپ سے یہی کہیں گے کہ نبی کے وفادار رہئے اور ان کا علم بلند کرتے رہئے۔

مولانا انصار رضا نوری دہلوی چیئر مین غریب نواز فاؤنڈیشن، دہلی

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ ایک ایسی تنظیم ہے جو پورے ہندوستان کے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی نمائندگی کر رہا ہے۔ پرسنٹیج (فیصد) ہم نے نہیں نکالا، یہ اسی (۸۰) فیصد کا جو تناسب ہے جو سروے نکل کر آیا تو اس وقت ۸۷ فیصد سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھے، کل بائیس ۲۲ فیصد میں یہ سب چھوٹے موٹے کپڑے والے تھے، ہم نے جب سروے پڑھا، تو ہندوستان کے مسلمانوں کی تاریخ افسوس ناک تھی اس لیے کہ ہندوستان کو ۶۵ سالوں میں بہت سارے قوم کو بیچنے والے قائد ملے، قوم کو بیچتے رہے، اپنا گھر بھرتے رہے، قوم بکتی رہی، مگر شیخ اعظم کے چمن سے ایک ایسا پھول نکلا جس نے اعلان کر دیا کہ اب یہ قوم بکنے نہیں دی جائے گی کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کی بھی حفاظت کریں گے اور ان کے عقیدے کی بھی حفاظت کریں گے۔ پورے بھارت میں ۶۵ سال سے سنیوں کے نام پر اپنی تجوری بھرنے والے اب بے نقاب ہونا شروع ہو گئے۔ باتیں تو لوگ بہت کرتے تھے، کئی کئی میٹنگیں ہوتی تھیں، دلی میں بڑے بڑے جلسے ہوتے تھے سنی مسلمان تھوڑی دیر کے لئے جوش میں آتا پھر ٹھنڈا پڑ جاتا ہے، لیکن جب سے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ میدان میں آیا ہے، ان کی سمجھ میں آ گیا کہ اب ہمارے سینے پر سنیت کا جھنڈا گاڑنے کے لئے اشرف ملت میدان میں آ گئے ہیں۔ آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ ایسی تنظیم ہے جو صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے علماء ومشائخ کا بورڈ بن چکا ہے

۔آپ نے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے اغراض مقاصد کا اندازہ لگا لیا اور جان لیا کہ یہ بورڈ فی الوقت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرر ہا ہے۔

ہندوستان کا وزیر اعظم چاہے کوئی ہو جائے ،صدر جمہوریہ کوئی بھی ہوسکتا ہے، وزیر اعلی کوئی بھی ہو لیکن ہندوستان کا شہنشاہ ، بھارت کا بادشاہ اور راجہ میرا خواجہ ہے، دوسرا کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ علماء ومشائخ بورڈ کا اعلان ہے۔ ہم اسی کی مانیں گے جو ہندستان کا وفادار ہوگا اور ہندوستان کا سچا وفادار وہی ہوگا جو غریب نواز کا وفادار ہوگا۔ پورے ہندوستان میں ہمیں دیکھ کر کہا جاتا ہے کہ یہ داڑھی ٹوپی والا آتنک وادی ہے، یہ دہشت گرد ہے، یہ ملک سے غداری کرنے والا ہے جبکہ پوری دنیا کا سروے کرلو، جتنے بھی دہشت گردی کے حملے ہوتے ہیں آج تک کوئی نبی کا ماننے والا ،غوث اعظم کا ماننے والا ،غریب نواز کا چاہنے والا نہیں پکڑا گیا۔ اب کون کرر ہا ہے، کون غریب نواز کا ہے اور کون سعودی کا ہے یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے، یہ فیصلہ حکومت ہند کو کرنا ہے۔ مسلمانوں کا جہاں تک سوال ہے تو مسلمان کسے کہتے ہیں یہ حکومتیں سمجھ لیں ،ہر کلمہ پڑھنے والا مسلمان نہیں ہوتا، ارے کلمہ تو رشدی نے بھی پڑھا تھا تو کیا مسلمان ہو گیا؟ صحیح اور سچا مسلمان وہی ہے جس کو نبی کی عزت میں زندگی اور انہی کی عظمت میں موت نصیب ہو۔

مسلمانوں کو آتنک واد سے نہ جوڑا جائے ، ہمارے مدارس میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی ، ہمارے مدرسہ میں تو تعلیم دی جاتی ہے؟ کہ جو مسلمان ہے وہ آتنک وادی نہیں ہوسکتا ،اور جو آتنک وادہ ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اس لئے حکومت کو چاہئے کہ صحیح طریقہ سے تلاش کرے، بڑے بڑے آلہ پیدا کر دیے گئے ہیں تلاش کرنے کے،ان کے لئے بھی تو کوئی آلہ تلاش کرو۔

۲۰۱۱ میں ہندوستان میں سعودی عرب سے کعبہ شریف کے امام آئے تھے بڑے بڑے پوسٹر چھاپے گئے، امام کعبہ تشریف لائے ہیں، چلو اُن کے پیچھے نماز پڑھ لو، جو نماز پڑھنے کا ثواب کعبہ میں ملے گا وہی ثواب یہاں ان کے پیچھے ملے گا۔ دلی میں بڑے بڑے میدان ہیں، کہیں جگہ نہ ملی ، رام لیلا میدان میں انتظام کیا گیا۔ امام کعبہ رام لیلا میدان میں ،جن کو کعبہ میں نماز کا ثواب چاہئے وہ رام لیلا میدان میں آئے ، کعبہ میں نماز کا ثواب رام لیلا میدان میں ۔ایک صحافی میرے پاس آیا کہنے لگا ’ کیا سنی جائے گا نماز پڑھنے کے لئے ؟‘ میں نے کہا ’نہیں جائے گا‘، اس نے کہا حضرت اتنا بڑا دعویٰ! ہم نے کہا، یہ سنی اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے تو جاتا نہیں ان کے پیچھے کیا جائے گا ؟ ! اگر یہ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتا تو اس کے ہاتھ سے مسجدیں نہ چھینی جاتیں بلکہ اسے جگہ دی جاتی ، یہاں آ کے مسجد بناؤ۔

بس آخری بات عرض کردوں کہ حضرت اشرف ملت ہمیں جب آواز دیں ہمیں آنا ہے۔ حکومت کو اور ان وہابیوں کو احساس دلانے کے لئے حضرت اشرف ملت کی قیادت میں جہاں کہیں بھی ہمیں بلایا جائے گا اور جو بھی کہا جائے گا ہمیں کرنا ہے کیونکہ

فیصلہ جو کچھ بھی ہو منظور ہونا چاہئے ۔۔۔ جنگ ہو یا عشق ہو بھرپور ہونا چاہئے

□□□

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کی پانچویں تاریخی عظیم الشان

سنی کانفرنس، امیٹھی (یو۔ پی)

۱۶، دسمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار

موضوعات اور مسائل

- صوفیہ کا پیغام محبت اور آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ
- خوش عقیدہ کون، بدعقیدہ کون؟
- وہابیوں کے ایمان و عقیدے کی حقیقت
- دس فیصد وہابی اقتدار میں حصے دار
- ہماری خاموشی اور غفلت کے بھیانک نتائج۔ اسباب؟
- آئین کے بنیادی دفعات اور مسلمانوں کے دستوری حقوق
- ہندوستان میں تین افکار: سنی، شیعہ، وہابی
- یزیدی خارجی مشن کی ترقی یافتہ شکل وہابیت
- وہابیوں کے دو چہرے: برباد کرنا پھر آباد کرنے کا ڈھونگ کرنا

خطبات

حضرت سید مہدی میاں اجمیر شریف چشتی

حضرات آپ کی ترجمانی آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کر رہا ہے۔ قابل مبارکباد ہیں آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے صدر سید محمد اشرف صاحب کچھوچھوی اور بورڈ کے دیگر اراکین وعہدیداران جنہوں نے قلیل سے وقت میں ایک بڑا کارنامہ انجام دیا۔ میں بھی آپ سے چند گذارشات کرنا چاہتا ہوں اور اسے ہی اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھیں کہ عشق و محبت اپنے دل میں پیدا کریں، عشق و محبت کا جو پیغام میرے آقا سلطان الہند نے سیکڑوں سال پہلے سرزمین ہند میں دیا، وہی عشق و محبت کا پیغام سرکار بختیار کاکی نے دیا اور وہی عشق کا پیغام بابا فریدالدین گنج شکر نے دیا، وہی پیغام محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء نے دیا، وہی پیغام سید سرکار مخدوم سمناں نے دیا، یہ سلسلہ چشتیہ کی انفرادیت ہے کہ سرکار محمد رسول اللہ ﷺ سے لے کر حضرت مخدوم پاک تک اور ان سے لے کر اب تک جتنے مشائخ گزرے، سلسلہ قادریہ ہو یا نقشبندیہ ہو یا سہروردیہ ہو چشتی بھی ہیں وہ سب ہمارے لئے قابل قبول اور قابل احترام ہیں۔

لیکن سلسلۂ چشتیہ کی اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں، تو حضرت ابراہیم ابن ادھم بلخی تک تاریخ ہے، تخت شاہی کو ٹھوکر مارا حضرت ابراہیم بلخی نے۔ سید مخدوم اشرف سمناں نے سمناں کا تخت شاہی چھوڑا۔ یہ کس لئے؟ صرف اللہ اور صرف اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے کے لئے، دنیا کی عزت دنیا کی دولت کو جو آستانے ٹھکرا دیں ان آستانوں سے جب کوئی آواز اٹھتی ہے تو آواز یہی اٹھتی ہے کہ جو اصل تمہارے دل میں نورِ ایمان ہے، اس ایمان پر زنگ نہ آنے دینا اور اس کے اندر جلا پیدا کرنا، اور وہ جلا پیدا ہوگا اُن کی تاریخیں دیکھ کر ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر، اور ان کے تمام وہ احوال سن کر جو، ان کی حیات طیبہ میں گذرے لیکن عزیز دوستو! سخت زمین جب آتی ہے تب پتھر سے پانی نکلتا ہے۔

آپ گھبرایئے نہیں آپ کی ترجمانی کے لئے علماء مشائخ بورڈ کمربستہ ہے اور دیوبندی، وہابی، رافضی اور خارجی یہ چکڑالوی اور شیعہ جتنے بھی مذاہب باطلہ ہیں میرا دعویٰ ہے کہ اگر وہ اپنا صحیح روپ سامنے رکھ دیں، ہمارا سنیت کا روپ دھار کر وہ آپ کے سامنے آتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص چاہے وہ دیوبند کا ہو یا ندوہ کا ہو یا کسی اور نظام کا ہو، چاہے ہند کا ہو یا بیرون ہند کا ہو اگر وہ اپنے آپ کو کہہ دے کہ میں وہابی ہوں، میں دیوبندی ہوں کوئی بھی مسلمان اس کے قریب نہیں جائے گا کیوں؟ ان کو خطرہ ہے، وہ جانتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنا اصلی چہرہ دِکھا دیا تو پھر کوئی ہمارے قریب نہیں آئے گا۔ انہوں نے سنیت کا لبادہ اوڑھ لیا ہے، اصلی سنی وہ نہیں، اصلی سنی تو وہی ہیں جو خانقاہوں سے وابستہ ہیں وہی سنی کہلانے کے حقدار ہیں اور وہی سنی ہیں اور انہیں کے لئے نجات کا پروانہ ہے۔ یوں تو امت محمدیہ ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو جائے گی لیکن ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا جنتی فرقہ وہ ہے: ما انا علیه

واصحابہ۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر کار بند ہوگا وہی جنتی ہوگا تو جان لو یہی وہ (فرقہ ناجیہ) جماعت ہے جو اہل سنت و جماعت کے نام سے موسوم ہے۔

عزیزان ملت اسلامیہ! ابھی بھی وقت ہے سنبھل جایئے، اپنی مسجدوں کو آباد کیجئے، علماء کے قریب رہئے، وہ علماء جو اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشائخ کے پاس جانے پر آپ کے باطن میں جلا پیدا ہوگی آپ کا ظاہر علماء سے ٹھیک ہوگا۔ ان دونوں حضرات سے جب آپ وابستہ رہیں گے تو ان دونوں سے آپ کو نہ جانے کیا کیا نعمتیں ملیں گی۔

یہ زمیں یہ جائداد یہ نوکری یہ کاروبار یہ سب دنیاوی ضرورتوں کو پوری کرنے کی چیزیں ہیں سرمایہ ہر آدمی جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے، تھوڑا بھی سفر ہوتا ہے اگر یہاں سے آپ کو دہلی جانا ہے تو بھی آپ سفر کی تیاری کرتے ہیں۔ میرے دوستو! اگر یہاں سے اور طویل سفر کرنا ہے تو اسی اعتبار سے تیاری آپ کرتے ہیں اور سفر سے لوٹ کر آنا ہے، یہ دو جوڑے، یہ چار جوڑے، یہ مختصر سے پیسے جو رکھ کر آپ جا رہے ہیں سفر کے لئے وہاں سے لوٹ کر آپ آئیں گے لیکن آپ کو ایک ایسا سفر کرنا ہے جہاں سے آپ کو لوٹ کر نہیں آنا ہے اس سفر کے لئے کیا تیاری کی؟ اس سفر کے لئے عشق مصطفیٰ ﷺ میں مضبوطی پیدا کیجئے گا وہی آپ کو آگے آخرت میں کام آئے گا اور عشق مصطفیٰ ﷺ اپنی اداؤں سے آپ کو ظاہر کرنا ہوگا کہ سرکار نے نماز پڑھی ہے آپ کو نماز پڑھنا ہے سرکار نے جن جن چیزوں کا حکم دیا ہے۔ قرآن مقدس میں جن جن باتوں کی تاکید آئی ہے ان باتوں پر آپ کو عمل کر کے یہ دِکھا دینا ہے کہ ہم غلامان مصطفیٰ ﷺ عملی طور پر بھی اور ہر اعتبار سے اپنی غلامی کا ہم ثبوت دیں گے۔ اللہ کریم ہم کو آپ کو سب کو مشائخ عظام کی جو نبی کریم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے سچے وارث ہیں ان کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) یہ چشتی یہ قادری یہ نقشبندی یہ سہروردی یہ رضوی یہ اشرفی یہ مداری یہ وارثی یہ سب ہمارے ہیں اور ہماری یعنی علماء و مشائخ بورڈ کی چٹائی اتنی وسیع ہے کہ ہر آنے والا اس پر بیٹھے اس کا استقبال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا سید تنویر ہاشمی بیجاپوری

حضرات! بڑی ذمہ داری کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا۔ اس وقت جماعت اہل سنت کو اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کا دامن بڑا وسیع ہے، اس کی چٹائی پر بیٹھنے کے لئے سب کو گنجائش ہے مگر ان سب کے لئے ایک شرط ہے کہ وہ سنی ہو، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام میں مسلمانوں کی جو دو قسمیں متعارف ہیں ان دو قسموں میں ایک قسم تو محفوظ ہے اس پر ہمیں کوئی بحث کرنے کی ضرورت نہیں وہ ہیں اہل تشیع، دوسری قسم سنیوں کی ہے۔ ہر بدعقیدہ اپنے آپ کو سنی کہتا ہے، خواہ وہ بدعقیدہ انڈیا کا ہو، خواہ وہ بدعقیدہ برصغیر کا ہو، خواہ وہ بدعقیدہ سعودی عرب کا، خواہ وہ بدعقیدہ مصر کا ہو، امریکہ کا ہو، مشرق سے لے کر مغرب تک جتنے بدعقیدہ ہیں وہ سب کے سب اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں۔ سنیت کے نام پر ہر بدعقیدہ اپنے آپ کو متعارف کراتا ہے، علماء کی اور صوفیہ کی مشترکہ کوشش رہی ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہمیشہ الگ رہے، چونکہ ہم اہل سنت کو اپنا

حق ملنا چاہئے اہل سنت کو مراعات چاہئے ، اہل سنت کو پرائمری سطح سے لے کر ہائی اسکول تک ، ہائی اسکول کی سطح سے لے کر یو نیورسٹی سطح تک تعلیمی اور سیاسی امور میں اہل سنت کو ریزرویشن چاہئے ، اب سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ اہل سنت کون ہیں؟ اسی سوال میں ہمارے بیشتر مسائل کا حل ہے ، یہ سوال صرف ایک سوال نہیں ہے ۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ یہاں سے لے کر دہلی تک اپنی بات بڑی ذمہ داری کے ساتھ پہنچائیں کہ کوئی بھی حکومت ہو، کوئی بھی سرکار ہو، وہ اہل سنت کو ان کے ڈیفی نیشن کے ساتھ جانیں، وہ اہل سنت کو ان کے تعارف کے ساتھ جانیں ، وہ اہل سنت کو ان کی پہچان کے ساتھ جانیں ، جیسے minority میں مسلمانوں کو بھی لایا جاتا ہے، عیسائیوں کو، بدھسٹ ، سکھوں کو Minority کا نام دے کر کے سب کو اس میں شامل کر دیا جاتا ہے، تو یہ پہچان کہیں نہ کہیں ہے ۔ وہ پہچان کے بناء پر جانے جاتے ہیں کہ Minority میں کون کیا ہے؟ او بی سی ، سے لے کر ساری چیزیں ہیں اسی طرح ہم اہل سنت کے حوالے سے ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنی صوبائی حکومت سے لے کر ہندوستان کی مرکزی حکومت تک اپنی بات پہنچائیں ، کہ ہندوستان کے کروڑوں سنی مسلمان اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارا جو اپنا دستوری حق اہل سنت ہونے کے اعتبار سے ہے، وہ دستاویزی شکل میں ہمیں ہماری انفرادی شناخت کے ساتھ دیا جائے ، اس کے لئے توجہ کی ضرورت ہے ، آپ غور کیجئے انڈیا کے مسلمان غریب نواز کی چوکھٹ کو سلام کرتے ہیں ، غریب نواز آپ کی چوکھٹ کو ہم سلام کرتے ہیں ، اس لئے کہ جب تک آپ کی چوکھٹ سلامت ہے ، ہندوستان کا مسلمان سلامت ہے ، آپ حضرات یاد رکھئے کہ سنی کا ڈیفی نیشن انڈیا میں یہ ہے کہ جو قرآن وحدیث پر عمل کے ساتھ ساتھ حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی ، امام احمد رضا خاں محدث بریلوی ، حضرت محدث اعظم ہند اور جتنے علماء واکابر اہل سنت ہیں ان سے جڑے ہوئے ہیں ، ان کے نظریات جو باضابطہ طور پر ان کی کتابوں سے ظاہر و باھر ہیں ان کو ماننے والے ہیں ، ہندوستان میں وہی سنی ہے ۔ انشاء اللہ اگر اس تعارف کو ذمہ داری کے ساتھ پہنچا یا جائے گا تو پورے عالم اسلام میں اہل سنت کی یہی علامت مانی جائے گی کہ غریب نواز کی ، مخدوم سمناں کی چوکھٹوں کو سلام کرنے اور ان علمائے ربانی کے ماننے والے ہی اہل سنت ہیں ۔ اس کے لئے ہم اور آپ کو متحد ہو کے جدوجہد کرنا ہے ۔

حضرات ! میں ذمہ داری کے ساتھ آپ حضرات سے آخری بات عرض کرنا چاہوں گا ، اور بڑی محبت کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا کہ جماعت اہل سنت میں اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے ، اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے ۔ آپ حضرات شوق عمل اپنے اندر پیدا کریں اور اپنے اعمال میں تبدیلیاں لائیں ، یہ ساری باتیں اپنی جگہ درست ہیں ، مگر ہمیں ہر اعتبار سے Powerful اور بااختیار ہونے کے لئے ، خواہ وہ عقیدے کے اعتبار سے کیا سہروردی کیا نقشبندی کیا مداری ، کیا رضوی ، کیا اشرفی ، کیا برکاتی ، جتنے سلاسل طریقت ہیں یہ سارے کے سارے سلاسل طریقت جا کر کے ملتے ہیں مولائے کائنات کے قدموں میں ، تو جب ہم سب ایک مولیٰ کے ماننے والے ہیں تو پھر ہمیں یہ بات ڈنکے کی چوٹ پر کہنی چاہئے کہ سارے سلسلوں کے نام الگ الگ

سب کو اتحاد، اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے، تب جا کے ہم منزل مقصود تک پہنچیں گے، آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کی جانب سے یہی پیغام آپ کو دیا جاتا ہے، آخر میں ہم علمائے کرام سے اور آپ تمام سے گزارش کرنا چاہیں گے کہ اس پیغام اتفاق و محبت کو ایک تحریک کی شکل میں جاری رکھیں۔ و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین۔

اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں اشرفی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم ، بسم الله الرحمن الرحیم ۔واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا" صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الامین الکریم ، ونحن علیٰ ذٰلك لمن الشاهدین والشاکرین ، والحمدلله رب العالمین ۔

برادران ملت اسلامیہ! ہم آپ سے ایک بات ضرور کہیں گے کہ سنیو چھپنا چھوڑ دو! یہ چھپنا بند ہو جائیں گے، جب تک تم چھپتے رہو گے یہ یزیدی چھپتے رہیں گے۔ آج پوری دنیا میں دو پیرلر اسلام چل رہے ہیں، ایک وہ اسلام جو نبی سے صحابہ کو ملا، صحابہ سے تابعین کو، تابعین سے تبع تابعین کو، اولیائے کرام کو، علماء کرام کو، اور ہم ہندوستانیوں کو خواجہ غریب نواز سے، ہمیں اسلام کسی مدرسے کی باؤنڈری سے نہیں ملا، ہمیں اسلام خواجہ کی چوکھٹ سے ملا ہے، تو آج مدرسے کی باؤنڈری کو مرکز عقیدت اور مرکز علم سب کچھ بنا دیا گیا، وہاں سے چند لوگ نکل کر جن کو ہم برسوں سے تسلیم نہیں کرتے، جن کی ہم نے نہ کبھی امامت قبول کی، نہ کبھی قیادت قبول کی، لیکن آج وہ آپ کے قائد بن گئے۔ وجہ یہی بنی کہ آپ چھپتے رہے، نکل کر نہیں آئے، آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کیا۔ طریقۂ کار میں بھی کمی رہی۔

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ نے ملت کے ذمہ داروں کے ساتھ بیٹھ کر غور و فکر کیا کہ آج اہل سنت کیوں پیچھے سے پیچھے ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جب کہ محنت میں کوئی کمی نہیں ہے، امام سے لے کر شیخ الجامعہ تک سب محنت کر رہے ہیں۔ رات و دن، دین کے بھروسے کام کر رہے ہیں سنیت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کوئی ایسی خانقاہ نہیں جہاں سے دین و سنیت کو مضبوط کرنے کا کام نہ ہو، چاہے وہ خانقاہ چشتیہ ہو، اشرفیہ ہو، نظامیہ ہو، قادری سلسلے کی خانقاہ ہو، برکاتی سلسلے کی خانقاہ ہو، مداریہ سلسلے کی خانقاہ ہو، صابریہ سلسلے کی خانقاہ ہو ہر طرف سے آج مسلک کو بچانے کی کوشش ہو رہی ہے، پر مسلک کو بچانے کی کوشش نہیں، دوستو! سنیت کو بچاؤ! مسلک اپنے آپ بچ جائے گا۔

آج ہماری سستی و کاہلی کی وجہ سے ۱۰ فیصد کل آبادی جو آج ہر جگہ نظر آ رہی ہے۔ حکومتوں کی Buarocracy کے اندر، انہی کی تعداد موجود ہے، انہیں نہیں معلوم کہ جو مسلمان کہے جاتے ہیں ان کے درمیان کتنے گروپ ہیں، وہ تو صرف دو جانتے ہیں، ایک سنی ہے اور ایک شیعہ، اور آج پوری دنیا کے لوگ اس بدگمانی کے شکار ہیں ایک سنی اور ایک شیعہ۔ سچائی یہ ہے کہ دو نہیں تین ہیں ایک سنی جو پوری دنیا میں ۸۰ فیصد سے زیادہ ہیں، دوسرے شیعہ اور تیسرے ہیں وہابی، یہ نیا اسلام، اپنا نیا دین لے کر آئے۔ جو اسلام

نبی سے چلا اور ہند میں غریب نواز کے ذریعے پھیلا ایک آئے نوے لاکھ کی اکثریت انہیں کے ہاتھ پر ایمان لائی۔ اگر دیکھا جائے تو ہم سب انہیں سے نکلے ہوئے ہیں جو غریب نواز کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ اور جس علاقے سے میرا مخدوم گذر گیا تو وہاں بھی اسلام کی فصل لہرانے لگی۔ مذہب اسلام دیوبند کی چہار دیواری سے نہیں غریب نواز کی چوکھٹ سے ملا ہے، بتاؤ تمہارا گھر بڑا ہے یا اللہ کا گھر؟ اللہ کے رسول کا گھر بڑا ہے یا تمہارا گھر؟ تمہاری خاموشی سے ان وہابیوں کو موقع مل گیا، آج یہی لوگ تمہاری تعداد کا فائدہ اٹھا کر تمہاری خاموشی کا فائدہ اٹھا کر، اقتدار کی گلیوں میں بیٹھ گئے اور وہاں سے روزانہ ایک مسجد پر قبضہ کر رہے ہیں۔ یہ طاقت انہیں کہیں اور سے نہیں ملی ہے، وہ طاقتور نہیں، تمہاری خاموشی ان کی طاقت ہے، تمہارا بکھراؤ اُن کی طاقت ہے، پتہ نہیں کس کس نام پر بکھرے ہوئے ہو، کوئی سیاست کے نام پر بکھر گیا، کوئی قومیت کے نام پر بکھر گیا۔ بکھرنے کے تو سارے راستے ڈھونڈھ لیے، اور اتحاد کا راستہ جو آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے دکھایا ہے، اس کو اپناؤ، Unite ہو جاؤ۔

رب چاہتا ہے کہ تم اللہ کی رسی کو سب مل کر تھام لو، مضبوطی کے ساتھ، پوری دنیا کے اندر دیکھو، سیریا میں کیا ہو رہا ہے، پروپیگنڈہ ہے کہ شیعہ، سنی فساد ہو رہا ہے، یہ سچائی نہیں پروپیگنڈہ ہے۔ مصر میں Social اور Religious ابھر رہا ہے، یہ طریقہ ہے ان کا، جان لو، Social اور Religious بن کر آتے ہیں اور کب Political ہو جائیں گے سمجھنا مشکل ہے، مصر کے اندر Muslim Brotherhood کے نام پر آئے۔ شاہ کے خلاف آواز اٹھائی، بھولا بھالا سنی مسلمان کھڑا ہو گیا، ادھر شاہ کو ہٹایا، کب Political ہو گئے سمجھ میں نہیں آیا۔ Muslim Brotherhood پولیٹیکل ہو گئے، یہی وجہ ہے کہ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ میدان میں آیا۔ بہت سے لوگ بولنے لگے کہ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سیاست کرنے آئی ہے، سیاست کوئی بری چیز نہیں دوستو! یہی تو ہم نے کیا نہیں، جس پر یہ چھا گئے۔ کاش اتنا دھیان دیا ہوتا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم M.P اور M.L.A بنیں، الیکشن کے لئے جائیں لیکن آپ یہ تو کر سکتے ہیں کہ ایسے افراد تیار کریں جو پارلیمنٹ میں جا کر ہماری بات کریں، ایسے افراد تیار کرنے کی ذمہ داری ہماری ہے۔

دوستو! آج حسین اعظم کے نام پر ایک ہو جاؤ اور اکٹھا ہو کر، اس ملک کی حکومتوں کو بتاؤ کہ یہاں پر یزیدی زیادہ ہیں یا حسینی زیادہ ہیں؟ بہر حال Muslim Brotherhood پولیٹیکل بن گئے۔ حکومت میں آگئے اور آتے ہی پوری دنیا کے سنی مرکزی ادارہ ''الازہر'' جہاں کے Constitution میں لکھا ہوا ہے کہ یہاں پر وہابی ازم اور سلفی ازم کی تعلیم نہیں دی جائے گی، سب سے پہلا کام یہی کیا، اس Constitution کو بدلنے کی کوشش کی، اور جیسے ہی کوشش کی، وہاں کے مفتی اعظم نے آواز اٹھائی۔ پورے ملک کے سنی مسلمان دنیا میں کبھی بھی اتنا بڑا Protest نہیں ہوا۔ دو کروڑ سے زیادہ سنی مسلمان سڑک پر نکل آئے لیکن کیا کہا جائے۔ میڈیا تو ہائی جیک ہو چکا ہے بالخصوص اردو میڈیا۔ News کچھ اور آتی ہے پڑھتے ہم کچھ اور ہیں۔ دو کروڑ کا ذکر نہیں ہوا۔ جب Muslim Brotherhood فیلڈ میں تھے تو سب کا ذکر تھے۔ آج مرسی کو Hero بنا کر یہاں کے میڈیا کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے اور ال، سی، سی فرعون نظر آ رہا ہے۔ سیریا کے اندر آ جائیں وہاں کی حالت بھی، گفتہ بہ ہے۔ دوستو اس ملک ہندوستان

میں نہ جانے کتنے قبرستان کتنے بزرگوں کے آستانے ایسے ہیں، جہاں مسلمان دیکھ بھال نہیں کر پا رہا ہے لیکن آج تک اس ملک میں ایسی کوئی تاریخ نظر نہیں آئی، کہ کسی مزار کو توڑ کر یہاں کے ہندوؤں نے ان کی خاک نکال دی ہو، کہیں نہیں دکھائی دیتا، لیکن اگر دیکھنا ہے تو سیریا میں جا کر دیکھو، حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے آستانے کو توڑ کر ان کی لاش مبارک کو نکال کر بے حرمتی کی گئی، نہ یہ کام شیعہ کرے گا، نہ یہ کام سنی کرے گا۔ اب کون کر رہا ہے مزاروں کو توڑنے کا کام؟ آپ خوب جانتے ہیں تو پھر بچائیں گے کب اپنی چیزوں کو، بس ان اداروں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، لڑائی ہم لڑیں گے تمہاری، لڑائی ہم لڑیں گے تمہیں ساتھ دینا ہے۔

دوستو! یہ تنظیم آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ ہر سنی مسلمان کی تنظیم ہے اور میں میڈیا کے ذریعے یہ بات حکومت تک پہنچانا چاہوں گا کہ یہ بورڈ تمام ہندوستانیوں کے آئینی حقوق کی حفاظت کرنے کی نیت سے بنایا گیا ہے۔ آرٹیکل ۱۴ میں سبھی لوگوں کو قانون کی نظر میں برابری کا درجہ دیا گیا ہے۔ آرٹیکل ۱۵ میں تعلیمی اداروں میں سب شہریوں کو برابر کے حق دیے جانے کی گارنٹی دی گئی ہے اور آرٹیکل ۲۹ میں سبھی لوگوں کو مذہب اور عقیدے کی آزادی کی گارنٹی دی گئی ہے، ان تینوں آرٹیکل کے سبب ہندوستان میں کسی بھی شخص یا شہری کے خلاف اس کے مذہب، نسل، ذات یا جنس، پیدائش کی جگہ کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں کی جا سکتی۔ بورڈ کبھی بھی کسی کی حق تلفی برداشت نہیں کرے گا اور نہ اس ملک میں کسی کے ساتھ ناانصافی گوارا کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وما علینا الا البلاغ المبین۔

مولانا سید عامر مسعودی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ، صدق اللہ العظیم ، وصدق رسولہ النبی الامین الکریم۔

آج الحمد للہ علماء و مشائخ بورڈ کا مقدس قافلہ آپ کے ساتھ ہے اور ان دونوں طبقوں کے تعلقات اس قدر گہرے ہیں کہ ایک دوسرے کے بغیر کام چلنے والا نہیں۔ عالم کے بغیر پیر کا کام نہ چلے گا، پیر کے بغیر عالم کا کام نہ چلے گا۔ الحمد للہ اس عظیم الشان بورڈ کا پیغام دلوں میں عشق رسول کی دولت لازوال پیدا کرنا ہے۔ اور یہ کام الحمد للہ اسی نیت سے ہو رہا ہے۔ عالم کا کام یہ ہوتا ہے کہ اپنی زبان کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں میں عشق رسول کی شمع روشن کرے اور مشائخ کا کام یہ ہوتا ہے کہ نظروں سے عشق رسول کا جام پلائیں۔

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بیشک رسول پاک ﷺ کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین پیروی کا طریقہ ہے، بہتر پیروی سلیقہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہوتی ہے کہ جب آدمی کسی کی پیروی کرتا ہے، کسی کی اقتدا کرتا ہے، کسی کی نقل کرتا ہے تو ایسے ہی نہیں کرتا کہ زبردستی کرنے لگے بلکہ اس کے پیچھے محبت کارفرما ہوتی ہے۔ اگر محبت ہے اگر سچی الفت ہے تو اس کی ادا پسند آ گئی، اس کا کردار پسند آ گیا، اس کے عادات واطوار پسند آ گئے تبھی کوئی کسی کی پیروی کرتا ہے، تو اللہ نے اپنے پیارے محبوب کو ایسا بے مثال بنایا کہ جس نے مصطفیٰ کا جلوہ دیکھ لیا وہ دیوانہ ہو گیا، اور نبی کی پیروی کا قائل ہو گیا۔

آج ہم اور آپ کس وجہ سے پیروی کر رہے ہیں؟ اللہ کے حبیب کی پیروی کس بنیاد پر کر رہے ہیں؟ محبت کی بنیاد پر کر رہے

ہیں کہ ہمیں آقا سے محبت ہے، ہمیں آقا سے عشق ہے۔

کچھ لوگ اور بھی ہیں، ایک ایسی بھی جماعت ہے جو پیروی تو کر رہے ہیں مگر خالی دنیا کو دِکھانے کے لئے پیروی کر رہے ہیں، ان کی عملی زندگی میں رسول اللہ کی پیروی کا ذرا بھی دخل نہیں ہے سچے دل سے جو پیروی کرنے والے ہیں وہ اہل سنت و جماعت کے لوگ ہیں اور ان کی پیروی کا انداز یہ ہے کہ وہ اور لوگ ہیں جو مر کے ختم ہو گئے، مگر جنہوں نے عشق رسول کو سینے میں بسا کے نبی کی پیروی کر لی وہ ایسے ویسے نہیں بلکہ کوئی غوث اعظم بن کے چمک رہا ہے، کوئی غریب نواز بن کے چمک رہا ہے، کوئی مخدوم کچھو چھہ بن کے چمک رہا ہے، کوئی اعلیٰ حضرت بن کر چمک رہا ہے، کوئی مخدوم کلیر بن کر چمک رہا ہے، جس جس نے عشق رسول کو صحیح معنوں میں دل میں بسا لیا، وہ کل بھی چمک رہا تھا وہ آج بھی چمک رہا ہے اور صبح قیامت تک ایسے ہی چمکتا رہے گا۔ عشق رسول سب سے بڑی دولت ہے۔ جب عشق رسول ہوگا اور آدمی پیروی کرے گا تو اس کا ہر ہر فعل انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا، ہمارا عالم یہ ہے کہ ہمیں سرکار دو عالم ﷺ سے زیادہ بڑا اللہ کے بعد کوئی نظر ہی نہیں آتا، ساری بڑائیاں نظر آ رہی ہیں، سرکار میں تمام خوبیاں نظر آ رہی ہیں اور کمالات نظر آ رہے ہیں۔ دوسری جانب ایک ایسی جماعت ہے جس کو کمیاں ہی کمیاں نظر آ رہی ہیں، سرکار چھوٹے ہی نظر آ رہے ہیں، ہمیں بڑے نظر آ رہے ہیں، کیا وجہ ہے؟ نبی کی ذات وہی ہے سرکار وہی ہیں مگر ایک کو چھوٹے نظر آ رہے ہیں اور دوسرے کو بڑے نظر آ رہے ہیں، آخر وجہ کیا ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا آپ ایئر پورٹ جب جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہاں ایک جہاز کھڑا ہے اور جب جہاز کو قریب سے دیکھیں گے تو بہت بڑا جہاز نظر آئے گا، اور جب وہ ہواؤں میں پرواز کرے گا، خلاؤں میں جائے گا، بلندی میں جائے گا اونچائی پر چلا جائے گا تو ہماری نظروں سے دور ہوتا جائے گا، تو اس وقت عالم یہ ہوگا کہ وہی جہاز چھوٹا نظر آئے گا، تو ان کو چھوٹے کیوں نظر آ رہے ہیں، ہمیں بڑے کیوں نظر آ رہے ہیں، وجہ سمجھ میں آ گئی کہ نبی نے عشق کی بنیاد پر ہم سنیوں کو اپنے قریب کر لیا ہے اس لیے ہمیں آقا بڑے نظر آ رہے ہیں، اور ان کو اتنا دور کر دیا کہ سرکار ان کو چھوٹے نظر آ رہے ہیں۔

مولانا احمد اشرف اشرفی

علماء و مشائخ بورڈ کے لیے آپ حضرات کا جوش خروش اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے، اس بات کی علامت ہے کہ الحمد للہ اہل سنت و جماعت تشنہ ہیں، وہ تلاش اور جستجو میں ہیں کہ ہمارا کوئی قائد ہو، کوئی تنظیم ہو جو ہماری قیادت کر سکے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ اگر آستانوں پر بھیڑ ہوتی ہے تو سمجھ میں آتی ہے کہ وہ سراپا کشش وہاں پر آرام فرما ہیں ان سے اکتساب فیض کے لئے ہم وہاں جاتے ہیں لیکن آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے بینر تلے صرف ایک سنیت کے نام پر الحمد للہ آپ بھائیوں کا اتحاد قابل مبارکباد ہے۔ اسی بات پر میں اپنی طرف سے سید محمد اشرف میاں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے بھائیو! اشرف میاں یا آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے جو، اراکین ہیں ان سے میں یہی بات کہونگا کہ ہمارے سنی بھائیوں کا یہ وشواش، یہ بھروسہ یہ اعتماد قائم رکھئے گا کہ ہمیں ہمیشہ فروغ اہل سنت کے لئے کام کرنا ہے جب تک آپ میں اخلاص ہوگا جذبہ ہوگا سنیت کے کام کرنے کا اِن شاء اللہ ایک ایسا بھی موقع آئے

گا کہ ہر سنی پکارے گا کہ مجھے بہت ہی مسرت بہت ہی خوشی ہے۔

میرے بھائیو! بہت سارے اہداف حضرت اشرف میاں صاحب نے اور اس بورڈ نے منتخب کیے ہیں وہ سب ہی اتحاد و تحفظ سنیت سے متعلق ہیں الحمدللہ ہمارے اکابر! ہمارے بڑے انہوں نے مسجدیں قائم کیں لیکن آج ان مسجدوں پر آہستہ آہستہ قبضہ ہوتا جارہا ہے۔ پہلی کمی جو خود ہماری اپنی تھی کہ ہم نے اپنی مسجدوں کو آباد نہیں کیا۔ جب میدان خالی رہتا ہے تو دوسرے علاقے کے بچے وہاں آکر فٹ بال کھیلتے ہیں، کرکٹ کھیلتے ہیں لیکن اگر پہلے سے ہی میدان میں لوگ موجود ہوں تو کوئی دوسرا اس پر قبضہ نہیں کرے گا تو خود مسجدیں ہم نے خالی چھوڑ دیں جس کی وجہ سے دوسروں کو موقع ملا کہ وہ آکر ہماری مسجدوں میں داخل ہوئے اور دوسری ہماری آپسی نا اتفاقی کی وجہ سے ہماری کثرت ہونے کے باوجود دوسرے لوگ جو اقتدار میں آگئے اور انہوں نے اپنے اقتدار کی بنیاد پر وقف بورڈ کا سہارا لے کر ہماری مسجدوں پر آہستہ آہستہ قبضہ کرنا شروع کر دیا۔

پھر بھائیو! آپ حضرات کو اور اپنے بورڈ کے حضرات کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ ابھی اگر آپ فی الحال کسی مسجد کے نگراں ہیں دیکھ بھال کرتے ہیں تو ابھی سے ایک اسٹامپ پیپر پر لکھیں کہ مسجد آپ نے تعمیر کی، اس پر تحریر کریں کہ اس مسجد میں ہمیشہ اس کے خادمین اور خدام سکریٹری اور نگراں وہ لوگ رہیں گے جو ایمان، روزہ، حج، زکوٰۃ جو اسلام کے ارکان ہیں، اس کے ماننے والے ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا سینہ پیارے نبی کی محبت کا مدینہ ہوگا، اس مسجد کے وہی خدام اور وہی اراکین ہوں گے جو میلاد شریف، صلوٰۃ وسلام بزرگان دین اولیاء اللہ سے عقیدت رکھنے والے ہوں گے اور ان سے محبت کرنے والے ہوں گے اور غوث وخواجہ کے ماننے والے ہوں گے، یہی لوگ ہمیشہ اس مسجد کے نگراں رہیں گے۔ یہ باقاعدہ میرے عزیز اپنے اسٹامپ پیپر پر اپنے محلے یا اپنے گاؤں کے لوگوں سے لکھائیں کم از کم تسلی تو ہوگی کہ اتنی محنت ومشقت کے ساتھ آپ نے مسجد کو تعمیر کیا آپ آنکھ بند کر رہے ہوں قبر میں جارہے ہوں آپ کی روح اس سکون کے ساتھ قبر میں رہے گی کہ اس مسجد کی خدمت آپ نے صحیح ہاتھوں میں سونپ دیا۔ کوئی تحریر نہ ہونے کی وجہ سے آج دوسروں کو موقع مل رہا ہے۔ میرے عزیزو! وقف بورڈ کا سہارا لے کر اس کے ذریعے سے ہماری مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ اسی ناجائز قبضہ کے خلاف احتجاج کی غرض سے ہمارے اشرف میاں، مہدی میاں اور دیگر اراکین علماء ومشائخ بورڈ رات دن محنت کر رہے ہیں ہمارا مطالبہ عمومی طور پر حکومتوں سے اور خصوصی طور پر وقف بورڈ سے بھی ہے کہ کم از کم جتنی تعداد ہماری ہے اسی تناسب کے اعتبار سے ہمیں انتظامی امور میں دخل دیا جائے، وقف بورڈ میں ہمارا حصہ اور حق ہم کو دیا جائے۔ اگر اس میں کچھ تاخیر ہوتی ہے تو کم سے کم ایک کالم ہونا چاہیے جس میں لکھ جائے کہ جس نے یہ مسجد وقف کی ہے اس کا کیا عقیدہ تھا اور کن ہاتھوں میں یہ مسجد رہے گی۔

مولانا سید محمد مقتدیٰ جعفری مداری

حضرت مولانا سید محمد اشرف صاحب قبلہ اور ان کے ساتھ کندھے سے کندھے ملا کر چلنے والے حضرت شیخ طریقت سید انوار

صاحب قبلہ کا بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے یہ پیغام دیا ہے کہ سبھی سچے ایک جگہ جمع ہوجائیں۔وکونوا مع الصادقین کا پیکر بے مثال بن کے ایک ہی پلیٹ فارم پر وہ جمع ہو جائیں جن کی وقت کو ضرورت ہے۔آج ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ خانقاہ اشرفیہ، خانقاہ قادریہ، خانقاہ مداریہ، سہروردیہ، صابریہ، غرض کہ ہر وہ شخص جس نے اس ملک کو سنیت کا پیغام دیا ہے ایک ایسا مسیج دیا ہے کہ سنی وہ ہے جو خانقاہوں سے جڑا ہے، وہ سنی نہیں جو خانقاہ سے جڑا نہ ہو۔وہ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ کل بھی خانقاہوں کے دم سے ہند میں اسلام زندہ تھا آج بھی زندہ ہے اور انشاء اللہ خانقاہوں کے ہی دم سے صبح قیامت تک اسلام کا سورج چمکتا رہے گا۔یہ موقع ہمیں آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے عطا کیا ہے۔

ہم اسلام کو اپنے عمل زندہ رکھ سکتے ہیں، ہم مسجدوں کے تحفظ کی باتیں کرتے ہیں، ہم مدارس کے تحفظ کی باتیں کرتے ہیں، ہم اپنا حق مانگتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ہم دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ کل بھی مخدوم سمناں کی بارگاہ سے سنیت زندہ تھی، وارث پاک کی بارگاہ سے زندہ تھی، مدار پاک کی بارگاہ سے زندہ تھی۔آج کچھ نئے کچھ پرانے وہابی مل کر خانقاہی نظام کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔لیکن آل انڈا علماء ومشائخ بورڈ کا یہ پیغام ہے کہ کل بھی ہماری خانقاہوں نے ساری انسانیت کو گلے سے لگایا تھا، سب کو پیار بانٹا تھا، اخلاق رسول کی تلوار لے کر دنیا میں امن وامان قائم کیا تھا، اسی لئے آج ہماری درگاہوں میں چاہے وہ خواجۂ خواجگان کی درگاہ ہو چاہے کچھوچھہ شریف کی بارگاہ ہو یا مکن پور شریف کی درگاہو، سب عقیدت سے سروں کو جھکا کر چلے آرہے ہیں۔اس لئے کہ ہم نے جوڑا ہے، ہم نے دین کی خدمت کی ہے، ہم نے اسلام کی تبلیغ کی ہے، ہمارے اکابرین نے، ہمارے اسلاف نے کربلا کی دھرتی سے لے کر اس ملک کی بے آب وگیاہ زمین پر اگر کسی نے اسلام کی تبلیغ کی ہے تو انہیں بزرگان دین کا صدقہ ہے۔

میرے بھائیو! علما ومشائخ بورڈ کے اس پیغام کو سمجھیں کہ خانقاہوں سے دین زندہ ہے، خانقاہوں سے نظام زندہ ہے۔علماء ومشائخ بورڈ میں اشرفی بھی ہیں، قادری بھی ہیں، چشتی بھی ہیں، نقشبندی بھی ہیں، مداری بھی ہیں، وارثی بھی ہیں۔یہ سب لوگ پورے ملک کو بتا رہے ہیں کہ کل اس ملک کو ہماری خدمات کی ضرورت تھی، تب ہماری ہی خدمات کی بنیاد پر ملک میں اچھائیاں قائم ہوئی تھیں، ملک میں سچائیاں قائم ہوئی تھیں، اس خانقاہی نظام سے اس ملک میں اسلام کا پرچم لہرایا تھا۔جب گلستان کو لہو کی ضرورت پڑی سب سے پہلے گردن ہماری کٹی، پھر بھی کہتے ہیں، مجھ سے یہ اہل چمن کہ یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں، آج غیر مقلدین کے ساتھ ساتھ کچھ اس طرح کی جماعتیں پیدا ہوگئیں، میں ان سے قطع نظر کر کے یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔

صدیوں سے ہم سنی ایک رہے ہیں، آج بھی ہم اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم سب خانقاہی نظام والے چاہے وہ چشتی ہو، اشرفی ہو، صابری ہو، مداری ہو، سہروردی ہو، نقشبندی ہو، ہم جس طرح کل ایک تھے، ہم اسی طرح آج بھی ایک ہیں، ہم اپنی ایکتا کا نعرہ دیں گے، سنی سنی بھائی بھائی کا نعرہ دے کر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے ہاتھوں کو مضبوط کریں گے، اس لئے حضرات اس ملک کو ضرورت ہے، کل تھی آج ہے، آنے والے وقت میں ہوگی، اس ملک کی آزادی کی تقدیر لکھنے میں خانوادہ مداریہ کا جو ہاتھ اور حصہ داری ہے اس کو کوئی مٹا نہیں پا رہا ہے۔۱۸۵۷ء سے بہت پہلے مداری سلسلے کے ایک بزرگ حضرت مدام شاہ مداری نے ۱۷۶۲ء میں

پلاسی اور بکسر کے میدان میں انگریزوں کے دانت کھٹے کر دیے تھے اور ان کو اڑیسہ اور بنگال سے واپس جانے کے لئے مجبور کر دیا تھا ۔یہ کوئی کہانی نہیں حقیقت ہے، جو ہندوستان کی پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔عزیزان ملت اسلام، ہم سب ایک ہیں سب ایک رہیں گے ،اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ایک رکھے۔وما تو فیقی الا باللہ ، وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب الغلمین

مولانا سید نورالدین اصدق چشتی مصباحی

AIUMB کا پیغام کوئی نیا کوئی اجنبی ،کوئی غیر مانوس پیغام نہیں ،یہ وہی پیغام ہے، یہ وہی آواز ہے، یہ وہی فکر ہے یہ، وہی تعلیم ہے، جسے ہر دور میں داعیان حق نے اپنے رب کی طرف ،اپنے رسول کی اطاعت کی طرف امت کو بلانے کے لئے اور امت کو اللہ ورسول کی اطاعت کی راہ دکھانے اور سمجھانے کے لئے دی ہے اور بلایا ہے۔تو کبھی یہی پیغام محبت خانقاہوں میں بیٹھ کر دیا گیا، کبھی یہ پیغام محبت درسگاہیں سجا کر دیا گیا اور کبھی یہی پیغام محبت میدان کارزار میں اتر کر دینے کی ضرورت پڑی۔میرے دوستو! ہم اور ہمارا رشتہ یا ہماری تحریک کا رشتہ ہماری تحریک سے جڑنے والوں کا رشتہ ایسے آقاؤں سے جڑا ہوا ہے جن کی جوتیوں میں ہزاروں تاج پڑے رہتے ہیں، ہم حضرت سرکار غریب نواز کے نام لیوا ہیں، ہم سرکار غوث اعظم کا پٹہ گلے میں رکھنے والے ہیں ہم حضرت قطب مدار کے عقیدت کیش ہیں ہم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے بندۂ بیدام ہیں، حضرت سرکار محبوب الٰہی نے جو پیغام اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر دیا، اسی پیغام کے اسیر ہیں، ہم سرکار مخدوم جہاں کی تعلیمات کو عام کرنے والے ہیں اور ہم سرکار مخدوم اشرف کے مشن کو زندہ کرنے والے ہیں، ان بزرگوں نے جو اپنی تحریر سے پیغام دیا ہے کہ آؤ جڑو، اللہ کے نام پر جڑ جاؤ، اس کے رسول کے ناموس کے نام پر جڑ جاؤ، اس کے رسول کے نام کی عظمت کے لئے جڑ جاؤ، اللہ واس کے رسول کے نام لیوا عوام کی خدمت کے لئے جڑ جاؤ، ان کے حقوق اور افادات کے تحفظ کے لئے جڑ جاؤ، چاہے وہ افادات دنیاوی ہوں، دینی ہوں، سیاسی ہوں، ملکی ہوں، سماجی ہوں، معاشرتی ہوں، ایک ذمہ دار ہونے کے ناطے سے ہر صوبے میں آپ کی نمائندگی اور آپ کی رہنمائی کرنا AIUMB کا اولین فرض ہے اور AIUMB یہی پیغام محبت عام کر رہا ہے، یہ پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

میرے دوستو! آج تک ملکی سطح پر ہمارے پوری اس خانقاہی مشن کی، ہماری سنی صوفی ازم کے مشن کی، سرکار غریب نواز کے مشن کی کوئی تحریک نہیں تھی، جس نے میدان عام میں آکر یہ دعویٰ کیا ہو اور باور کرایا ہو کہ ہندوستان آبادی میں قدیم صوفی تہذیب اور روایت کے ماننے والوں کا تناسب کیا ہے؟ ان کے عقائد اور نظریات کیا ہیں؟ یہ نام کے شدت پسند، مسلمانوں سے جدا کیسے ہیں ؟اسے بتانے والا کوئی نہیں تھا کہ سنی صوفی کون ہیں اور سنیت کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ حکومت نے سمجھ لیا کہ مسلمانوں میں صرف دو فرقے ہیں ایک سنی اور دوسرا شیعہ۔اس بیچ میں سنیت کے معاملات کو لے کر آگے بڑھتے ہوئے تمام موقعوں پر ایسے لوگ قابض ہو گئے اور ایسی جگہوں پر اجارہ داری کر لی جہاں سے آپ کے حقوق کی، آپ کے آباء واجداد کی جانب سے وقف کردہ اوقاف کی حفاظت کی جاسکتی تھی، آپ کے لئے تعلیمی ادارے کھولے جاسکتے تھے ان کی نگرانی ونگہداشت ہو سکتی تھی، ان تمام پر وہابیوں نے بنام

اہل سنت اپنا قبضہ جما لیا۔ یہ AIUMB جہاں ایک طرف باور کرا رہا ہے حکومت وقت کو، حکومت ہند کو کہ یہاں دو فکر نہیں بلکہ تین فکریں ہیں: ایک سنی، دوسری شیعہ اور تیسری فکر جسے آپ نہیں جانتے جو سنیت کے نام سے پنپ رہی ہے وہ ہے وہابیت جنہوں نے سارے سنی مقامات پر سنیت کے نام پر اجارہ داری کر لی ہے۔ جہاں ان کا سنیت سے کوئی تعلق نہیں وہاں سنیوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں تو جہاں ایک طرف حکومت کو ہم باور کرا رہے ہیں کہ ہمارے حقوق کے تحفظ کے لئے علماء مشائخ بورڈ کے مشورے سے لائحہ عمل طے کیا جائے، وہیں دوسری طرف ہم یہ بتانا چاہ رہے ہیں سنیوں کو کہ اے لوگو! پورے ہندوستان میں تمہاری نمائندگی کرنے والا اور تمہارے حقوق کی آواز بلند کرنے والا اگر کوئی ہے تو وہ آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ ہے AIUMB، تمہاری آواز کو ایوان حکومت میں اور تمہاری آبادیوں میں جا کر تمہاری اصلاح اور صلاح وفلاح کا انتظام کرنے والا اگر کوئی بورڈ ہے تو وہ AIUMB ہے۔

دوستو! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک بینر تلے آ جائیں اپنے اختلاف بھول جائیں، اپنی خودی بھول جائیں اور قوم کی فلاح کے لئے، ملت کی صلاح واصلاح کے لئے اپنے تمام مفادات کو بالائے طاق رکھ کر کے بورڈ کے ساتھ آ جائیں۔ قوم دبی ہوئی ہے، ملت کی ذمہ داری اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں دی ہے ابھی تک ہم نے خانقاہوں میں بیٹھ کر خدمت انجام دی ہے، اب وقت آیا ہے کہ ہم میدان میں اتر کر پیغام محبت پہنچائیں، ہم گلیوں میں جا کر پیغام محبت پہنچائیں اور اگر وقت پڑا تو ہم ایوان حکومت میں پہنچ کر پیغام محبت پہنچائیں گے اور یہ بتائیں گے کہ عشق رسول رکھنے والے سنیوں کی تعداد ہندوستان کے اندر ۸۵ فیصد ہے۔

حضرت مولانا جنید عالم اشرفی

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے ''بیشک نماز بے حیائی و بری چیزوں سے روکتی ہے'' دیکھنا ہمیں یہ ہے کہ نماز جو ہمیں بے حیائی بری چیزوں سے روکتی ہے، پھر بھی آج ہمارے اندر بے حیائی اور بری چیزیں کیوں پھر رہی ہیں، کہیں ضرور ہم سے غفلت ہو رہی ہے، جب کہ یہی وہ نماز ہے اس نماز کی اہمیت قرآن مجید میں جا بجا اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ ہم سب کے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں قرۃ عینی فی الصلوٰۃ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیا ہے؟ یہ نماز ہے، اگر ہم نماز نہیں پڑھتے ہیں تو صرف اپنا نقصان نہیں کر رہے، بلکہ آپ کے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے جو آقا کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے وہ بھی نہیں پہنچتی۔ اگر ٹھنڈک نہیں پہنچے گی، تو اس کے برعکس تکلیف پہنچے گی، تو کیا آپ آقا ﷺ کو تکلیف دینا چاہتے ہو؟ یا، انہیں خوش کرنا چاہو گے؟ میں اہل سنت والجماعت سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے محبت وعقیدت میں آقا ﷺ کے اس قدر دیوانے ہو، یہ دیوانگی برحق ہے، ایمان کی پختگی کی نشانی ہے، اے مسلمانو! نماز کے پابند ہو جاؤ،، جب نماز کے پابند ہو گے اللہ رب العزت بھی خوش ہوگا، اس کا رسول بھی خوش ہوگا اور اس خوشی کا صلہ یہ ہوگا کہ پھر گھر کے اندر بے حیائی رہے گی نہ محلے کے اندر بے حیائی رہے گی، نہ پڑوس میں بے حیائی رہے گی، نہ گاؤں میں بے حیائی رہے گی، نہ قصبے میں بے حیائی رہے گی نہ شہر میں بے حیائی رہے گی اور نہ کسی دنیا میں بے حیائی رہ جائے گی، اس لئے کہ مؤمن جب نماز پڑھے گا تو نماز کی برکت صرف اسے ہی نہیں ملے گی بلکہ اس کی نماز کی برکت سے گھر

بھی روشن ہوگا، محلّہ بھی روشن ہوگا اور ملک بھی روشن ہوگا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نماز وہ پڑھی جائے جیسا رسول اللہ نے پڑھنے کا سلیقہ بتایا ہے، نماز وہ پڑھی جائے جو نماز صحابۂ کرام نے پڑھی ہے، نماز وہ پڑھی جائے جو نماز امام حسین نے کربلا کی زمین پر ادا کر دکھائی، نماز وہ پڑھی جائے جو حضرت خواجہ حسن بصری نے پڑھ کے دکھایا ہے، نماز وہ پڑھی جائے جو حضرت رابعہ بصری نے پڑھی اور یہی کہا تھا کہ ''میں جنت کو آگ لگا دوں اور جہنم کو بجھا دوں'' اس لئے لوگوں کے نظریات جو ہیں کہ وہ عبادت نیکیوں کے بدلے کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھوں تو جنت ملے اور دوزخ میں نہ جاؤں، نہیں نہیں بلکہ نماز جب بھی پڑھی جائے گی وہ نماز رضائے الٰہی کے لئے پڑھی جائے گی، رب کی خوشی کے لئے پڑھی جائے، اس لئے کہ کربلا کی زمین پر دو نمازی تھے، ایک نمازی یزید، یزیدی کردار اور یزیدی فوج کے لوگ تھے اور دوسرے نمازی امام عالی مقام تھے، فرق کیا ہے دونوں نمازوں میں؟ فرق یہ ہے دونوں نمازیوں میں کہ یزید کا مقصد تھا دنیا اور پیسہ۔ آج وہی یزیدی مشن چلتے چلتے وہابیت کی شکل میں بدل گیا، اب یہ دولت کی بنیاد پر نماز پڑھتے ہیں پیسے کی لالچ میں نمازی بنتے اور بنائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم حسینی ہیں کل بھی حسین پاک نے بھوکے پیاسے رہ کر کربلا کی زمین پر نماز ادا کی تھی، وہ اس لیے ادا کی تھی کہ اللہ بھی خوش ہو جائے اور رسول بھی خوش ہو جائے اور یہ نماز قیامت تک زندہ رہے۔

اے سنیو! نماز کے پابند ہو جاؤ تمہیں دنیا میں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ وہ نماز ہے آپ جس خواجہ کے ہندوستان میں ہو، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی نماز ترک کی ہے، اس خواجہ کے ہندوستان کی تاریخ اٹھا کے دیکھ لو۔ آج جو نماز کی دعوت دی جاتی ہے تبلیغیوں کے بھیس میں جو بوریوں بستر کے بھیس میں، میں آپ کو حادثات پر نظر رکھنے کی دعوت دے رہا ہوں، آپ ان حادثات کو بھی دیکھو، ان بوریوں اور بستر میں۔ یہ پکے آتنک وادی ہوتے ہیں، بارہ بنکی کی واردات ہمیں یاد ہیں، انٹرنیٹ کی دنیا سے جڑا رہتا ہوں، اپنے بزرگوں کے روحانی فیض سے جڑا رہتا ہوں، جب ان کے بوریوں اور بستر کو کھولا جاتا ہے تو اس میں چرس، افیم اور نہ جانے کیا کیا نظر آتا ہے، آتنک وادی یہ وہابی ہیں جو نماز کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اور صرف گمراہ ہی نہیں کرتے بلکہ ملک میں زہر پھیلاتے ہیں، لوگوں کے ذہن و فکر کو گندہ کرتے ہیں۔

لیکن جب سنی نماز پڑھتا ہے اس کے پاس کچھ نہیں، عشق رسول ہوا کرتا ہے، محبِّ اہل بیت ہوا کرتا ہے، شہیدان کربلا کی الفت و محبت ہو کرتی ہے۔ عزیزان محترم! آپ نماز کے پابند ہو جاؤ تو ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا کی ساری برائیاں ختم ہو جائیں گی، آپ کے گھر سے اور اس ملک سے۔ نماز وہ پڑھو جو سنت پر قائم ہو، نماز وہ پڑھو کہ امام عالی مقام نے جیسا پڑھنے کا سلیقہ بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نماز کا پابند بنائے اور امام عالی مقام کے طریقے پر نماز پڑھ کر دین و دنیا کی سرخروئی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا ابوالعاص حسن صاحب

آپ نے علماء و مشائخ بورڈ کی کی ضرورت کو سمجھا اور اس کی اھمیت کو جانا اس کے لئے آپ یقیناً پوری قوم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپ نظر اٹھا کے دیکھ سکتے ہیں اس وقت پوری قوم ایک کشمکش کا شکار ہے وجہ یہ ہے کہ پوری قوم کی اپنی اپنی بساط بھر

سنیت کوفروغ دینے کی کوششیں خاطر خواہ بارآور نہیں ہو پائیں کیا مدارس کیا خانقاہیں کیا علماء ودانشوران، کیا مشائخ عظام سب اپنی اپنی سطح سے دین وسنیت کی فلاح وبہبود اور فروغ واستحکام کیلئے شب وروز کوشاں ہیں۔اس کے باوجود سنیت سمٹتی جارہی ہے اور اس کے بالمقابل وہابیت بڑھتی جارہی ہے۔وہابیوں کی طرف سے تقریروں کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی تو ہماری جماعت کے نامور مقرروں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی تقریروں کے ذریعے ایسا ردبلیغ کیا جس کا جواب وہابیت کے پاس نہیں۔ وہابیوں کے جمعہ کے خطیبوں نے اپنے خطبات کے ذریعہ سنیوں کے ایمان کو کمزور کرنے کی کوشش کی تو جماعت اہل سنت کے خطبانے اپنے خطبات جمعہ میں ان کا بھرپور رد فرمایا۔ جب مسلمانوں کا ایمان خراب کرنے کیلئے انہوں نے دعوت وتبلیغ کی راہ اپنائی تو اس کے مقابلے میں ہماری جماعت میں بھی کئی دعوت وتبلیغ کی تحریکیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور ان دعوتی تحریکوں نے اپنے حسن عمل اور حسن تدبیر سے وہابیت کا ایسا تعاقب کیا اور اور کررہی ہیں جس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا اور جب وہابیت نے قلمی میدان سے دراندازی کی کوشش کی تو جماعت اہل سنت کے جیالے قلم کاروں نے ان کی اس کوشش کو بھی ناکام بنادیا اور جب انہوں نے قرآن وحدیث کی غلط تفاسیر اور تشریحات کر کے اسلام کی حقیقی صورت کو مسخ کرنا چاہا تو ہماری جماعت کے علماء ومحدثین نے ہر سطح پر وہابیوں کی چالاکیوں کو طشت از بام کر دِکھایا۔ جب ان کے لئے تمام دروازے بند ہوگئے کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو وہابیوں نے سنیت کی شناخت مٹانے کے لئے سیاسی گلیاروں کو استعمال کرنا شروع کیا یہی وہ میدان ہے جس میں ان کی خوب موقع ملا اور سیاسی اثر ورسوخ کے ذریعہ وہابی خیالات کے لوگ تمام مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئے۔افسوس کہ اہل سنت اس میدان میں ان سے پیچھے رہ گئے اور بہت دنوں تک سیاست کو شجر ممنوعہ سمجھ کر اس سے کنارہ کش رہے۔اس میدان میں اہل سنت کی غلط فہمی اور ناعاقبت اندیشی سے وہابیوں نے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے سیاست وحکومت کے تمام شعبوں میں بنام سنی قابض ہوگئے اور وہابیت کی ترویج واشاعت کے ساتھ ساتھ سنیت کو پامال کرنے کیلئے سیاسی اثر ورسوخ اور حکومتی ذرائع کا بھرپور استعمال کیا۔نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ وہابیت اپنے پاؤں پسارنے میں کامیاب ہوگئی جب کہ سنیت مدارس وخانقاہوں میں سمٹ کر رہ گئی۔

جب ہم خواب غفلت سے بیدار ہوئے تب تک بہت دیر ہوچکی تھی میدان ہاتھ سے نکل چکا تھا مگر وہ سنی ہی کیسا جو ہمت ہار کے بیٹھ جائے؟ پورے ملک کا سنی مسلمان اپنے حقوق کی بازیابی کیلئے بیدار ہوگیا اور اپنی عظمت رفتہ کے حصول کیلئے اس نے سیاسی دروازوں پر دستک دینا شروع کردیا ہے، ملک گیر پیمانے پر اہل سنت کو بیدار کرنے اور ایک متحدہ پلیٹ فارم سے اپنے حقوق کی لڑائی لڑنے کیلئے اہل سنت کو آمادہ کرنے کا سہرا آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے سرجاتا ہے۔علماء ومشائخ بورڈ کی طرف سنی مسلمانوں کی رغبت اور بلاتفریق مشرب کثیر تعداد میں سنی مسلمانوں کی اس بورڈ سے وابستگی اس بات کی غماز ہے کہ زیادہ دن تک سنیوں کے حقوق پر قابض رہنا وہابیت کے لئے آسان نہیں ہوگا۔آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ جس رفتار سے اپنے ہدف کی طرف پیش رفت کررہا ہے اور جس تیزی کے ساتھ ملک وبیرون ملک میں اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ (اگر آپ اس کو میری خوش فہمی نہ سمجھیں تو) وہ دن دور نہیں جب اہل سنت اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور زندگی

کے تمام شعبوں میں اہل سنت کیلئے اپنی برتری ثابت کرنا آسان ہو جائے گا۔ اسی طرح سیاسی سطح پر بھی اہل سنت اپنی عظمت رفتہ کو بحال کرلیں گے اور مسلمانوں کے نام پر ملنے والی حکومتی مراعات سنیوں کو ملیں گی اور حکومت میں مسلمانوں کی نمائندگی کی باگ ڈور سنیوں کے ہاتھوں میں ہوگی، سیاست میں مسلمانوں کے حقوق سنیوں کو ملیں گے اور حکومت میں مسلمانوں کی فلاحی اسکیموں کا فائدہ پورا پورا اہل سنت کو ملے گا اور اہل سنت کی ترویج واشاعت اور فروغ واستحکام کی راہیں وا ہو جائیں گی اور بنیادی طور پر اہل سنت وجماعت زندگی کے تمام شعبوں میں مستحکم ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

مولانا شعیب رضا صاحب

انا اعطینٰك الکوثر اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔ لفظ کوثر کی اگر آپ تحقیق کریں تو ''کوثر'' بنا کثرت سے جس کے معنیٰ زیادتی کے، کثیر۔ اسی سے اکثر اسی سے کوثر صیغۂ مبالغہ بہت زیادہ۔ اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اے محبوب ہم نے آپ کو بے حساب عطا کیا۔ اللہ نے یہ تو کہا بے حساب دیا لیکن یہ نہیں بتایا کون سی چیز بے حساب دیا، اگر واضح کر دیتا کہ یہ چیز بے حساب ہے تو سمجھ میں آجاتا کہ مثلاً علم بے حساب ملا، باقی چیزیں حساب میں ملی ہیں، تو اللہ نے اس بات کو متعین ہی نہیں کیا۔ بس اتنا کہہ دیا کہ ہم نے آپ کو بے حساب دیا گویا کہ اے محبوب جتنی چیزیں ہم نے آپ کو دی ہیں سب کی سب بے حساب دی ہیں۔ محبوب کا علم بے حساب ہے، کمال بے حساب ہے، جمال بے حساب ہے، حسن بے حساب ہے، درجات بے حساب ہیں، وسعتیں بے حساب ہیں محبوب کی وسعتیں بے حساب ہیں۔

اب ذرا غور کیجئے! اللہ نے محبوب کو بے حساب دیا تو ذرا سوچو بے حساب پانے والے نے جس جس کو دیا ہوگا اُس نے بھی بے حساب پایا ہوگا۔ کبھی نبی نے صدیق اکبر کو دیا، کبھی نبی نے فاروق اعظم کو دیا، کبھی نبی نے عثمان غنی کو دیا، کبھی نبی نے مولیٰ علی کو دیا۔ کبھی نبی نے سعد ابن عبادہ کو دیا، کبھی نبی نے حضرت اسامہ کو دیا۔ یہی نہیں کبھی نبی نے سید الشہداء امام حسین کو دیا، کبھی غوث اعظم کو دیا، کبھی امام اعظم کو دیا، کبھی خواجۂ پاک کو دیا، کبھی مجاہد آزادی علامہ فضل حق خیرآبادی کو دیا ہندوستان کی آزادی میں ہندوستان کو ظلم و جبر کے جنگل سے نکالنے میں کسی ذات کی سب سے زیادہ کوشش رہی ہے تو وہ مجاہد آزادی علامہ فضل حق خیرآبادی کی ذات ہے جنھوں نے سب سے پہلے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ علماء کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ علمائے اہل سنت کی جاں نثاریوں کو بالائے طاق نہیں رکھا جائے گا۔ وہ شخص سچا ہندوستانی نہیں جو خواجہ کا وفادار نہیں۔ پہلے غریب نواز کے پیرو کار بنو پھر چاہے جس کے پیرو کار بنو۔

یہیں پر ایک بات اور واضح کردوں ایک ڈاؤٹ فل مسئلہ ہے توجہ دیجئے۔ یہیں پر غریب نواز خواجۂ خواجگان مالک ہندوستان، عطائے رسول حضرت خواجہ غریب نواز کو آج آٹھ سو برس سے زیادہ ہو گئے ہیں، میں سوچنے لگا اے میرے خواجہ! ہند کے راجا یہاں پانچ سال حکومت چلائے نہیں چلتی، آٹھ سو سال کیسے چلی؟ تو درِ غریب نواز سے آواز آئی کہ اے میرے عاشق سن اب تک جتنی

حکومتیں بنی تھیں سروں کو جوڑ کر بنیں تھیں، لیکن میری حکومت سروں کو جوڑ کر نہیں بلکہ دلوں کو جوڑ کر بنی ہے۔ اس لئے چلتی جا رہی ہے اور یہ سر جوڑنے والے دہلی میں سر جوڑ رہے تھے، (مگر) احمد آباد میں، دہلی میں اور مظفر نگر میں دل توڑ رہے تھے۔ دہلی میں سر جوڑ رہے تھے میرٹھ میں دل توڑ رہے تھے، دہلی میں سر جوڑ رہے تھے کانپور میں دل توڑ رہے تھے۔

اب تک تم ایک شہر ایک صوبہ نہ جوڑ سکے، قربان جاؤ میرے خواجہ پر میرے خواجہ نے ہند کے راجا نے پورے برصغیر کو جوڑ دیا ہے۔ ایسا جوڑا ہے، ایسا جوڑا ہے کہ یہاں ہندو بھی نظر آتا ہے، عیسائی بھی نظر آتا ہے، پادری بھی نظر آتا ہے، جو آتا ہے پاتا ہے، آٹھ سو سال سے خواجہ بانٹ رہے ہیں ہم لے رہے ہیں وہ عطا کر رہے ہیں، ہم پا رہے ہیں وہ دے رہے ہیں ہم کھا رہے ہیں۔ کوئی نہ بتا سکا کتنا بٹا، کتنا بچا کوئی کیا بتائے گا؟ ہندوستان کی سب سے معتبر خفیہ ایجنسی سی، بی، آئی کو بھی پتہ نہیں کہ کتنا بچا۔ معلوم یہ ہوا کہ خواجہ دے رہے ہیں ہم لے رہے ہیں۔

اور وہ لوگ سنیں جو اسلام پر آتنک واد کا الزام عائد کرتے ہیں۔ اسلام کے چاہنے والوں پر دہشت گردی کا الزام عائد کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے خواجہ نے لاکھوں لوگوں کو اسلام کا کلمہ پڑھایا، کہیں گردن کٹی؟ نہیں۔ کوئی مرا؟ نہیں۔ خون بہا؟ نہیں۔ آبادی برباد ہوئی؟ نہیں۔ بچے یتیم ہوئے؟ نہیں۔ عورتیں بیوہ ہوئیں؟ نہیں۔ آبادی کھلیان میں تبدیل ہوئی؟ نہیں۔ ایک تم ہو جو کرسی کے لئے آبادی کو برباد کرتے ہو۔ یہ میرے خواجہ ہیں مسکراتے جا رہے ہیں اور لوگ کلمہ پڑھتے جا رہے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

تجاویز و مطالبات

سنی کانفرنس (جگدیش پور) امیٹھی

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ کو سربراہوں، مشائخ، سجادگان کے علاوہ علمائے کرام، اسکالروں، دانشوروں، قلم کاروں، صحافیوں، وکلاء اور ہندوستانی مسلم معاشرہ کے بیدار لوگوں کی تائید حاصل ہے۔ گزشتہ ایک دہائی سے آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ پوری منصوبہ بندی سے قومی و ملی کاز کے لئے کام کر رہا ہے۔ ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ کر مسلمانوں کو اس سے آگاہ کر رہا ہے کہ ملک و ملت کو کیا کیا نقصانات ہوئے ہیں اور اب کون سے خطرات لاحق ہیں۔

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے پاس وسائل نہیں لیکن اپنے بہت محدود وسائل سے ہی یہ بورڈ لوگوں کو دعوت دیتا ہے اور خاص طور سے وہابی/سلفی خطرہ سے آگاہ کرتا ہے۔ اب تک پانچ بڑی کانفرنسیں راجستھان، اتر پردیش، دہلی اور بہار میں ہو چکی ہیں۔ کئی سو چھوٹی میٹنگوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تقریباً ہر روز کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی پیمانے پر بورڈ کی کوئی نہ کوئی میٹنگ ہوتی رہتی ہیں۔ صدر تحریک حضرت سید محمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی کی قیادت اور قومی سکریٹری سید بابر اشرف کی معاونت سے آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کی آواز اب سنی جانے لگی ہے۔ ابھی بہت کچھ کرنا اور ہونا باقی ہے مگر عوام اور حکام دونوں تک رسائی میں اب تک جو پیش رفت ہوئی ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام بورڈ کی بات سنجیدگی سے سن رہے ہیں۔ امیٹھی، مرادآباد، بھاگلپور، بیکانیر اور نئی دہلی

میں جو کانفرنسیں منعقد ہوئیں ان کے ذریعہ ہندوستانی مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے حلقوں میں کافی بیداری آئی۔اسی طرح چھوٹی چھوٹی میٹنگوں سے ہندوستانی سنی صوفی مسلمانوں میں بھی کافی بیداری آئی جو مسلمانوں کی آبادی میں ۸۰ فیصد سے زیادہ ہیں۔یہ چھوٹی میٹنگیں بھی ایسی ہوئی ہیں جن میں شرکا کی تعداد ہزاروں میں رہی۔

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے یہ بات حکام اور عوام دونوں کے سامنے بار بار واضح کی ہے کہ آزادی کے بعد ہندوستانی مسلمان ترقی اور ملک کے وسائل میں اپنے حصے سے محروم ہے۔یہاں تک کہ جو مسلمانوں کے لئے مخصوص پالیسیاں وضع کی گئیں اور پروگرام شروع کیے گئے ان سے بھی ہندوستانی مسلمانوں تک ترقی کے ثمرات نہیں پہنچے کیونکہ ان سے جو بھی فائدہ ہوسکتا ہے وہ بہت چھوٹی تعداد میں ایسے تمام لوگ نگل جاتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی نمائندگی کا سوانگ رچ کر اقتدار کے گلیاروں تک رسائی حاصل کر لی ہے۔

سعودی،سلفی عناصر نے تمام مسلم باڈیوں اور مسلم نمائندگی کا تقاضہ کرنے والی سرکاری باڈیوں کو اچک لیا ہے اور ان عہدوں پر پہنچ کر جو امکانات ان کے ہاتھ لگے ہیں انہیں وہ ہندوستان میں وہابیت کے فروغ کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔اگرچہ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے ایجنڈہ پر متعدد فلاحی پروگرام ہیں جیسے کہ مسلمان لڑکے اور لڑکیوں کے لئے اعلیٰ تعلیم کے مراکز کا قیام، خواتین کو اختیارات اور قومی اصل دھارے میں مسلمانوں کو زیادہ بڑے پیمانے پر مربوط کرنے کی کوشش لیکن پالیسی سازی میں مسلمانوں کی نمائندگی کے فقدان، حج کمیٹیوں، مرکزی وقف کونسل اور ریاستی وقف بورڈوں جیسی مسلم باڈیوں، مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور اقلیتی مالیاتی کارپوریشن جیسی مسلم نمائندگی کا تقاضہ کرنے والی سرکاری باڈیوں میں غیر قانونی طریقہ سے لوگوں کی نمائندگی یا انتخاب کا معاملہ ایسا مسئلہ ہے جس پر پہلے توجہ دینی چاہئے۔

وقف املاک کا معاملہ بھی سنی صوفی مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔خواجہ غریب نواز کمیٹی یا دہلی عرس کمیٹی کا معاملہ بھی سنی صوفیوں کا ہی معاملہ ہے۔ان سے تعلق رکھنے والی تمام باڈیوں کا انتظام ہر حال میں صوفیوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے کیوں کہ واقف کی منشا کا احترام صوفی ہی کر سکتے ہیں۔وہی ان کمیٹیوں کے اصل مقصد کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

سابقہ تمام موقعوں پر بڑی کانفرنسیں کرنے کے بعد حکام کو میمورنڈم دیے گئے جن میں مرادآباد اور بیکانیر کی مسلم مہا پنچایتوں اور مرادآباد اور بھاگلپور کی سنی کانفرنسوں اور نئی دہلی میں جنتر منتر پر بیس مارچ میں منظور کی گئی قراردادیں شامل تھیں لیکن ان پر حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی اور صورت حال بالکل نہیں سدھری۔اس لیے مسلمانوں کی ابتر صورت حال سے حکام اور میڈیا کو واقف کرانے کے لئے یوپی میں ضلع امیٹھی کے جگدیش پور میں یہ سنی کانفرنس ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۳ء کو منعقد کی گئی۔

اس کانفرنس میں پیش کئے گئے مطالبات اور منظور کی گئی قراردادوں کو اس یادداشت کے ذریعہ آپ کو پیش کیا جا رہا ہے:

(۱) ہندوستان میں ملک کے آزاد ہونے سے پہلے سے ہی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ سارے فسادات فرنگیوں نے کرائے اور اپنے اپنے فرقوں میں مقبولیت حاصل کرنے کی وحشت میں مبتلا سیاست دانوں نے ان

کا ساتھ دیا لیکن آزاد ہندوستان میں یہی فرقہ وارانہ فسادات مسلمانوں کو کمزور کرنے کا ذریعہ بن گئے۔ان ۶۷ برسوں میں ہندوستان میں جتنے بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں وہ سب مسلم فرقہ کو خوف زدہ کرنے، پسماندہ بنانے، اصل دھارے سے دور کرنے اور مجموعی طور پر ان کے حوصلے پست کرنے کے لئے کرائے گئے۔متعدد سیاسی پارٹیوں نے سماجی صف بندی کے لئے فسادات کا یہ سلسلہ جاری رکھا ہے۔کچھ نام لیے جائیں تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ مسلم سماج کے تجارتی مراکز کو امن کے دشمنوں نے تاک کر نشانہ بنایا۔اتر پردیش میں موجودہ حکومت میں ہر منطق کی نفی کی ہے اور فسادات میں ایک طرح کا ریکارڈ بنالیا ہے۔یو پی میں ادھر کے ۲۰ مہینوں کے دوران ۱۰۰ ار فسادات ہو چکے ہیں۔یو پی کے بعد فسادات کے معاملے میں مدھیہ پردیش دوسرے نمبر پر ہے۔اڑیسہ اور کرناٹک میں فرقہ وارانہ صورت حال ملک کے بقیہ حصوں سے ذرا مختلف ہے کیونکہ ان دونوں ریاستوں میں ایک خاص فرقہ کے عیسائی دشمن جنون پرست عناصر فسادات برپا کر رہے ہیں لیکن بقیہ ہندوستان اب بھی مسلم دشمن فسادیوں کی پسندیدہ شکارگاہ بنا ہوا ہے۔

انتخابات کے زمانہ میں یہ لوگ زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں جس کے پیچھے مقصد اپنے ووٹ بینک کو بڑھانا اور مسلمانوں کو خوف زدہ کر کے اپنا فرماں بردار بنانا ہوتا ہے۔ میرٹھ، ملیانہ، گودھرا، گجرات، بھاگلپور، راؤرکیلا، جمشید پور، بھیونڈی، ممبئی، علی گڑھ اور مرادآباد ایسے شہروں کے نام لیتے رہیں جو اپنی کاروباری حیثیت کی وجہ سے نمایاں رہے ہیں تو پتہ چل جائے گا کہ فساد کرنے والے لوگوں کا سارا زور کہاں ہوتا ہے۔ریشم نگری، تالا نگری، پیتل نگری، ہینڈلوم نگری وغیرہ وغیرہ اور جہاں جہاں بھی مسلمانوں نے اپنی محنت سے دن رات خون پسینہ ایک کر کے ہوش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عزت کی زندگی جینے کے لئے سرکاری سہارے کے بغیر کام شروع کیا اور پھولے پھلے وہاں وہاں بہت منصوبہ بند طریقوں سے فساد کر کے ان کو جانی، مالی، اقتصادی اور سماجی طور پر تباہ کر دیا گیا۔بیشتر فسادات میں بلوائیوں کو پولیس، انتظامیہ، سیاست دانوں اور سماجی وسیاسی تنظیموں کی ڈھکی چھپی حمایت حاصل ہوتی رہی۔فساد ہوا، قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوا۔لوٹ مار مچائی گئی۔آبرو ریزی کی گئی۔سارے مجرم سامنے رہے لیکن بہتوں کا بال بھی بانکا نہیں ہوا۔کمیشن بنائے گئے، کمیٹیاں بنائی گئیں۔سبھوں نے اپنی میعاد پوری کر کے اپنی رپورٹ پیش کی۔یہ سفارش کی کہ اس لعنت کو کیسے روکا جا سکتا ہے لیکن آج بھی فرقہ وارانہ فسادات اتنے ہی حلاکت خیز اور تباہ کن ہیں جتنے کہ ۱۸۹۳ء میں تھے یعنی جب پہلی بار ممبئی میں مسلم دشمن فسادات ہوئے تھے۔

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی اس سنی کانفرنس میں شریک تقریباً ۲ لاکھ سنی صوفی مسلمان اور دیگر برادران وطن کے اتفاق رائے سے منظور شدہ قرارداد کے حوالہ سے بورڈ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ فرقہ وارانہ تشدد اور تاک کر تشدد کا نشانہ بنانے کی روک تھام کا بل پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں پیش کیا جائے اور منظور کرایا جائے تا کہ فسادات میں امن اور قانون برقرار رکھنے والی مشینری کی ناکامی کی ذمہ داری متعین کی جا سکے۔

(۲) ترقی پسند اتحاد حکومت کے پہلے دور اور دوسرے دور، دونوں میں نو برسوں کے دوران کچھ بہت نمایاں کام ہوئے

ہیں۔ان ۹ برسوں کے دوران قانون سازی میں اس حکومت نے اس کا دھیان رکھا کہ ہندوستانی عوام کی حالت بہتر ہو،حقوق پر مبنی کچھ قوانین بنائے اور معاشرے کے کمزور طبقے کو روزگار کا،خوراک کا،اپنی زمین تحویل میں دینے یا نہ دینے کا قانونی حق دیا لیکن مسلمانوں کے لئے مخصوص کوئی قانون بنانے میں یہ حکومت بھی ناکام رہی۔یہی انسدادِ فرقہ وارانہ فساد بل ہی ایسا بل ہے جس میں کچھ ایسی توضیحات ہیں جو منصوبہ بند یا اِسپانسرڈ فسادات کو روک سکتی ہیں لیکن ایسا نہیں لگتا کہ حکومت اس بل کو قانون کا درجہ دے سکتی ہے۔

یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ مسلمانوں کی سماجی،اقتصادی اور تعلیم حیثیت کا تعین کرنے کے لئے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی تشکیل کردہ جسٹس راجندر سچر کمیٹی نے ہندوستانی مسلمانوں کی تقریباً صحیح صورت پیش کی اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسلمان دلتوں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ گیا ہے۔یہ رپورٹ چشم کشا تھی لیکن افسوس کی بات ہے کہ سچر کمیٹی کی تمام سفارشات پر مکمل درآمد نہیں ہوا۔ایک ایسے سماج کو جس کا حصہ آبادی میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ۱۴ فیصد مگر عملاً ۲۰ فیصد ہے،انتہائی پسماندہ فرقہ کی حیثیت سے شناخت کرنے کے بعد بھی اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑا جا سکتا اور اس کے لئے خصوصی اقدامات کرنا حکومت وقت پر لازم ہو جاتا ہے۔اس لئے سنی کانفرنس جگدیش پور میں منظور شدہ قرار دار کے تحت آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پوری دیانت داری اور صدق دلی کے ساتھ سچر کمیٹی کی تمام سفارشات پر عمل کیا جائے۔اس کی متعدد صورتیں ہیں جیسے

(۱) ہندوستانی مسلمانوں کی گھنی آبادی والے علاقوں کے ہر بلاک میں اعلیٰ تعلیم کے جدید مراکز کھولے جائیں۔(۲) مسلم گھروں کے بچوں کو اسکولوں میں داخلہ کے زیادہ سے زیادہ مواقع دِیے جائیں اور ان کی اردو کی تدریس کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔(۳) غیر منظم سیکٹر میں کام کرنے والے مسلم کام گاروں کو سماجی سلامتی کے دائرے میں لایا جائے۔(۴) جو فائدے اقلیتوں کو دِیے جارہے ہیں جیسے کہ بینک سے قرض کی سہولت۔ایسی سہولتوں کو کسی بھی طرح مسلمانوں کا حق چھین کر دوسری اقلیتوں کو نہ دیا جائے کیونکہ وہ مسلمانوں سے زیادہ خوش حال ہیں اور صرف اپنے روابط کے ذریعہ فنڈ کا وہ حصہ بھی لے جاتے ہیں جو بصورت دیگر مسلمانوں تک پہنچتے۔(۵) منریگا کے خطوط پر کوئی ایسا پروگرام وضع کیا جائے جو خاص کر دیہی مسلمانوں کے لئے ہو۔(۶) آئی اے ایس،آئی پی ایس،آئی ایف ایس اور آئی آئی ایف کے امتحانات کے ضابطوں میں درستگی لائی جائے کیونکہ یہ ضابطے مسلمانوں کے خلاف جاتے ہیں۔انہیں درست کیا جائے تو سرکاری کام کاج میں مسلمانوں کی نمائندگی آبادی میں ان کے حصہ کے برابر ہو سکتی ہیں۔(۸) ریلوے،یونیورسٹیوں،بینکوں وغیرہ کو یہ مشورہ دیا جائے کہ وہ اپنی تنظیمی ڈھانچوں میں مسلمانوں کی نمائندگی بڑھائیں۔(۸) مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تشکیل نو اس اعتبار سے کی جائے کہ سنی صوفی مسلمانوں کو نمائندگی مل سکے کیونکہ انہیں یہ بہتر طریقہ سے معلوم ہے کہ اس پروگرام میں کیا خامیاں ہیں اور یہ پروگرام اتنا زبردست فنڈ لگانے کے باوجود خاطر خواہ نتیجہ برآمد کرنے میں ناکام ہے۔(۹) آئین کی دفعہ 341 سے مذہبی قید ہٹائی جائے تاکہ مسلمان OBC اور دلت ان فائدوں سے محروم نہ رہیں جو فائدے سکھوں اور نئے بودھوں سمیت دیگر فرقوں کے دلتوں کو پہنچائے جاتے ہیں۔

(۳) حکومت کے مقرر کردہ جسٹس رنگ ناتھ کمیشن نے مسلمانوں کو تعلیم اور روزگار میں دس فیصد ریزرویشن دینے کی

جوسفارش کی ہے اس پر ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر عمل درآمد کیا جائے۔اس سفارش پر عمل درآمد کی راہ میں جو بھی قانونی رکاوٹ آتی ہے اسے حکومت فلانگ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے دل میں اس بات کا عزم ہو۔رنگ ناتھ کمیشن نے مسلمانوں کو 10 فیصد ریزرویشن اور دیگر اقلیتوں کو 5 فیصد ریزرویشن سرکاری ملازمتوں میں دینے کی صاف سفارش کی ہے اور تمام مذہبوں کے دلتوں کے درج فہرست ذات کا درجہ دینے کی حمایت بھی کی ہے۔سابق چیف جسٹس آف انڈیا رنگ ناتھ مشرا کی قیادت میں مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے لئے قومی کمیشن کی رپورٹ پانچ سال سے طاق میں رکھی ہوئی ہے۔وقف کا تقاضہ ہے کہ مسلم کوٹہ منظور کیا جائے اور اسے عدالتی چھان پھٹک میں مسترد کیے جانے سے پوری طرح محفوظ کیا جائے۔مسلم کوٹہ کے اعلان کو عدالت میں خارج کیے جانے سے بچانے کے لئے کرناٹک ماڈل اپنایا جائے تو بہتر ہے۔ایک طرح سے دیکھا جائے تو رنگ ناتھ کمیشن کی رپورٹ میں راجندر سچر کمیٹی کی توثیق وتائید کی ہے۔اگر ان سفارشات پر عمل کرنے کے لئے آنے والے برسوں کا انتظار کیا جاتا ہے تو اس میں کسی کا فائدہ نہیں۔مرکزی حکومت کو چاہئے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو،اس سلسلے میں ضرور قانون بنائے یا آرڈیننس جاری کرے یا کسی اور طریقہ سے اسے نافذ کرے۔سچر کمیٹی نے رنگ ناتھ مشرا کمیشن کی سفارشات کی پرزور حمایت کی ہے۔

اس پس منظر میں سنی کانفرنس میں اتفاق رائے سے منظور شدہ ایک قرارداد میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ تعلیمی اداروں اور سرکاری اداروں اور سرکاری زمرہ کے کارخانوں یہاں تک کہ پرائیویٹ ملازمتوں میں بھی مسلمانوں کو ریزرویشن دیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس پورے عمل پر عمل درآمد کی ذمہ داری ذمہ دار ہاتھوں میں رہے جن میں سرکاری افسروں کے ساتھ سنی صوفی مسلمانوں کے نمائندوں کو بھی شریک کیا جائے۔اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ یہ موقع رائیگاں کرنے کی جرأت ان عناصر کو نہیں ہوگی جو غیر ملکی مالی امداد اور ہدایت کی بنیاد پر ایک انتہا پسند فکر کو مسلم نوجوانوں میں مقبول کر کے ان نوجوانوں کو انتہا پسند بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ان کا مقصد ہندوستان کے اسلامی ثقافتی ورثہ،رواداری اور ملی جلی تہذیب کو تباہ کرنا ہے۔

(۴) مرکزی مدرسہ بورڈ بل : مرکزی مدرسہ بورڈ بل اس عہد کا ایک اہم تقاضہ ہے۔مدرسہ تعلیمی نظام کو جدید تعلیم سے تقویت بخشنے اور نصاب کو وسیع کرنے سے یقینی طور پر طالب علموں کا فائدہ ہوتا اور وہ جب فارغ ہوتے تو زیادہ باخبر ہوتے۔اسی کے ساتھ مدرسوں کی انتظامیہ کو بھی تعلیم کے مذہبی جز میں مداخلت کیے بغیر مدرسوں کا انتظام منجمد کیا جاتا۔آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے اس بل میں کچھ ترمیمات کی تجویزیں پیش کی ہیں۔مرکزی مدرسہ بورڈ بل کو قانون بنانے سے پہلے ان ترمیمات پر غور کرنا ضروری ہے۔چونکہ مسلم سماج سرکاری مدد کے بغیر اپنے تعلیمی ادارے چلاتا ہے اس لیے مدرسہ بورڈ بل کے آنے سے مدرسہ تعلیم کی خدمت ہوتی۔

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ جو دینی مدارس غیر ملکی فنڈ سے چل رہے ہیں اور مدرسہ سے فارغ کسی طالب علم کو ایک غیر ملکی فنڈ اور ہدایت میں کام کرنے والی انتہا پسند مذہبی فکر کا حمایتی بنانے کی پیشگی شرط پر عمل کر رہی ہیں وہ قومی،سماجی تانا بانا کے لئے خطرہ ہیں،اس لیے آل انڈیا علماء ومشائخ اس سنی کانفرنس میں اتفاق رائے سے منظور ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ

وہابی رسلفی ردیوبندی رندوی رتبلیغی (مختلف ناموں سے سرگرم ایک ہی فکر کے نمائندہ متعدد گروپ کے) علماء کے نامناسب اورخودغرضانہ مشورہ پر مدرسہ بورڈ بل کو بالائے طاق رکھنے کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے اور پارلیمنٹ سے اس بل کو پاس کرا کر قانون سازی کے اس سلسلے میں ایک نمایاں اضافہ کیا جائے جس میں عام آدمی کو ایک جذبۂ اختیار اور حقوق کے مالک ہونے کا احساس دیا ہے۔

(۵) آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ ادھر ایک دہائی سے حکومت کو ہوشیار کرتا رہا ہے کہ آزاد ہندوستان میں ہندوستانی مسلمان نمائندگی کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے اور ان کی امنگوں اور امیدوں کو ایک انتہا پسند غیر ملکی فکر یعنی وہابیت رسلفیت پر چلنے والوں نے نمائندگی کا سوانگ کر کے پوری سازش کے تحت پاش پاش کر دیا ہے۔ بہت سے موقعوں پر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو میمورنڈم بھیج کر ہوشیار کیا ہے کہ یہ طاقتیں مسلمانوں کے نمائندہ بن کر سیاسی طبقہ، انتظامیہ اور افسر شاہی میں رسائی حاصل کر چکی ہیں جبکہ سچ یہ ہے کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں یا سنی صوفی مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ۸۰ فیصد سے زائد ہندوستانی مسلمانوں نے وہابی رسلفی فکر کی انتہا پسند لائن پر چلنے سے صاف انکار کیا ہے۔ بورڈ صوفی سنی مسلمانوں کا نمائندہ ہے۔ یہ مسلمان خود کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں۔ یہ لوگ صدیوں سے صوفی ازم پر عمل پیرا ہیں اور یہی سبب ہے کہ بورڈ کو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں ۸۰ فیصد سے زائد ہونے کے باوجود صوفی سنی مسلمانوں کو ان کے معاملات میں کوئی نمائندگی نہیں دی جاتی۔ ہندوستان میں مسلمان آبادی کے ۱۴ فیصد کے برابر ہیں یعنی ہر ساتواں ہندوستانی شہری مسلمان ہے۔ اس لئے تمام مواقع اور وسائل میں ساتواں حصہ مسلمان کا ہونا چاہئے۔ پارلیمانی سیٹ ہو یا سرکاری ملازمت۔

اس لیے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ آج کی سنی کانفرنس جگدیش پور میں منظور شدہ قرارداد کے تحت یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سیاست میں مسلمانوں کو نمائندگی دی جائے۔ تمام تقررات، نامزدگیوں اور بھرتیوں کو مسلمانوں کو اسی تناسب سے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس سلسلے میں حکمراں جماعت پر خصوصی فرض عائد ہوتا ہے کیونکہ لگاتار دو میعادوں سے مرکز میں برسر اقتدار ترقی پسند اتحاد کے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے اس کا باضابطہ اعلان کیا ہے کہ قومی وسائل پر پہلا حق مسلمانوں کا بنتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ سنی صوفی مسلمانوں کی شرکت اور نمائندگی تمام مسلم امور میں یقینی بنائی جائے کیونکہ مشائخ کے علاوہ دیگر سنی علماء ودانشوروں کی آواز پہلے سے زیادہ کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ وہابی رسلفی عناصر مسلم نوجوانوں میں انتہا پسندی کو فروغ دے رہے ہیں اور امن، اخوت اور رواداری کے حق میں اٹھنے والی آواز دب رہی ہے۔

(۶) ہندوستان کا یہ خطہ صدیوں سے صوفیوں کا مرکز رہا ہے۔ مقامی آبادی پر تصوف کا بہت نمایاں اثر ہے۔ ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کو اصل طاقت اور شناخت ان ہی روحانی مراکز سے حاصل ہوتی ہے جنہیں ہم خانقاہیں، آستانے اور درگاہیں کہتے ہیں اور جہاں سے دردمندی، فکرمندی، رواداری، امن، ہمدردی اور اخوت کا پیغام ہر جگہ پہنچتا رہتا ہے۔ ان مراکز کا احترام کرنے والوں میں سنی صوفی مسلمانوں کے ساتھ دیگر برادران وطن بھی ہیں۔ تقریباً ہر عقیدہ کے ماننے والے خانقاہوں، درگاہوں اور آستانوں

پر حاضری دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ وہ لوگ اس فکر پر اپنے اعتماد کا کھل کر اظہار کرتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ یہ روحانی مراکز انھیں سکون دیتے ہیں۔ یہ خانقاہیں، درگاہیں عوام سے بہت اچھی طرح سے جڑی ہوئی ہے۔ کئی کئی ہزار لوگ ایک دن میں ان روحانی مراکز پر دعا کے لئے پہنچتے ہیں۔ اس پس منظر میں ان تمام روحانی مراکز کو سماج کے تمام طبقات خاص کر مسلمانوں کے لئے بنائے گئے فلاحی پروگراموں کی ترویج کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن عملاً دیکھا جائے تو یہ موقع مسلسل نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ ویسے تو کچھ آرائشی انتظامات بھی ہوتے ہیں لیکن انہیں بھی وہابیوں رسلفیوں کے اچک لیے جانے سے بچایا نہیں جاتا۔ مثال کے طور پر دہلی عرس کمیٹی کا انتظام صلاح الدین چودھری کو دیا گیا ہے جو جانا پہچانا وہابی ہے لیکن سیاسی کارکن ہونے کی وجہ سے نااہل ہونے کے باوجود صوفیوں کی خدمت کی کمیٹی اس کے سپرد کر دی گئی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں یعنی سنی صوفی مسلمانوں کے سلسلے اس جانے پہچانے غافلانہ رویہ سے جو صورت حال ابھر کر سامنے آئی ہے اس کو فوری طور پر بدل دینا ضروری ہے۔ سنی صوفی مسلمانوں کے کسی بھی معاملے کی ذمہ داری کسی ایسے شخص کو نہ دی جائے جو سنی صوفی طرز حیات پر عمل پیرا نہ ہو۔ ہندوستان میں وہابی، سلفی، ندوی، دیوبندی، جماعتی، تبلیغی عناصر، الگ الگ ناموں کے ساتھ سرگرم ایک ہی کٹر وادی فکر کے نمائندے ہیں اور وہ سعودی عرب سے حاصل شدہ فنڈ اور ہدایت کے تحت اپنے ادارے چلاتے ہیں اور ان کے کارکن سماجی اور سیاسی کارکنوں کے بھیس میں مسلمانوں کے درمیان رہ کر کام کر رہے ہیں۔ اگر حکومت اپنا یہ عزم پختہ کر لے کہ فرقہ کے تمام امور میں اور قومی زندگی کے ہر شعبہ میں سنی صوفی مسلمانوں کو نمایاں نمائندگی دی جائے گی تو یہ صورت حال یکسر بدل سکتی ہے۔ حج کمیٹیوں اور وقف بورڈوں میں اور مسلمانوں کی دیگر مذہبی اور لسانی اداروں میں یا حکومت کی ایسی باڈیوں میں مسلم نمائندگی لازمی ہوتی ہے مسلم آبادی میں صوفیوں کے حصے کے مطابق نمائندگی دی جائے۔ اسے پالیسی کے طور پر اپنایا جائے اور اس پر عمل درآمد اسی جوش سے کیا جائے جس جوش سے ادھر کے نو برسوں کے دوران موجودہ حکومت نے حقوق پر مبنی قوانین بنائے ہیں۔

اس لیے آج کی سنی کانفرنس میں اتفاق رائے سے منظور شدہ قرارداد کے مطابق آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ اس کا مطالبہ کرتا ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے والی تمام قومی وعلاقائی سیاسی پارٹیوں کے انتخابی منشور میں سنی صوفی مسلمانوں کی امنگوں اور شکایتوں کی عکاسی ہو کیونکہ یہ دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا ہے کہ اپنی اپنی صفوں میں سرگرم وہابی رسلفی کارکنوں کی خواہش اور اشارے پر یہ پارٹیاں مسلم سماج کے انسانی سرمائے کو ووٹ بینک کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور اس کی بات مانتی ہیں جو آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی نمائندگی کا ڈھونگ کر کے اقتدار کے گلیارے تک پہنچنے میں کامیاب ہوا ہے۔

(۷) ہم لوگ یہاں سچر کمیٹی رپورٹ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت گرتے گرتے یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ وہ ہر شعبہ زندگی میں دلتوں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ اس رپورٹ میں آئین کی دفعہ 341 میں مسلمانوں پر عائد کی گئی مذہبی قید اٹھانے کی بنیاد بھی قائم کی گئی ہے۔ یہ اقدام کسی بھی اعتبار سے مسلمانوں کے حق اچھا نہیں کیونکہ کم سے کم تین ریاستی اسمبلیوں نے ایک قرارداد منظور کر کے دفعہ 341 کو سیکولر دفعہ بنانے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ دفعہ 341

فرقہ پرست دفعہ ہے اور آئین میں مساوات اور مذہبی آزادی کی ضمانت کے خلاف ہے۔ متعدد قومی اور علاقائی سیاسی پارٹیوں نے بھی مسلم دلتوں کو بھی وہی سہولتیں دینے کے مطالبے کی حمایت کی ہے جو دیگر فرقوں جیسے نو بودھسٹ اور سکھوں میں دلتوں کو دی جارہی ہیں۔ مسلم سماج دہائیوں سے دفعہ 341 کے خلاف سرگرم عمل ہے لیکن اب تک کچھ نہیں بدلا۔

اس لیے آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کا جگدیش پورسنی کانفرنس میں منظور شدہ قرارداد کے تحت یہ مطالبہ ہے کہ آئین کی دفعہ 341 میں ترمیم کرکے اس دفع کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی دور کی جائے اور انتہائی غریب مسلمان تک ترقیاتی اور فلاحی تدبیروں کے ثمرات کا پہنچنا یقینی بنایا جائے۔

(۸) آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ وقف ترمیمی بل سے بھی خوش نہیں کیونکہ یہ غیر ملکی ہدایت اور فنڈ سے چلنے والی طاقتوں کی طرف جھکا ہوا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو وہابیت کو آگے بڑھانے کے ایجنڈہ پر عمل درآمد کے مسلم اوقاف پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

خطبات کا خلاصہ

- ہمارے آئیڈیل خواجہ غریب نواز سلطان الہند حضرت شیخ معین الدین حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں نہ کہ بابر ظہیرالدین، اکبر اعظم جلال الدین، غیاث الدین تغلق یا کوئی دوسرا مسلم حکمراں (وغیرہ) خواجہ غریب نواز نے نہ تیر چلایا، نہ تلوار چلائی، نہ تیر انداز رکھے، نہ شمشیرزن پال کرر کھے۔ نہ بت توڑا، نہ بت پرستی کے خلاف کچھ کہا، نہ بت پرستوں کے خلاف کچھ کہا، نہ عالمی مذہب کی مذاکرتی محفل سجائی، اگر کیا تو صرف یہ کہ اخلاق کا نمونہ بن کر کردار کے غازی تیار کرتے گئے ہم ان کو مانتے ہیں اور اُن کی ماننے کی وکالت کرتے ہیں۔
- امن عالم اور دنیا میں شانتی، مذہب اسلام کی تعلیمات اور صوفیوں کے اخلاق وکردار کا حاصل ہے۔ جو لوگ بھی ہم سے امن وسلامتی کو فروغ دینے کی امید رکھتے ہیں، ان کی کامیاب اور خوش حال زندگی خود ہمارے بزرگوں کی کشادہ دِلی، انسان دوستی، انسانی رواداری اور امن پرور تعلیمات کا نتیجہ ہے۔
- حق تلفی، قانون شکنی اور قتل وغارت گری کا جن کے پاس رِکارڈ ہے، وہ اپنی صفائی پیش کریں جنہوں نے دنیا کی دولت ،اقتصادی مراکز اور سرمایہ کاری کے اسباب پر قبضہ کرر کھا ہے اور آپس میں تقسیم کرکے انسانوں کے یومیہ "امن وسکون "کو اپنے مفادات کے مزار پر "چادرِ حیلہ وسیلہ" بنا کر رکھا ہے۔
- وہ لوگ صفائی پیش کریں اور اپنے مذہب ونظام کے امن پسند ہونے پر دلیل پیش کریں جنہوں نے اپنی وحشت، دہشت اور غارت گری سے عرب وخلیج، یورپ وافریقہ اور ہندوپاک میں انسانوں کی فطری آزادی اور قدرتی حقوق واسباب پر اپنے مفادات کے پہرے بٹھار کھے ہیں اور اپنا گناہ بڑی ہنرمندی سے بے قصور انسانوں کے سر پر ڈال دیتے ہیں۔
- ہم صوفی مشرب خوش عقیدہ مسلمانوں کو بے چین ہونے، اپنی اور اپنے مذہب کی طرف سے صفائی دینے اور دفاعی لب ولہجے

میں حق بات کہنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ ہم اس امن پسند مذہب کے ماننے والے ہیں جس کے ایک مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی کی مہربانی کی وجہ سے یہودیوں کو سکون اور سکونت کی زندگی نصیب ہوئی۔

- ''دہشت گردی کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں'' یا ''اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا'' یہ باتیں امن کے سفیر نہیں کرتے اور صوفیہ جو ''امن عالم کے سفیر'' ہوتے ہیں ان کے ماننے والوں کی شان نہیں بلکہ عراق وافغان تباہ کرنے والے، فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے، ہیروشیما، ناگاساکی پر بم باری کرنے والے، پہلی دوسری عالمی جنگ میں تباہی و بربادی کی تاریخ لکھنے والے، حجازِ مقدس میں قتل وغارت گری کرنے والے اور سری لنکا و برما میں ہزاروں انسانوں کو نذرِ آتش اور دریا برد کرنے والے روشن خیالوں کی پہچان ہے۔
- ''دہشت گردی کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں'' یا ''اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا'' کی تحریک چلانا ''دائرۂ الزام'' سے نکل کر ''اقبالِ جرم'' میں خود ہی داخل ہونے کا رویہ ہے اور غیر ارادی طور پر دشمن کی سازش کو کامیاب بنانے کی روش ہے اور اسلام کے بدخواہوں کی منافقانہ حکمت عملی کے تحت تیار کیے گئے محاورہ کو محسوس صورت عطا کرنے کا طریقہ ہے۔
  ہاں! دہشت گردی کی مخالفت اور دہشت گردوں کے غیر اسلامی ہونے پر اظہارِ خیال کرنے کا جو بھی طریقہ ہے، ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔
- قرآن وسنت کی تعلیم وتدریس اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی وضاحت وتبلیغ ہی دراصل ''امن وصلح'' کا فطری اور قدرتی نصاب ہے۔ اُس پر اِس اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ ''امن وصلح'' کے لیے اسلامی اداروں اور دینی درس گاہوں میں باضابطہ نصاب داخل کرنے کی ضرورت ہے بلکہ یہ ضرور کہنا اور کرنا ضروری ہے کہ اسلامی مدارس میں ''صوفیہ کے اخلاقی نظام'' کو زندہ کرنے اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔
- ''اسلام خطرے میں ہے'' اور ''اسلام ہی زد پہ کیوں؟ کا'' جدید مرعوبانہ محاورہ'' ہماری ایمانی کمزوری اور اسلامی احکام پر ہمارے عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے، اس لیے کہ ''اسلام'' خدائی مذہب اور قدرتی نظام ہے جو بندوں کی زد میں اور خطرے میں نہیں آنے والا۔
- دہشت گردی ایک عملی بیماری ہے جو، انتہا پسندی کی فکری بیماری کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اور، انتہا پسندی کی ایک بڑی وجہ انسانوں کی حق تلفی ہے۔ اسلام یہی کہتا ہے کہ پڑوسی کا حق تسلیم کرو۔ پڑوسی کو مت ستاؤ۔ پڑوسی سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرو تو جب بھی انسان اِس پر عمل کرلے جائیں تو حق تلفی کا راستہ ہی بند ہو جائے گا پھر انتہا پسندی اور پھر دہشت گردی کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے۔

□□□
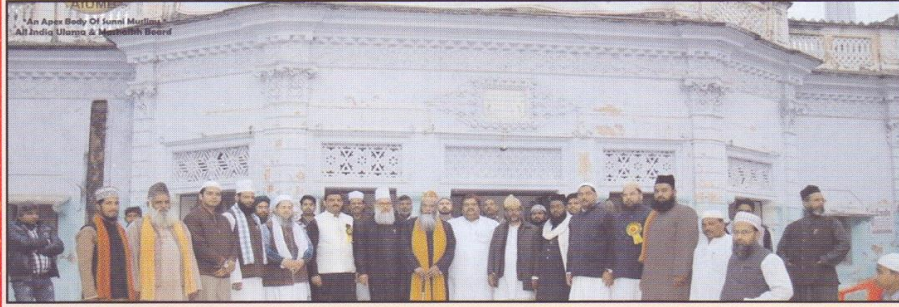
۱۲/ر دسمبر ۲۰۱۳ء کو سنی کانفرنس اسٹیج کو خطاب کرتے ہوئے حضرت اشرف میاں، کامیابی کے بعد ایک ساتھ علما و مشائخ - صوفی کانفرنس کی تیاری کے لئے بورڈ کے دفتر دہلی میں ایک میٹنگ اور کشمیر کے سیلاب متأثرین کی راحت میں مصروف حضرت اشرف میاں
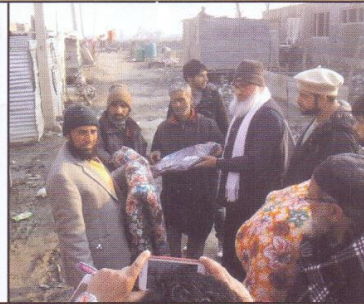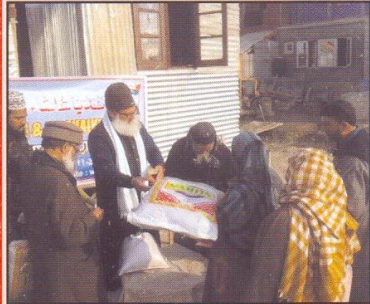
ستمبر ۲۰۱۴ء کشمیر میں آئے خطرناک سیلاب سے متاثر عوام کو ریلیف تقسیم کرتے ہوئے،
بربادی کا جائزہ لیتے ہوئے ریلیف کے سامان سے بھری ٹرکوں کو روانہ کرتے ہوئے
حضرت سید محمد اشرف میاں، سید حسن جامی و عبدالمعید ازہری بھی تقسیم کرتے ہوئے۔
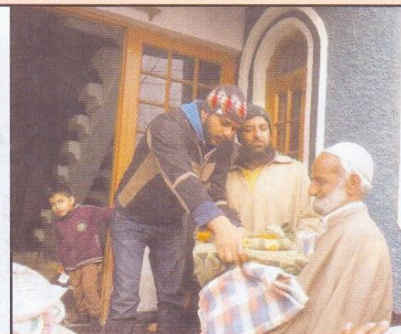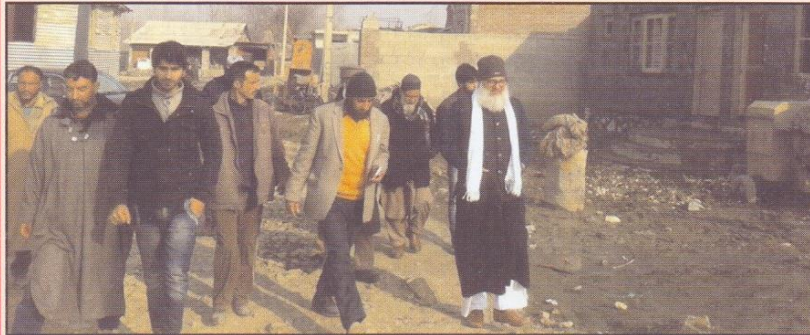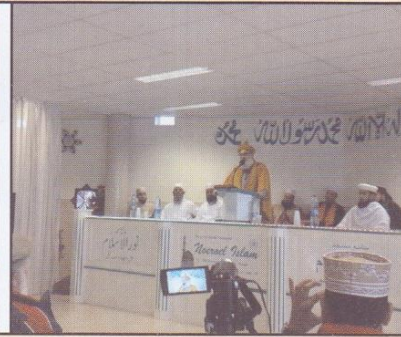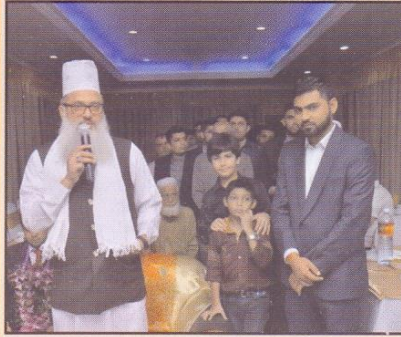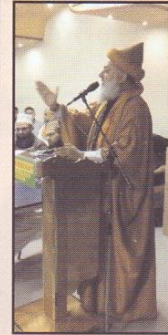
ہالینڈ کے ایک اسلامک سینٹر میں خطاب کرتے ہوئے سری لنکا میں مقامی بزرگوں سے ملاقات کرتے ہوئے حضرت اشرف میاں اور معروف شاعر اجمل سلطان پوری صاحب کو یادگار تحفے سے نوازتے ہوئے علماو مشائخ
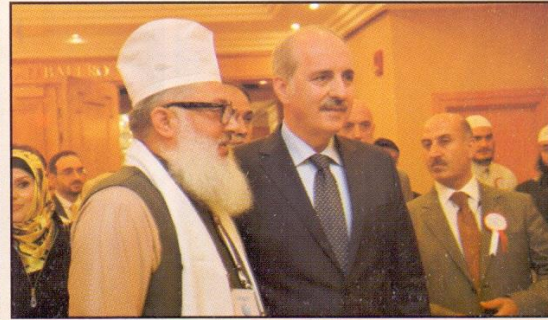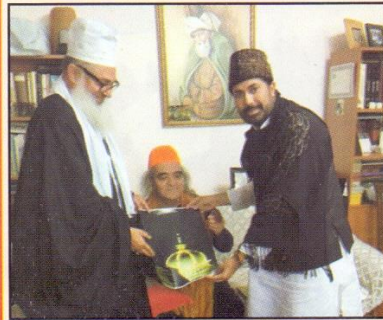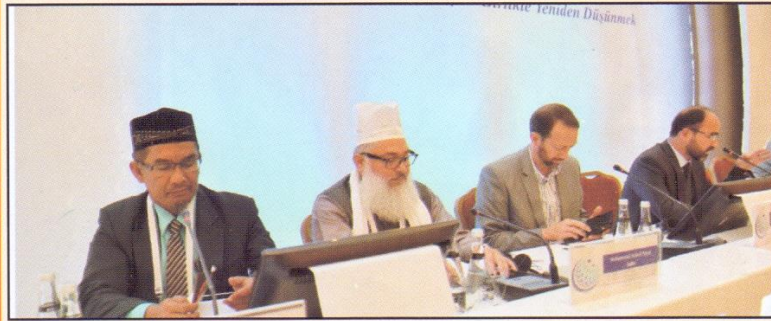
ترکی استنبول میں ہوئی انٹرنیشنل اسلامک پیسفک کانفرنس میں عالمی مذہبی وسیاسی سربراہوں،
ترکی کے مفتی اعظم اور بنگلہ دیش کے چیف قاضی کے ساتھ اور ایک نشست کی صدارت کرتے
ہوئے جب کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی کے ایک وارث کو ہندوستانی تحفہ دیتے ہوئے۔
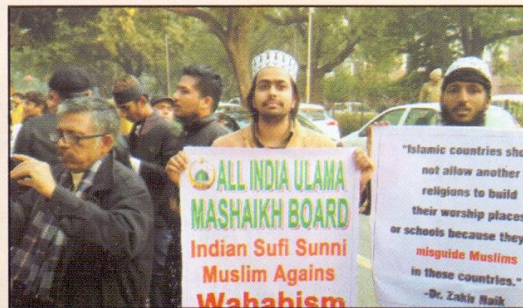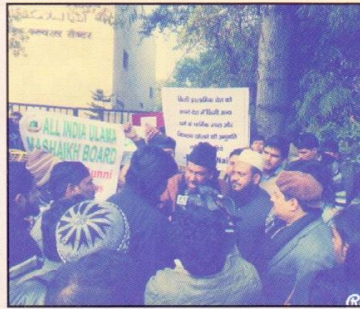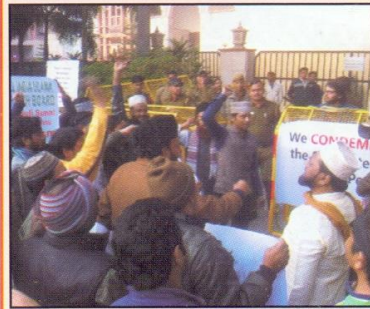
معروف وہابی ذاکر نائک کے خلاف انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر لودھی روڈ دہلی کے سامنے احتجاج کرتے ہوئے علما و مشائخ بورڈ کے نمائندگان اور دہلی کے مسلم نوجوان
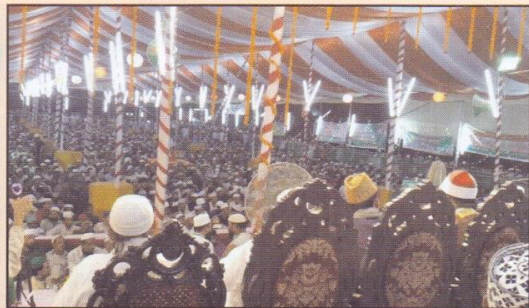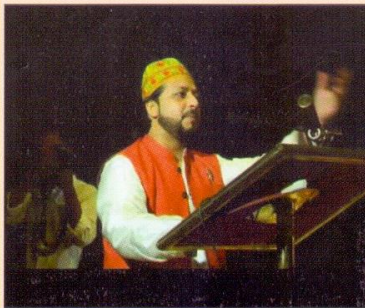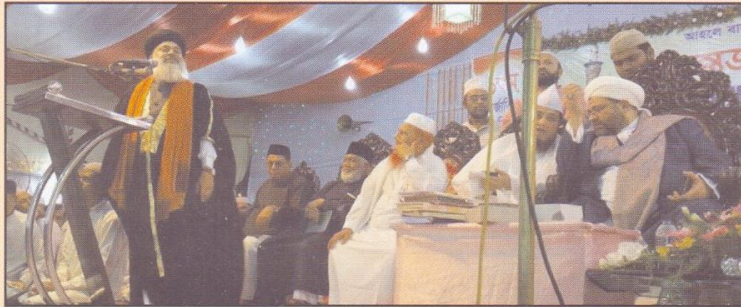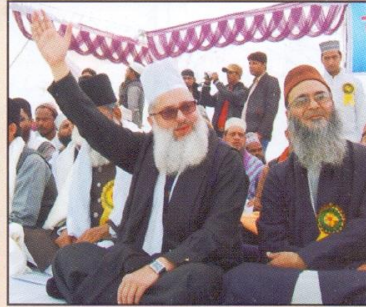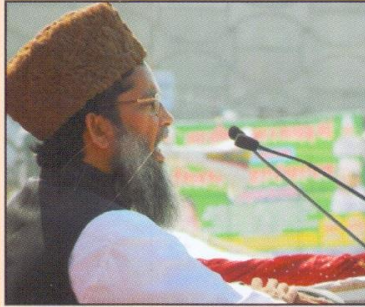
سنی کانفرنس اسٹیج کے سیشن پر ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور بنگلہ دیش کی ایک کانفرنس میں
خطاب کرتے ہوئے حضرت اشرف میاں مسلم مہا پنچایت کو خطاب کرتے حضرت مفتی
آل مصطفےٰ مصباحی اور بھاگل پور کانفرنس میں
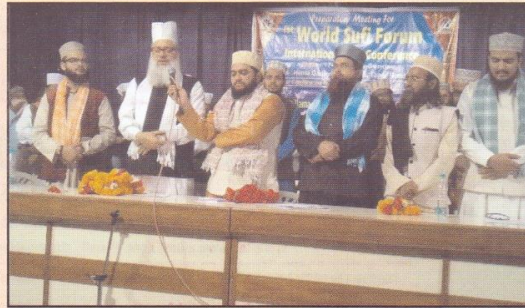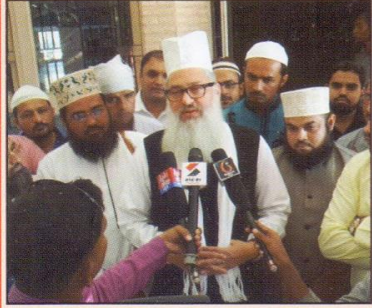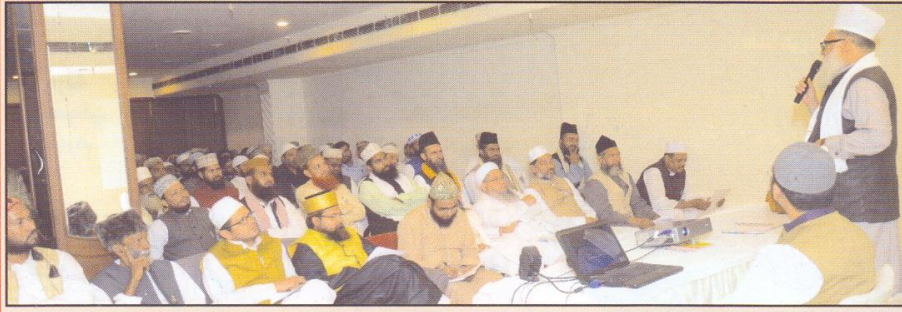
دہلی اور گجرات وغیرہ میں انٹرنیشنل صوفی سیمینار و کانفرنس کے لیے ہوئی نشستوں کو خطاب کرتے اور علما و مشائخ کے درمیان کانفرنس کی عالمی و قومی اہمیت و افادیت بیان کرتے ہوئے حضرت اشرف میاں

افتتاحی اجلاس

۱۷/مارچ ۲۰۱۶

مقام: وگیان بھون، نئی دہلی

انٹرنیشنل سیمینار

۱۸/۱۹/مارچ ۲۰۱۶

مقام: انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، نئی دہلی

اجلاس عام

۲۰/مارچ ۲۰۱۶

مقام:

رام لیلا میدان، نئی دہلی

World Sufi Forum

ورلڈ صوفی فورم

ورلڈ صوفی فورم

انٹرنیشنل صوفی کانفرنس

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ، نئی دہلی اپنی پہلی اعلیٰ سطحی بین الاقوامی صوفی کانفرنس [ورلڈ صوفی فورم] ۱۷/تا ۲۰/مارچ ۲۰۱۶ء کو دہلی میں منعقد کر رہا ہے، جس میں تقریباً چالیس ممالک سے ۲۰۰ مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں مختلف تقریبات کے ساتھ دو روزہ بین الاقوامی سیمینار بھی شامل ہے۔ سیمینار کا مرکزی موضوع ہے:

اکیسویں صدی میں تصوف: عالمی بحران کے حل کی تلاش

اس مرکزی عنوان کے تحت درج ذیل نکات/تھیم پر گفتگو کی جائے گی:

۱) کیا تصوف کے افکار و تعلیمات کی روشنی میں موجودہ عالمی دہشت گردی کا انسداد ممکن ہے؟

۲) کیا تصوف اور صوفیہ امت مسلمہ کو تشدد اور فرقہ بندی کے بڑھتے ہوئے سیلاب سے نجات دلا سکتے ہیں؟

۳) کیا تعلیمات تصوف کی روشنی میں موجودہ اخلاقی، تہذیبی اور ثقافتی زوال کا خاتمہ ممکن ہے؟

۴) کیا اہل تصوف ہندوستان میں بڑھتی فرقہ وارانہ منافرت کے انسداد اور یہاں کی گنگا جمنی تہذیب کی تشکیل میں موثر کردار ادا کر سکتے ہیں؟

۵) موجودہ عالمی مسائل کے پیش نظر احیائے تصوف کی معنویت و ضرورت کیا ہے؟ اور اس کے منہج اور طریق کار کیا کیا ہو سکتے ہیں؟

اہل قلم اور ریسرچ اسکالرز سے گزارش

- آپ سے گذارش ہے کہ کسی ایک نکتے/تھیم کے کسی بھی پہلو پر اپنے مقالے کا عنوان متعین فرما کر اپنا مبسوط مقالہ تحریر فرمائیں۔
- آپ اپنا مقالہ اردو، عربی یا انگریزی کسی بھی زبان میں لکھ سکتے ہیں۔
- آپ اپنے مقالے کا خاکہ ۵/جنوری ۲۰۱۶ء تک بھیج دیں، ۱۰/جنوری ۲۰۱۶ء تک ان کی منظوری کی اطلاع دے دی جائے گی۔
- جن کے خاکے منظور ہوں گے ان سے گذارش ہے کہ اپنے مقالات ۳۱/جنوری ۲۰۱۶ء تک درج ذیل ای میل پر ہر حال میں روانہ فرما دیں، تا کہ انٹرنیشنل صوفی کانفرنس کے موقع پر شائع ہونے والے مجموعۂ مقالات میں اسے شامل کیا جا سکے۔

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

AIUMB
•AN APEX BODY OF SUNNI MUSLIMS•

ہیڈ آفس: ۲۰-جوہری فارم جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی -۲۵

Head Office : 20-Johri Farm, IInd Floor, Lane No.1, Jamia Nagar, Okhla,New Delhi -25

Website : www.aiumb.com, E-mail : aiumbdel@gmail.com, ashrafemillat@yahoo.com

Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhouchhwi (National President)

مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی (صدر)

+91 7317380929
+91 8574533094
+91 7282896933
aalerasoolahmad@gmail.com

AALE RASOOL AHMAD
Office Incharge, Lucknow

All India Ulama & Mashaikh Board

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

AN APPEX BODY OF SUNNI MUSLIMS

aalerasoolahmad | @aaleashrafi | aalerasoolahmad.blogspot.in

Head Office : 20-Johri Fam, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110 025
Contact : 09212357769 | **Email :** aiumbdel@gmail.com | **Website :** www.aiumb.com
U.P. State Office: 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226 001

•AN APEX BODY OF SUNNI MUSLIMS•

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001

Mobile : 7317380929, 9936459242, Email: aiumblko@gmail.com, Website : www.aiumb.org
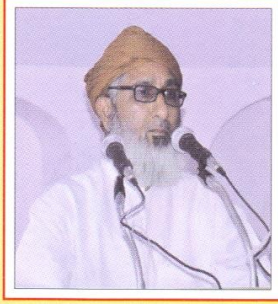
- دہشت گردی ایک عملی بیماری ہے جو، انتہا پسندی کی فکری بیماری کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اور، انتہا پسندی کی ایک بڑی وجہ انسانوں کی حق تلفی ہے۔ اسلام یہی کہتا ہے کہ پڑوسی کا حق تسلیم کرو۔ پڑوسی کو مت ستاؤ۔ پڑوسی سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرو تو جب سبھی انسان اِس پر عمل کرلے جائیں تو حق تلفی کا راستہ ہی بند ہوجائے گا پھر انتہا پسندی اور پھر دہشت گردی کا خاتمہ بھی ہوسکتا ہے۔

- حق تلفی، قانون شکنی اور قتل وغارت گری کا جن کے پاس ریکارڈ ہے، وہ اپنی صفائی پیش کریں جنہوں نے دنیا کی دولت، اقتصادی مراکز اور سرمایہ کاری کے اسباب پر قبضہ کررکھا ہے اور آپس میں تقسیم کر کے انسانوں کے یومیہ ''امن وسکون'' کو اپنے مفادات کے مزار پر چڑھائی جانے والی ''چادرِ حیلہ وسیلہ'' بنا کر رکھا ہے۔

- ''دہشت گردی کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں'' یا ''اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا'' یہ باتیں امن کے سفیر نہیں کرتے اور صوفیہ جو ''امن عالم کے سفیر'' ہوتے ہیں ان کے ماننے والوں کی شان نہیں بلکہ عراق وافغان تباہ کرنے والے، فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے، ہیروشیما، ناگاساکی پر بم باری کرنے والے، پہلی دوسری عالمی جنگ میں تباہی وبربادی کی تاریخ لکھنے والے، حجازِ مقدس میں قتل وغارت گری کرنے والے اور سری لنکا وبرما میں ہزاروں انسانوں کو نذرِ آتش اور دریا برد کرنے والے روشن خیالوں کی پہچان ہے۔

- ''دہشت گردی کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں'' یا ''اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا'' کی تحریک چلانا ''دائرۂ الزام'' سے نکل کر ''اقبالِ جرم'' میں خود ہی داخل ہونے کا رویہ ہے اور غیر ارادی طور پر دشمن کی سازش کو کامیاب بنانے کی روِش ہے اور اسلام کے بدخواہوں کی منافقانہ حکمت عملی کے تحت تیار کیے گئے محاورہ کو محسوس صورت عطا کرنے کا طریقہ ہے۔ ہاں! دہشت گردی کی مخالفت اور دہشت گردوں کے غیر اسلامی ہونے پر اظہارِ خیال کرنے کا جو بھی طریقہ ہے، ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔

- ''اسلام خطرے میں ہے'' اور ''اسلام ہی زد پہ کیوں؟'' کا ''جدید محاورہ'' ہماری ایمانی کمزوری اور اسلامی احکام پر ہمارے عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے، اس لیے کہ ''اسلام'' خدائی مذہب اور قدرتی نظام ہے جو بندوں کی زد میں اور خطرے میں نہیں آنے والا۔
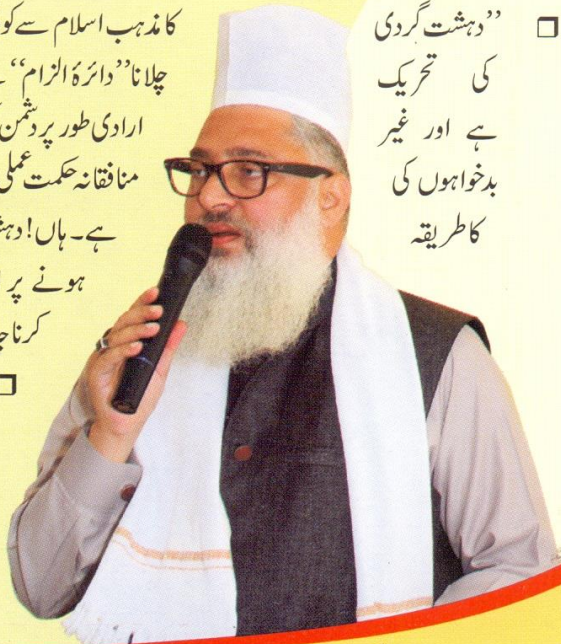
آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ

بورڈ کا واضح موقف

ہندوستان میں مسلم آبادی ۱۴، فیصد کے برابر ہے اور عملی طور سے ۲۰ فیصد کے برابر یعنی ہر ساتواں ہندوستانی شہری مسلمان ہے، اس لیے تمام ہندوستانی وسائل میں اور سبھی مواقع پر ساتواں حصہ مسلمان کا ہونا چاہیے، سرکاری ملازمت ہو۔ یا۔ ایم پی، ایم ایل اے کی سیٹ ہو۔

□□□

ہندوستان میں مسلمان، اقلیت نہیں بلکہ آزاد ہند کی دوسری بڑی اکثریت ہیں، اس لیے سبھی آئینی، سماجی اور سیاسی حقوق میں مسلمانوں کی حصے داری کا تناسب دوسرے نمبر ہونا چاہیے، اس کے بعد تیسرے، چوتھے اور پانچویں درجہ کے اقلیتوں کا حصہ ہونا چاہیے۔

□□□

ہندوستانی مسلمانوں میں سنی صوفی مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فیصد کے برابر ہے، اس لیے صوفی سنی خانقاہوں، درگاہوں، اوقاف، مسلم مسائل اور آثارِ قدیمہ میں واقع اوقاف کی مساجد سے متعلق سبھی سرکاری محکموں میں حصہ، ۸۰ فیصد کے تناسب سے سنی صوفی مسلمانوں کا ہونا چاہیے۔

□□□

وہابیت ایک الگ مذہب اور وہابی ایک الگ قوم ہیں۔ اسلام اور پیغمبر اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں، کیوں کہ یہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی اور گستاخ ہیں۔ خوش عقیدہ، صوفی سنی [illegible] مسلمان کو کافر، مشرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں اور ان کا قتل حلال سمجھتے ہیں، اسی لیے عرب و خلیج میں سنی، [illegible] مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں اور ان کی آبادیاں برباد کر رہے ہیں۔ وہ سلفی، اہل حدیث اور غیر مقلد کے ناموں سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ دیوبندی علما و قائدین کا تعلق بھی نظریاتی طور سے اسی گروہ سے ہے۔ اس لیے سنی وقف بورڈ، سے ان کا تعلق غیر آئینی اور بے بنیاد ہے، اسی طرح دیگر تمام محکموں، مساجد، مدارس اور قومی و صوبائی اداروں سے ان کا تعلق غیر قانونی اور غاصبانہ ہے۔

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

(*An Apex Body of Sunni Muslims*)

H.No. 20, Street-1, Johri Farm, Jamia Nagar, New Delhi-25

Ph:.011-26928700, Mob:. 9212357769

Web:. www.aiumb.org ● E-mail : aiumbdel@gmail.com